﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿۔۔۔اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿۔۔۔عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾(بنی اسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ:- نصیر احمد قمر

جلد 24 | جمعۃ المبارک 17/نومبر 2017ء | 27 صفر 1439 ہجری قمری ❁ 17/نبوت 1396 ہجری شمسی | شمارہ 46

عقلمند انسان کی صفات

حضرت شداد بن اوسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرتا رہے اور موت کے بعد کی زندگی کے لئے عمل کرے اور عاجز وہ ہے جو اپنے نفس کی خواہشات کی پیروی اور اللہ تعالیٰ سے اپنی آرزوؤں کی تکمیل کا خواہشمند رہے۔

(جامع ترمذی کتاب الزھد حدیث نمبر :2383)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

جس نے اپنی قربانی کی حقیقت کو معلوم کرکے قربانی ادا کی اور صدق دل اور خلوص نیت کے ساتھ ادا کی۔ پس بہ تحقیق اس نے اپنی جان اور اپنے بیٹوں اور اپنے پوتوں کی قربانی کردی اور اس کے لئے اجر بزرگ ہے۔ بہ تحقیق قربانیاں وہی سواریاں ہیں کہ جو خدا تعالیٰ تک پہنچاتی ہیں اور خطاؤں کو محو کرتی ہیں اور بلاؤں کو دُور کرتی ہیں۔ یہ وہ باتیں ہیں جو ہمیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پہنچیں جو سب مخلوق سے بہتر ہیں۔

’’یہ وہ درجہ ہے جس پر سالکوں کا سلوک انتہا پذیر ہوتا ہے اور عارفوں کا مقصد اپنی غایت کو پہنچتا ہے۔ اور اس پر تمام درجے پرہیزگاروں کے ختم ہو جاتے ہیں اور سب منزلیں راستبازوں اور برگزیدوں کی پوری ہو جاتی ہیں۔ اور یہاں تک پہنچ کر سَیر اولیاء کا اپنے انتہائی نقطہ تک جا پہنچتا ہے۔ اور جب تُو اس مقام تک پہنچ گیا تو تُو نے اپنی کوشش کو انتہا تک پہنچا دیا اور فنا کے مرتبہ تک پہنچ گیا۔ پس اس وقت تیرے سلوک کا درخت اپنے کامل نشوونما تک پہنچ جائے گا اور تیری رُوح کی گردن تقدس اور بزرگی کے مرغزار کے نرم سبزہ تک پہنچ جائے گی۔ اُس اونٹنی کی مانند جس کی گردن لمبی ہو اور اُس نے اپنی گردن کو ایک سبز درخت تک پہنچا دیا ہو اور اس کے بعد حضرت اَحدیّت کے جذبات ہیں اور خوشبوئیں ہیں اور تجلّیات ہیں تا وہ بعض ان رگوں کو کاٹ دے کہ جو بشریت میں سے باقی رہ گئی ہوں۔ اور بعد اس کے زندہ کرنا ہے اور باقی رکھنا اور قریب کرنا اس نفس کا جو خدا کے ساتھ آرام پکڑ چکا ہے۔ جو خدا سے راضی اور خدا اس سے راضی اور فنا شدہ ہے تا کہ یہ بندہ حیاتِ ثانی کے بعد قبول فیض کے لئے مستعد ہو جائے اور اس کے بعد انسانِ کامل کو حضرتِ احدیّت کی طرف سے خلافت کا پیرایہ پہنایا جاتا ہے اور رنگ دیا جاتا ہے اُلوہیت کی صفتوں کے ساتھ۔ اور یہ رنگ ظلّی طور پر ہوتا ہے تا مقام خلافت متحقّق ہو جائے اور پھر اس کے بعد خَلقت کی طرف اترتا ہے تا اُن کو روحانیت کی طرف کھینچے اور زمین کی تاریکیوں سے باہر لا کر آسمانی نوروں کی طرف لے جائے۔ اور یہ انسان اُن سب کا وارث کیا جاتا ہے جو نبیوں اور صدیقوں اور اہل علم اور درایت میں سے اور قرب اور ولایت کے سورجوں میں سے اس سے پہلے گزر چکے ہیں اور دیا جاتا ہے اس کو علم اوّلین کا اور معارف گزشتہ اہلِ بصیرت اور حکماء ملّت کے تا اس کے لئے مقام وراثت کا متحقق ہو جائے۔ پھر یہ بندہ زمین پر ایک مدت تک جو اُس کے رب کے ارادہ میں ہے توقف کرتا ہے تا کہ مخلوق کو نور ہدایت کے ساتھ منور کرے اور جب خلقت کو اپنے رب کے نور کے ساتھ روشن کر چکا یا امرِ تبلیغ کو بقدر کفایت پورا کر دیا۔ پس اُس وقت اس کا نام پورا ہو جاتا ہے اور اُس کا ربّ اس کو بلاتا ہے اور اس کی رُوح اُس کے نقطہ نفسی کی طرف اُٹھائی جاتی ہے۔ اور یہی رفع کے معنے ہیں اُن کے نزدیک جو اہلِ علم اور معرفت ہیں۔ اور مرفوع وہ ہے جس کو اُس محبوب کے ہاتھ سے جامِ وصال پلایا جاتا ہے جو حسن و جمال کا دریا ہے۔ اور ربوبیت کی چادر کے نیچے داخل کیا جاتا ہے باوجود اس بات کے کہ عبودیت ابدی طور پر رہتی ہے اور یہ وہ آخری مقام ہے جس تک ایک حق کا طالب انسانی پیدائش میں پہنچ سکتا ہے۔ پس اس مقام سے غافل مت ہو۔ اے مخلوق کے گروہ! اور نہ اس بھید سے غافل ہو جو قربانیوں میں پایا جاتا ہے۔ اور قربانیوں کو اس حقیقت کے دیکھنے کے لئے آئینوں کی طرح بنا دو اور ان وصیتوں کو مت بھلاؤ۔ اور ان لوگوں کی طرح مت ہو جاؤ جنہوں نے اپنے خدا اور اپنی موت کو بھلا رکھا ہے۔ اور اس پوشیدہ بھید کی طرف خدا تعالیٰ کے کلام میں اشارت کی گئی ہے۔ چنانچہ خدا جو اَصدق الصادقین ہے اپنے رسول کو فرماتا ہے کہ ان لوگوں کو کہہ دے کہ میری نماز اور میری عبادت اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت سب اس خدا کے لئے ہے جو پروردگار عالمیان ہے۔ پس دیکھ کہ کیونکر نُسک کے لفظ کی حیات اور ممات کے لفظ سے تفسیر کی ہے اور اس تفسیر سے قربانی کی حقیقت کی طرف اشارہ کیا ہے۔ پس اے عقلمندو! اس میں غور کرو اور جس نے اپنی قربانی کی حقیقت کو معلوم کر کے قربانی ادا کی اور صدق دل اور خلوص نیت کے ساتھ ادا کی پس بہ تحقیق اس نے اپنی جان اور اپنے بیٹوں اور اپنے پوتوں کی قربانی کر دی اور اس کے لئے اجر بزرگ ہے جیسا کہ ابراہیم کے لئے اس کے ربّ کے نزدیک اجر تھا۔ اور اسی کی طرف ہمارے سید برگزیدہ اور رسول برگزیدہ نے جو پرہیزگاروں کا امام اور انبیاء کا خاتم ہے اشارہ کیا اور فرمایا اور وہ خدا کے بعد سب سچوں سے زیادہ تر سچا ہے۔ بہ تحقیق قربانیاں وہی سواریاں ہیں کہ جو خدا تعالیٰ تک پہنچاتی ہیں اور خطاؤں کو محو کرتی ہیں اور بلاؤں کو دُور کرتی ہیں۔ یہ وہ باتیں ہیں جو ہمیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پہنچیں جو سب مخلوق سے بہتر ہیں۔ ان پر خدا تعالیٰ کا سلام اور برکتیں ہوں اور آنجناب نے ان کلمات میں قربانیوں کی حکمتوں کی طرف فصیح کلموں کے ساتھ جو موتیوں کی مانند ہیں اشارہ فرمایا ہے۔ پس افسوس اور کمال افسوس ہے کہ اکثر لوگ ان پوشیدہ نکتوں کو نہیں سمجھتے اور اس وصیت کی پیروی نہیں کرتے اور ان کے نزدیک عید کے معنے بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ غسل کریں اور نئے کپڑے پہنیں اور طعام کو سارے مونہہ کے ساتھ اور دانتوں کے کناروں سے چباویں۔ خود اور ان کے اہل وعیال اور نوکر اور غلام۔ اور پھر آرائش کے ساتھ نماز عید کے لئے باہر نکلیں جیسے بڑے رئیس ہوتے ہیں۔ اور تُو دیکھے گا کہ اچھے کھانوں میں اس دن ان کی سب سے بڑھ کر خوشی ہے اور ایسا ہی اچھی اور نفیس پوشاکوں میں انتہائی مرتبہ ان کی حاجتوں کا ہے تا قوم کو دکھلائیں‘‘۔

(خطبہ الہامیہ مع اردو ترجمہ صفحہ 47 تا 52۔ شائع کردہ نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)......................

آجکل بعض مسلمانوں کے عمل نے اسلام کو اس طرح پیش کیا ہے کہ جس سے غیر مسلم دنیا کو اسلام پر اعتراضات کا موقع ملتا ہے اور جو مذہب مخالف طاقتیں ہیں وہ تو اور بھی بڑھ کر اسلام پر حملے کرتی ہیں۔ کہیں شدت پسند ظالم مذہب کہہ کر اسلام کو بدنام کیا جاتا ہے تو کہیں انسانی حقوق غصب کرنے کے حوالے سے اسلام کو بدنام کیا جاتا ہے۔ کہیں عورتوں کے حقوق ادا نہ کرنے کا نام دے کر اسلامی تعلیم پر اعتراض کیا جاتا ہے اور بڑے طریقے سے مسلمان عورتوں کے جذبات کو ابھارا جاتا ہے کہ دیکھو تمہیں گھر کی چار دیواری میں رکھ کر یا پردہ کا کہہ کر تمہاری آزادی سلب کی جاتی ہے۔ اور جن کو دین کا زیادہ پتا نہیں، زیادہ علم نہیں رکھتیں وہ سمجھتی ہیں کہ واقعی ہمارے حقوق ادا نہیں ہو رہے۔ اور یا پھر دوسری انتہا ہے کہ ردّ عمل کے طور پر زیادہ شدّت پسندی عورتوں میں بھی آ گئی ہے اور بعض عورتیں دہشتگرد تنظیموں کی آلۂ کار بن جاتی ہیں۔

اسلام جہاں مردوں کے حقوق کی بات کرتا ہے تو ساتھ ہی عورتوں کے حقوق کی بھی بات کرتا ہے۔ اسلام اگر مردوں کو ان کے نیک اعمال کی وجہ سے انعامات اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی خوشخبری دیتا ہے تو اسی طرح نیک اعمال بجالانے پر عورت کو بھی اللہ تعالیٰ کی رضا اور انعامات کی خوشخبری دیتا ہے۔ پس جو کہتا ہے کہ اسلام نے مرد کو عورت پر ترجیح دی ہے وہ غلط کہتا ہے۔

مرد کا قَوَّام ہونا عورتوں پر رعب ڈالنا اور ان پر سختی کرنا نہیں ہے۔ اگر عورت کام کر رہی ہے جیسے ڈاکٹر ہے، ٹیچر ہے یا کوئی بھی کام کر رہی ہے اور اس کے خاوند کی مرضی اس کے کام کرنے میں شامل ہے تو عورت کی کمائی پر مرد کا کوئی حق نہیں ہے۔ مرد نے بہرحال اپنے گھر کا خرچ چلانا ہے اور وہ اس کا ذمہ دار ہے۔ عورت کی ضروریات پوری کرنے کا بھی ذمہ دار ہے اور بچوں کی ضروریات پوری کرنے کا بھی ذمہ دار ہے۔ چاہے عورت کام کر رہی ہو یا نہ کر رہی ہو۔ مرد عورت کو یہ نہیں کہہ سکتا کہ کیونکہ تم بھی کام کر رہی ہو اور کمائی کر رہی ہو اس لئے گھر کا آدھا خرچ تم بھی پورا کرو۔ عورت اگر اپنی مرضی سے گھر پر خرچ کرتی ہے تو یہ اس کا مردوں پر احسان ہے۔

عورت کی فطرت میں اللہ تعالیٰ نے یہ خاصیت رکھی ہے کہ وہ صبر اور برداشت سے بچے کی پرورش کر سکتی ہے۔ اسلام نے انسانی فطرت کے اس پہلو کو سامنے رکھتے ہوئے عورت اور مرد کو کہہ دیا کہ اگر اپنی نسلوں کی صحیح تربیت کرنا چاہتے ہو اور انہیں معاشرے کا بہترین حصہ بنانا چاہتے ہو تو مرد اپنی ذمہ داریاں سنبھالے اور عورت اپنی ذمہ داریاں سنبھالے۔ دونوں ایک دوسرے کے حقوق بھی ادا کرنے کی کوشش کریں اور بچوں کے حقوق بھی ادا کرنے کی کوشش کریں تو اس سے تم قوم کا ایک بہترین سرمایہ بنا رہے ہو گے۔

تعلیم یافتہ لڑکیاں سمجھتی ہیں کہ شادی کے بعد ہمارا فرض ہے کہ ہم ضرور کام کریں۔ بیشک کام کریں لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا بچوں کی تربیت پہلا فرض ہے۔ جب مرد کو عورت کے حق ادا کرنے کا ذمہ دار بنایا گیا ہے اور یہ کہا گیا ہے کہ وہ باہر کے کاموں کی وجہ سے بچوں کا صحیح حق ادا نہیں کر سکتا تو پھر عورت بچوں کا حق ادا کرے۔ اور اللہ تعالیٰ نے یہ عورت کی فطرت میں رکھا ہے کہ وہ بچوں کی نگہداشت بہترین رنگ میں کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ اگر عورت بھی کہے کہ میں نے اپنا حق استعمال کرنا ہے اور سارا دن گھر سے باہر رہنا ہے تو بچوں کا حق کون ادا کرے گا۔ پس اسلام کہتا ہے کہ تم آپس میں باہمی رضامندی سے تقسیم کار کرو۔ ہر ایک اپنے اپنے کام کو تقسیم کرے اور ضد میں آ کر بچوں کو ان کے حق سے محروم نہ کرو۔ اپنے حق لینے کے لئے بچوں کو ان کے حق سے محروم نہ کر دو۔

احمدی ماؤں کی پاک گودیں پاک خزانے رکھنے کی جگہ ہیں اور ان میں پلنے والے بچے پاک مال ہیں اور نیک تربیت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ مال ہیں۔ پس کون ہے جو یہ پاک مال بنانا اور لینا پسند نہیں کرے گا۔ پس اُٹھیں اور پاک مال سے اپنے پاک خزانے بھرتی چلی جائیں۔ بجائے اس کے کہ ضدوں میں آ کر، مقابلوں میں آ کر، بچوں کے حق ادا کرنے چھوڑ دیں۔ اگر تم نیک اور دیندار ہو تو تمہاری قدر سونے چاندی سے زیادہ ہے۔ تمہاری گود میں پلنے والے بچے وہ انمول خزانہ ہیں جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے، جماعت کا بہترین سرمایہ اور ملک وقوم کا بہترین اثاثہ ہیں

اسلام رشتوں میں ولایت کا حق بیشک باپ کو دیتا ہے اور نکاح کے وقت باپ ہی ایجاب وقبول کرتا ہے لیکن رشتہ میں لڑکی کی مرضی بہرحال شامل ہونی چاہئے۔ سوائے اس کے کوئی دینی وجہ ہو۔

اسلام عورت اور ماں کا مقام مرد سے تین حصہ زیادہ رکھتا ہے۔ ماں نے جو بچے کی خاطر تکلیفیں اٹھائی ہوتی ہیں اس کا حق بنتا ہے کہ اس کو باپ پر فوقیت ہو۔ اگر عورت کو کسی وجہ سے ملازمت کرنی بھی پڑے تو ایک احمدی عورت کو اپنے وقار کا اور اپنے تقدس کا خیال رکھنا چاہئے۔ اپنے حیادار لباس کا خیال رکھنا چاہئے۔ اسلام نے عورت کے حق قائم کئے ہیں۔ وراثت کا اسے حق دیا ہے۔ آزادیٔ رائے کا اسے حق دیا ہے۔ چنانچہ صحابیات اپنی آزادیٔ رائے کا حق استعمال کرتے ہوئے مردوں کو مشورے بھی دیا کرتی تھیں۔ تعلیم حاصل کرنے کا حق دیا ہے۔ جائیداد بنانے اور رکھنے کا حق دیا ہے۔ شادی میں اپنی مرضی کے اظہار کا حق دیا ہے۔ مرد کے غلط رویے کی وجہ سے خلع لینے کا، علیحدگی لینے کا بھی حق دیا ہے۔ آج جو ترقی یافتہ ملکوں کے قانون بن رہے ہیں اور وہ بھی پوری طرح نہیں، ان کا اسلام نے پہلے حق قائم کر دیا ہے۔ پس کسی قسم کے احساس کمتری کا شکار نہ ہوں۔ اپنے ایمان کو ہر چیز پر فوقیت دیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے کہ اپنے قول سے بھی اور اپنے عمل سے بھی یہ ثابت کریں کہ جس دین کو آپ ماننے والے ہیں وہ سچا دین ہے اور آپ کے حقوق کی حفاظت کرتا ہے۔

جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا مستورات سے خطاب۔ فرمودہ 26/ اگست 2017ء بروز ہفتہ بمقام کالسروے جرمنی

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

آجکل بعض مسلمانوں کے عمل نے اسلام کو اس طرح پیش کیا ہے کہ جس سے غیر مسلم دنیا کو اسلام پر اعتراضات کا موقع ملتا ہے اور جو مذہب مخالف طاقتیں ہیں وہ تو اور بھی بڑھ کر اسلام پر حملے کرتی ہیں۔ کہیں شدت پسند ظالم مذہب کہہ کر اسلام کو بدنام کیا جاتا ہے تو کہیں انسانی حقوق غصب کرنے کے حوالے سے اسلام کو بدنام کیا جاتا ہے۔ کہیں عورتوں کے حقوق ادا نہ کرنے کا نام دے کر اسلامی تعلیم پر اعتراض کیا جاتا ہے اور بڑے طریقے سے مسلمان عورتوں کے جذبات کو ابھارا جاتا ہے کہ دیکھو تمہیں گھر کی چار دیواری میں رکھ کر یا پردہ کا کہہ کر تمہاری آزادی سلب کی جاتی ہے۔ اور جن کو دین کا زیادہ پتا نہیں، زیادہ علم نہیں رکھتیں وہ سمجھتی ہیں کہ واقعی ہمارے حقوق ادا نہیں ہو رہے۔ اور یا پھر دوسری انتہا ہے کہ ردّ عمل کے طور پر زیادہ شدت پسندی عورتوں میں بھی آ گئی ہے اور بعض عورتیں دہشتگرد تنظیموں کی آلۂ کار بن جاتی ہیں۔

یہ اللہ تعالیٰ کا احمدی عورتوں پر احسان ہے کہ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کی توفیق ملی جنہوں نے اسلام کی حقیقی تعلیم ہمارے سامنے پیش فرمائی۔ قرآن و حدیث میں سے وضاحت طلب امور کو کھول کر بیان فرمایا اور بتایا کہ اسلام میانہ روی کا مذہب ہے اور وہ مذہب ہے جو دین فطرت ہے، فطرت کے مطابق ہے اور اسلام کا ہر حکم اپنے اندر حکمت لئے ہوئے ہے۔ اسلام جہاں مردوں کے حقوق کی بات کرتا ہے تو ساتھ ہی عورتوں کے حقوق کی بھی بات کرتا ہے۔ اسلام اگر مردوں کو ان کے نیک اعمال کی وجہ سے انعامات اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی خوشخبری دیتا ہے تو اسی طرح نیک اعمال بجالانے پر عورت کو بھی اللہ تعالیٰ کی رضا اور انعامات کی خوشخبری دیتا ہے۔ پس جو کہتا ہے کہ اسلام نے مرد کو عورت پر ترجیح دی ہے وہ غلط کہتا ہے۔

اسلام کہتا ہے کہ گھر کا خرچ چلانا، بیوی بچوں کے نان نفقہ کا خیال رکھنا، ان کی ضروریات کو پوری کرنا، مرد کا کام ہے اور یہی اس کے قَوَّام ہونے کی نشانی بھی ہے۔ مرد کا قَوَّام ہونا عورتوں پر رعب ڈالنا اور ان پر سختی کرنا نہیں ہے۔ اگر عورت کام کر رہی ہے جیسے ڈاکٹر ہے، ٹیچر ہے یا کوئی بھی کام کر رہی ہے اور اس کے خاوند کی مرضی اس کے کام کرنے میں شامل ہے تو عورت کی کمائی پر مرد کا کوئی حق نہیں ہے۔ مرد نے بہرحال اپنے گھر کا خرچ چلانا ہے اور وہ اس کا ذمہ دار ہے۔ عورت کی ضروریات پوری کرنے کا بھی ذمہ دار ہے اور بچوں کی ضروریات

باقی صفحہ نمبر 13 پر ملاحظہ فرمائیں

مختصر عالمی جماعتی خبریں

مرتبہ: فرخ راحیل۔ مربیٔ سلسلہ

اس کالم میں الفضل انٹرنیشنل کو موصول ہونے والی جماعت احمدیہ عالمگیر کی تبلیغی و تربیتی مساعی پر مشتمل رپورٹس کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔

....

بینن (مغربی افریقہ)

چوتھی بین المذاہب امن کانفرنس کا کامیاب انعقاد

2017ء میں مغربی افریقہ کے ملک بینن میں جماعت احمدیہ کے قیام کو پچاس سال پورے ہو چکے ہیں۔ چنانچہ پچاس سالہ جوبلی کی تقریبات کے سلسلہ میں ملک گیر بین المذاہب کانفرنسز منعقد کی جا رہی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے چوتھی بین المذاہب کانفرنس کا انعقاد 22 اپریل 2017ء بروز ہفتہ Parakou شہر میں میئر کے کانفرنس ہال میں کیا گیا جس میں 311 لوگوں نے شرکت کی۔ اس کانفرنس میں علاقہ کی سیاسی، مذہبی، سماجی اور دیگر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والی معزز شخصیات کے علاوہ جرمنی کے ایمبیسیڈر بھی شامل ہوئے۔ انہوں نے ملک کے دارالحکومت کوتونو سے 450 کلومیٹر کا سفر طے کر کے اس کانفرنس میں شرکت کی۔

پروگرام میں King of Parakou اپنے 20 رکنی وفد کے ساتھ، صوبہ Borgou کے رینجرز کے کمانڈر اور صوبہ کے پولیس ڈائریکٹرز، صوبہ Borgou کے گورنر کے نمائندہ، نائب میئر آف پاراکو، صوبائی ڈائریکٹر آف پولیس، ایمبیسیڈر (سفیر) آف جرمنی محترم Walter L.von den Driesch اس پروگرام میں شامل ہوئے۔

10 بجکر 7 منٹ پر پروگرام کا آغاز ہوا۔ پاراکو کے نائب قائد خدام الاحمدیہ محترم Daouda Louqman صاحب نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیئے اور کانفرنس کا تعارف کرایا۔ تلاوت قرآن کریم مع فرنچ ترجمہ اور مکرم نیشنل سیکرٹری تبلیغ Kpokpola Kasimi صاحب کے خیر مقدمی کلمات کے بعد معززین یعنی نائب میئر آف پاراکو اور گورنر صاحب نے جماعت کی انسانی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کیا اور جماعت کے رفاہی کاموں اور اس طرح کے بین المذاہب پروگراموں کو جاری رکھنے کی تلقین کی۔

جرمنی کے سفیر صاحب نے کہا: مَیں بولنا تو نہیں چاہتا تھا لیکن مَیں جماعت کے فلاحی کاموں اور امن کی کاوشوں کا گواہ ہوں اور آج مَیں اس مجلس میں آ کر بہت خوش ہوں کہ جماعت احمدیہ نے پُرامن طریق پر تمام مذاہب کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کیا ہوا ہے۔ آپ کی کاوش قابل ستائش ہے اور ہم آپ کے ساتھ ہیں۔

اس کے بعد مقامی مشنری محترم Assani Yaya صاحب نے مذہب اور حبّ الوطنی کے عنوان پر ایک تقریر کی جس میں آپ نے قرآن و حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات پیش کئے۔

پروگرام کے مطابق دیگر مذاہب سے تعلق رکھنے والے معزز مہمانوں کو بھی اپنے خیالات کا اظہار کرنے کا موقع دیا گیا جس میں رومن کیتھولک چرچ، پروٹیسٹنٹ چرچ، آرتھوڈکس چرچ وغیرہ سب نے اپنی مذہبی کتب سے محبت کی تعلیمات اجاگر کیں اور اس پروگرام کی تعریف کی۔

King of Parakou نے جماعت کی کاوشوں کی تعریف کرتے ہوئے دعائیں دیں اور کہا کہ میں مسلمان ہوں اور جماعت کو عرصۂ دراز سے جانتا ہوں۔ یہ کام صرف سچّے مسلمان ہی کر سکتے ہیں۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو۔

آخر پر مکرم رانا فاروق احمد صاحب امیر جماعت بینن نے سب کا شکریہ ادا کیا اور وطن سے محبت کرنے کے معانی پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ اسلام نے اپنے پیدائشی وطن یا ہجرت کے بعد قیام کے ملک سے محبت کو ایمان کا حصہ قرار دیا ہے۔ اس لئے ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اپنے ملک سے محبت کرے اور اس کی ترقی کے لئے کام کرے۔

پروگرام کا اختتام دعا سے ہوا اور اس کے بعد ظہرانہ پیش کیا گیا۔

مکرم میاں قمر احمد مبلغ سلسلہ بینن کی مرسلہ رپورٹ کے مطابق اللہ تعالیٰ کے فضل سے پروگرام کو نیشنل ریڈیو اور ٹی وی ORTB پرائیویٹ چینلز CANAL 3 اور ملکی بڑی اخبارات Le ، La Nation , Freretanite Matinal اور کئی دوسری اخبارات نے شہ سرخیوں کے ساتھ کوریج دی۔ الحمدللہ۔

☆...☆...☆

سپین

مجلس خدام الاحمدیہ سپین کے سالانہ اجتماع کا بابرکت انعقاد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ سپین کو 29 تا 30 اپریل 2017ء بمقام مسجد بشارت پیدروآباد اپنا نیشنل سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

29 راپریل بروز ہفتہ اجتماع کا آغاز افتتاحی اجلاس سے ہوا۔ تلاوت قرآن کریم، عہد اور نظم کے بعد مکرم حمید احمد نذیر صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ سپین نے افتتاحی تقریر کی۔ آپ نے خدام الاحمدیہ کے مقاصد پر روشنی ڈالی اور جماعت کے ساتھ وابستہ رہنے اور ذاتی و معاشرتی برائیوں کے حوالہ سے خدّام کو ان برائیوں سے بچنے کی تلقین کی۔

اجتماع کے دوران مختلف ورزشی اور علمی مقابلہ جات ہوئے جن میں اطفال و خدام نے ذوق وشوق سے حصہ لیا۔

30 راپریل بروز اتوار اختتامی اجلاس میں مکرم عبدالرزاق صاحب امیر جماعت احمدیہ سپین نے پوزیشن حاصل کرنے والے خدام و اطفال میں انعامات تقسیم کئے۔ اختتامی تقریر میں مکرم امیر صاحب سپین نے اس اجتماع کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا۔ جو درج ذیل ہے۔

پیغام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

لندن

27.04.2017

پیارے خدام الاحمدیہ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ کہ مجلس خدام الاحمدیہ سپین کو اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا انعقاد ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

مجھ سے اس موقع پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ مَیں اس موقعہ پر آپ کو خلافت سے وابستگی کی نصیحت کرنا چاہتا ہوں۔

ہم سب بہت خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد آپ کی پیاری جماعت کو خلافت کا عظیم الشان انعام عطا فرمایا جس کی برکت سے سب دنیا کے احمدی ایک ہاتھ پر متحد ہیں اور دنیا بھر میں اسلام کی نشرواشاعت کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی منشاء بھی یہی ہے کہ وہ اس تعلق کو مزید مضبوط دیکھنا چاہتا ہے۔ اسی لئے اس نے ہم پر احسان فرماتے ہوئے ہمیں ایم ٹی اے کی انمول نعمت سے نوازا ہے جس کی بدولت دنیا کے ہر خطہ میں عُشّاقِ خلافت خود کو خلیفۂ وقت کے قریب تر محسوس کرتے ہیں۔ یہ وہ لازوال رشتہ ہے جو خدا تعالیٰ نے خلیفۂ وقت اور اس کے متبعین کے دلوں میں محض اپنے فضل سے خود پیدا فرمایا ہے اور یہی وہ وحدت ہے جو اسلام کی حقیقی روح ہے۔

میرے عزیزو! خلافت کے بابرکت نظام کی اہمیت اور افادیت کو ہمیشہ یاد رکھیں اور یہ بات بھی کبھی نہ بھولیں کہ قرآن شریف نے خلافت کے انعام کو اعمال صالحہ کے ساتھ مشروط کیا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”جیسا کہ کوئی باغ بغیر پانی کے سرسبز نہیں رہ سکتا ایسا ہی کوئی ایمان بغیر نیک کاموں کے زندہ ایمان نہیں کہلا سکتا۔ اگر ایمان ہو اور اعمال نہ ہوں تو وہ ایمان ہیچ ہے۔ اور اگر اعمال ہوں اور ایمان نہ ہو تو وہ اعمال ریاکاری ہیں۔ اسلامی بہشت کی یہی حقیقت ہے کہ وہ اس دنیا کے ایمان اور عمل کا ایک ظلّ ہے۔ وہ کوئی نئی چیز نہیں جو باہر سے آ کر انسان کو ملے گی بلکہ انسان کی بہشت انسان کے اندر ہی سے نکلتی ہے اور ہر ایک کی بہشت اسی کا ایمان اور اسی کے اعمال صالحہ ہیں جن کی اسی دنیا میں لذت شروع ہو جاتی ہے۔“

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 390)

پس میری نصیحت یہی ہے کہ خود کو خلافت کے ساتھ چمٹائے رکھیں۔ اور اعمالِ صالحہ بجا لائیں مثلاً یہی کہ اپنی پنجوقتہ نمازوں کو بروقت ادا کریں۔ جماعتی خدمت کے کاموں میں حصہ لیں۔ ہر پہلو سے اپنا نیک نمونہ پیش کریں۔ اور خلافت کے استحکام اور جماعت کی ترقی کے لئے دعائیں کرتے رہا کریں تا کہ خلافت احمدیہ کی قیادت میں کُل عالم پر اسلام اور احمدیت کا غلبہ ہم جلد تر اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر سکیں۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آمین۔

والسلام

خاکسار

(دستخط) مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

....

مکرم امیر صاحب نے خدام اور اطفال کو نصیحت کی کہ اس پیغام کو اپنا لائحہ عمل بنائیں اور اس پر پوری طرح عمل کرنے کی کوشش کریں۔

دعا کے ساتھ اجتماع کا اختتام ہوا۔

مکرم انس احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ سپین کی مرسلہ رپورٹ کے مطابق کُل حاضری 93 رہی جن میں 63 خدام اور اطفال اور 30 انصار شامل ہوئے۔ الحمدللہ۔ خدام اور اطفال کی تجنید کے مطابق یہ حاضری 60 فیصد ہے۔

قارئین الفضل سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مجلس خدام الاحمدیہ سپین کے کاموں میں برکت ڈالے اور بالخصوص نوجوانوں کو سپین میں اسلام کا پیغام پھیلانے کی توفیق دے۔ آمین۔

... ...

گیمبیا (مغربی افریقہ)

گیمبیا میں قرآن کریم کے تراجم اور دیگر جماعتی لٹریچر کی نمائش

گیمبیا میں ہر سال وزارت صنعت و تجارت انٹرنیشنل ٹریڈ فیئر کا اہتمام کرتی ہے جس میں حصہ لینے کے لئے مختلف ملکوں سے لوگ آتے ہیں۔ ان ملکوں میں افریقی ممالک مثلاً لیبیا، مالی، نائیجر، غانا وغیرہ سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے علاوہ ایشیا کے ممالک بشمول پاکستان اور انڈیا کے لوگ بھی حصہ لیتے ہیں۔

اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ گیمبیا کو بھی اس میں قرآن کریم کی نمائش لگانے کا موقع ملتا ہے۔ مکرم سید سعید الحسن صاحب نائب امیر اوّل و مبلغ انچارج دی گیمبیا نے اپنی رپورٹ میں بتایا ہے کہ امسال اس نمائش کا انعقاد 15 راپریل تا 30 راپریل 2017ء تھا۔ لیکن مدت بڑھا کر اسے 6 مئی تک کر دیا گیا۔ نمائش انڈیپنڈنٹ سٹیڈیم بکاؤ میں لگی۔

نمائش کا افتتاح وزیر صاحب صنعت و تجارت نے کیا۔ جس کے بعد انہوں نے دیگر منتظمین سمیت ہمارے سٹال کا دورہ کیا۔ قرآن کریم کا مقامی زبانوں میں ترجمہ خاص دلچسپی کا باعث تھا۔ اس موقع پر ان کو قرآن کریم، اسلامی اصول کی فلاسفی اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کتاب World Crisis and The Pathway to Peace کا تحفہ دیا گیا جو انہوں نے بخوشی قبول کیا۔

اللہ کے فضل سے جماعت کا سٹال عین مرکزی مقام پر تھا اور سٹال کی اندرونی دیواروں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفائے احمدیت کی تصاویر کے علاوہ مختلف جماعتی تصاویر اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی تحریرات پر مشتمل بینر سے سجایا گیا تھا۔ دنیا کی ستّر سے زائد زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم دیکھنا لوگوں کے لئے حیران کُن تھا۔ گیمبیا کی مقامی زبانوں مینڈنکا، فولا اور وولف میں قرآن کریم کا ترجمہ خاص دلچسپی کا باعث تھا اور شوق سے خریدا گیا۔ اس کے علاوہ باقی جماعتی لٹریچر میں بھی دلچسپی ظاہر کی گئی اور اسے خریدا گیا۔ اس موقع پر فلائرز کی تقسیم بھی جاری تھی۔

میڈیا کوریج اور خاتون اوّل کا وزٹ

نمائش کے دوران ایک انٹرنیٹ چینل نے سٹال کی مکمل کوریج کی۔ اسی طرح مسجد بیت الفتوح اور دنیا بھر میں مختلف مساجد کا تعارف کروایا۔

نمائش کے دوران MTA بھی دکھایا جا رہا تھا۔ دو ایف ایم ریڈیو چینلز جن کی کوریج ملک گیر ہے ان پر مکرم امیر صاحب کا لائیو انٹرویو سنایا گیا۔ ریڈیو کے علاوہ

باقی صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں

آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ کی روشنی میں غلط نظریات کی تردید

سیّد میر محمود احمد ناصر

(قسط ہشتم۔آخری)

آج کل جو مغربی ممالک میں جگہ جگہ حملے کئے جا رہے ہیں ان میں کسی مرتد پر حملے کا تو مسئلہ ہی نہیں کیونکہ وہ لوگ تو بالعموم عیسائی یا دہریہ ہیں وہ کبھی مسلمان ہوئے ہی نہیں کہ ان کو مرتد قرار دے کر ان پر حملہ کیا جائے۔اس لئے مدّنظر رہے کہ علماء کا فتویٰ صرف مرتدین کے خلاف نہیں بلکہ سارے غیر مسلموں کے خلاف بھی دیا جاتا ہے اور ان مسلمانوں کے خلاف بھی ہے جو علماء کے مسلک سے مختلف مسلک رکھتے ہیں۔بعض جگہ تو علماء سے مختلف مسلک رکھنے والوں کے قتل عام پر علماء کی طرف سے دیگیں چڑھائے جانے کی خبر بھی ملتی ہے۔یہ بھی مدنظر رہے کہ مختلف فرقوں کے علماء دوسرے فرقوں کو مرتد بھی کہتے ہیں۔اور مرتد کے بارہ میں ان کا فتویٰ دوسرے اسلامی فرقوں پر بھی چسپاں ہوتا ہے۔

❁ قرآن شریف بار بار مخالفین کے بارہ میں ذَرۡھُمۡ ، کا حکم دیتا ہے کہ ان کو چھوڑ دے فَذَرۡھُمۡ فِیۡ غَمۡرَتِہِمۡ حَتّٰی حِیۡنٍ(المومنون:55) کہ ان کو ان کی غفلت میں ایک وقت تک چھوڑ دو۔مگر آج کل دہشتگرد مولوی مخالفین کو چھوڑنے کے بجائے ان کو فوری طور پر قتل کرنے کے لئے مستعد ہیں۔

❁ سورۃ المومنون کی آیت 97 میں اللہ تعالیٰ حکم فرماتا ہے اِدۡفَعۡ بِالَّتِیۡ ھِیَ اَحۡسَنُ السَّیِّئَۃَ نَحۡنُ اَعۡلَمُ بِمَا یَصِفُوۡنَ (المومنون:97) کہ برائی کا جواب اس طریق سے دو جو سب سے زیادہ خوبصورت ہو۔ہم خوب جانتے ہیں اُن باتوں کو جو وہ بیان کرتے ہیں۔اب فرمائیے علماء کرام کہ جو آپ کے فتاویٰ ہیں جن کی تعمیل میں آپ کے مرید بیگناہ مردوں،عورتوں،بچوں کا خون کرتے ہیں کیا یہ اس حکم کے مطابق ہے؟

❁ اس مضمون کو قرآن شریف میں دہرایا گیا ہے کہ رسول کا کام جبر و اکراہ نہیں بلکہ پیغام پہنچانا ہے۔چنانچہ سورۃ النور کی آیت 55 میں فرماتا ہے وَ مَا عَلَی الرَّسُوۡلِ اِلَّا الۡبَلٰغُ الۡمُبِیۡنُ(النور:55) کہ رسول پر صرف کھول کر پیغام پہنچا دینے کی ذمہ واری ہے۔

❁ علماء نے جو اپنے مسلک سے اختلاف رکھنے والے مسلمان فرقوں کے بارہ میں جو فتوے دیئے ہیں ان کا ایک نمونہ پیش خدمت ہے،

’’وہابیہ دیوبندیہ اپنی عبادتوں میں تمام انبیاء اولیاء حتیٰ کہ حضرت سید الاولین و آخرین صلی اللہ علیہ وسلم کی اور خاص ذات باری تعالیٰ شانہٗ کی اہانت وہتک کرنے کی وجہ سے قطعاً مرتد و کافر ہیں اور ان کا ارتداد کفر میں سخت سخت اشد درجہ تک پہنچ چکا ہے ایسا کہ جو ان مرتدوں اور کافروں کے ارتداد و کفر میں ذرا بھی شک کرے وہ بھی انہیں جیسا مرتد اور کافر ہے۔اور جو اس شک کرنے والے کے کفر میں شک کرے وہ بھی مرتد و کافر ہے۔مسلمانوں کو چاہیئے کہ ان سے بالکل ہی محترز،مجتنب رہیں ان کے پیچھے نماز پڑھنے کا تو ذکر ہی کیا اپنے پیچھے بھی ان کو نماز نہ پڑھنے دیں اور نہ اپنی مسجدوں میں گھسنے دیں۔نہ ان کا ذبیحہ کھائیں اور نہ ان کی شادی غمی میں شریک ہوں، نہ اپنے ہاں ان کو آنے دیں۔یہ بیمار ہوں تو عیادت کو نہ جائیں ،مریں تو گاڑنے توپنے میں شرکت نہ کریں۔مسلمانوں کے قبرستان میں جگہ نہ دیں۔غرض ان سے بالکل احتیاط و اجتناب رکھیں.....پس وہابیہ دیوبندیہ سخت سخت اشد مرتد و کافر ہیں ایسے کہ جو ان کو کافر نہ کہے خود کافر ہو جائے گا۔اس کی عورت اس کے عقد سے باہر ہو جائے گی۔اور جو اولاد ہوگی وہ حرامی ہوگی اور از روئے شریعت ترکہ نہ پائے گی۔‘‘

اس اشتہار میں بہت سے علماء کے نام لکھے ہیں مثلاً سید جماعت علی شاہ، حامد رضا خان قادری نوری رضوی بریلوی، محمد کرم دین بھیں، محمد جمیل احمد بدایونی ،عمرالنعیمی مفتی شرع اور ابو محمد دیدار علی مفتی اکبر آباد وغیرہ۔۔۔

یہ فتویٰ دینے والے صرف ہندوستان کے ہی علماء نہیں ہیں بلکہ جب وہابیہ دیوبندیہ کی عبارتیں ترجمہ کر کے بھیجی گئیں تو افغانستان وخیوا و بخارا و ایران و مصر و روم و شام اور مکہ معظّمہ و مدینہ منورہ وغیرہ تمام دیار عرب و کوفہ و بغداد شریف غرض تمام جہان کے علماء اہل سنت نے بالاتفاق یہی فتویٰ دیا ہے۔

(خاکسار محمد ابراہیم بھاگلپوری باہتمام شیخ شوکت حسین مینیجر کے حسن برقی پریس اشتیاق منزل نمبر 63 ہیوٹ روڈ لکھنؤ میں چھپا۔سن اشاعت درج نہیں قیام پاکستان سے قبل کا فتویٰ ہے۔)

فتویٰ مولوی عبدالکریم ناجی داغستانی حرم شریف مکہ۔

ھُمُ الۡکَفَرَۃُ الۡفَجَرَۃُ قَتۡلُھُمۡ وَاجِبٌ عَلٰی مَنۡ لَہٗ ،حدٌّ وَنَصۡلٌ ؛ بَلۡ ھُوَ اَفۡضَلُ مِنۡ قَتۡلِ اَلۡفِ کَافِرٍ..(حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین 176 تا 179 مصنفہ مولانا احمد رضا خان بریلوی)(بحوالہ محضر نامہ۔ناشر اسلام انٹرنیشنل پبلیکیشنز لمیٹڈ۔صفحہ 151-152)

❁ سورۃ النور آیت نمبر 64 میں اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی نافرمانی کرتے ہیں فرماتا ہے فَلۡیَحۡذَرِ الَّذِیۡنَ یُخَالِفُوۡنَ عَنۡ اَمۡرِہٖۤ اَنۡ تُصِیۡبَھُمۡ فِتۡنَۃٌ اَوۡ یُصِیۡبَھُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ(النور:64) کہ وہ لوگ جو آپؐ کے حکم کی مخالفت اور نافرمانی کرتے ہیں اس بات سے ڈریں کہ ان کو کوئی فتنہ پہنچے یا کوئی دردناک عذاب پہنچے۔اس آیت میں اس بات کی طرف ذرہ بھی اشارہ نہیں کہ مومن ایسے لوگوں کو جان سے مار ڈالیں۔بلکہ جو سزا ہے وہ خود براہ راست اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

❁ سورۃ فرقان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَرَءَیۡتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰـھَہٗ ھَوٰىہُ اَفَاَنۡتَ تَکُوۡنُ عَلَیۡہِ وَکِیۡلًا (الفرقان:44) بتاؤ تو سہی کہ وہ شخص جس نے اپنی خواہشات کو اپنا خدا بنایا ہوا ہے کیا تم اس پر نگران بنو گے(کہ جبراً گمراہی سے روکو)۔

اس آیت میں بھی یہی اشارہ فرمایا ہے کہ خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد یہ نگرانی نہیں ہے کہ ایک گمراہ شخص کو مجبور کر کے ہدایت پر قائم کرے۔

آج کل عالم اسلام میں پستول اور کلاشنکوف اور بم کے ذریعہ جہاد کا شوق سمایا ہوا ہے۔مگر سورۃ فرقان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَلَا تُطِعِ الۡکٰفِرِیۡنَ وَ جَاھِدۡھُمۡ بِہٖ جِھَادًا کَبِیۡرًا(الفرقان:53) اس آیت میں دو احکامات دیئے گئے ہیں۔ایک تو یہ کہ کفار کی فرمانبرداری سے باز آجاؤ۔اب دیکھئے کہ ایک طرف تو کفار سے طاقت کے ذریعہ جہاد کے شوق کا اظہار ہے مگر دوسری طرف تمدن اور ذہنی غلامی اور مغرب کے دجالی نظریات کو سو فیصد صداقت سمجھ کر مانا جاتا ہے۔دوسرا حکم یہ تھا کہ اس (قرآن) کے ذریعہ لوگوں سے جہاد کرو۔اب جہاد کا شوق تو ہے مگر قرآن کے ذریعہ نہیں مگر ظاہری مادّی ہتھیاروں سے۔

❁ سورۃ الفرقان کے آخری رکوع میں رحمان خدا کے نہایت اعلیٰ بندوں کی نہایت لطافت اور خوبصورتی سے خوبیاں بیان کی گئی ہیں۔جن کو پڑھ کر ایک مومن کا دل بشاشت محسوس کرتا ہے۔فرماتا ہے وَ عِبَادُ الرَّحۡمٰنِ الَّذِیۡنَ یَمۡشُوۡنَ عَلَی الۡاَرۡضِ ھَوۡنًا وَّاِذَا خَاطَبَھُمُ الۡجٰھِلُوۡنَ قَالُوۡا سَلٰمًا (الفرقان:64) دیکھئے آج کل دہشتگرد علماء اپنے مریدوں سے ان دونوں حکموں کی کس طرح نافرمانی کروا رہے ہیں۔قرآن عباد الرحمان کی ایک صفت یہ بتاتا ہے کہ وہ یَمۡشُوۡنَ عَلَی الۡاَرۡضِ ھَوۡنًا کہ وہ زمین پر فروتنی کے ساتھ چلتے ہیں تکبر کے ساتھ نہیں چلتے۔مگر فرمائیے علماء کرام! آپ کے جو مرید موٹر سائیکل پر سوار ہو کر معصوم لوگوں کے خون بہاتے پھرتے ہیں ان میں کوئی شائبہ بھی فروتنی اور عاجزی کا ہوتا ہے؟ اور یا وہ سوار متکبرانہ خونخواری کے ساتھ اپنے ہتھیار چلاتے ہیں۔دوسرا حکم کہ جب جاہل لوگ ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو اللہ کے بندے ان کو سلامتی کا پیغام دیتے ہیں۔فرمائیے کیا کم عمر بیگناہ لڑکوں کو جب وہ سکول میں پڑھ رہے تھے مارنا یا عورتوں اور بچوں پر گولیاں برسانا یا لوگوں کے گھروں پر بمباری کرنا سلامتی کا پیغام ہے؟

❁ سورۃ الفرقان کی آیت نمبر 69 میں اللہ تعالیٰ عباد الرحمان کے متعلق فرماتا ہے، وَلَا یَقۡتُلُوۡنَ النَّفۡسَ الَّتِیۡ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالۡحَقِّ(الفرقان:69) کہ وہ ناحق کسی نفس کو جس کی حرمت اللہ تعالیٰ نے قائم کی ہے قتل نہیں کرتے۔سو اب بولئے کہ جو لڑکے آپ نے سکول میں مروائے، جو لوگ آپ نے خدا کے گھر میں جمعہ پڑھتے ہوئے مارے انہوں نے کب کسی کو قتل کیا تھا کہ ان کو مارا گیا۔کیا ان لوگوں نے کبھی کسی نفس کو مارا تھا جس کی بناء پر ان کو مارنا حق بنتا تھا؟

سورۃ الشعراء میں اللہ تعالیٰ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس کیفیت کا ذکر فرماتا ہے جو لوگوں کے ایمان نہ لانے کی وجہ سے ہوتی تھی۔فرماتا ہے لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفۡسَکَ اَلَّا یَکُوۡنُوۡا مُؤۡمِنِیۡنَ(الشعراء:4) کہ آپؐ اپنی جان کو ہلاکت میں ڈال لیں گے کہ لوگ کیوں ایمان نہیں لاتے۔پھر فرماتا ہے اِنۡ نَّشَاۡ نُنَزِّلۡ عَلَیۡھِمۡ مِّنَ السَّمَآءِ اٰیَۃً فَظَلَّتۡ اَعۡنَاقُھُمۡ لَھَا خٰضِعِیۡنَ۔وَمَا یَاۡتِیۡھِمۡ مِّنۡ ذِکۡرٍ مِّنَ الرَّحۡمٰنِ مُحۡدَثٍ اِلَّا کَانُوۡا عَنۡہُ مُعۡرِضِیۡنَ۔فَقَدۡ کَذَّبُوۡا فَسَیَاۡتِیۡھِمۡ اَنۡۢبٰٓؤُا مَا کَانُوۡا بِہٖ یَسۡتَھۡزِءُوۡنَ(الشعراء:5-7) اگر ہم چاہیں تو ہم ان پر آسمان سے ایک ایسا نشان اتار دیں جس سے ان کی گردنیں جھکی کی جھکی رہ جائیں اور رحمان کی طرف سے کوئی نیا ذکر ان کے پاس نہیں آتا مگر یہ اس سے اعراض کرتے ہیں۔پس چونکہ انہوں نے جھٹلایا ہے اس لئے ان کے پاس اس کی خبریں آجائیں گی جس سے وہ استہزاء کرتے ہیں۔اب دیکھئے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس کیفیت کے ذکر اور خدا تعالیٰ کی اس قدرت کے ذکر کے بعد وہ ایسا نشان بھی دکھا سکتا ہے جس سے یہ لوگ بالکل مغلوب ہو جائیں اور اس بات کے بیان کے بعد بھی کہ جن آیات کا یہ استہزاء کر رہے ہیں ان کی حقیقت ان پر کھل جائے گی ایک ذرہ بھی اس کی طرف اشارہ نہیں کیا گیا کہ ان کا انکار کرنے والوں اور استہزاء کرنے والوں پر حملہ کرو اور ان کا خون بہادو۔

سچے مسلمانوں کی نشانی سورۃ القصص میں یہ بیان کی گئی ہے یَدۡرَءُوۡنَ بِالۡحَسَنَۃِ السَّیِّئَۃَ(القصص:55) اور اس سے اگلی آیت میں یہ نشانی بتائی گئی ہے وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغۡوَ اَعۡرَضُوۡا عَنۡہُ وَ قَالُوۡا لَنَاۤ اَعۡمَالُنَا وَلَکُمۡ اَعۡمَالُکُمۡ سَلٰمٌ عَلَیۡکُمۡ لَا نَبۡتَغِی الۡجٰھِلِیۡنَ (القصص:56) کیا آج جو عالم اسلام میں علماء کی تحریک پر نوجوان سرگرمیاں کر رہے ہیں وہ ان علامات پر پوری اترتی ہیں؟

❁ علماء وقت کا خیال ہے کہ وہ تلوار کے زور سے لوگوں کو ہدایت پر لائیں گے۔جبکہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے اِنَّکَ لَا تَھۡدِیۡ مَنۡ اَحۡبَبۡتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَھۡدِیۡ مَنۡ یَّشَآءُ وَ ھُوَ اَعۡلَمُ بِالۡمُھۡتَدِیۡنَ(القصص:57) یہ خطاب ہمارے نبی ﷺ کو ہے لَا تَھۡدِیۡ مَنۡ اَحۡبَبۡتَ آپؐ جسے چاہیں ہدایت نہیں دے سکتے وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَھۡدِیۡ مَنۡ یَّشَآءُ لیکن اللہ ہدایت دیتا ہے جس کو چاہتا ہے۔

قرآن شریف نے مخالفین اسلام کے مقابلہ کے لئے طاقت کے زور سے اسلام منوانا نہیں فرمایا بلکہ فرماتا ہے وَلَا تُجَادِلُوۡۤا اَھۡلَ الۡکِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِیۡ ھِیَ اَحۡسَنُ اِلَّا الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا مِنۡھُمۡ(العنکبوت:47) کہ اہل کتاب سے بحث نہ کرو مگر اس طریق سے جو سب سے خوبصورت ہو سوائے ان کے جو ظلم کرتے ہیں۔جیسا کہ پہلے آیات سے ثابت کیا جا چکا ہے کہ مسلمانوں کو ظالم حملہ آوروں کے مقابلہ میں دفاعی جنگ کی اجازت ہے۔

❁ سورۃ الروم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَقَدۡ ضَرَبۡنَا لِلنَّاسِ فِیۡ ھٰذَا الۡقُرۡاٰنِ مِنۡ کُلِّ مَثَلٍ وَلَئِنۡ جِئۡتَھُمۡ بِاٰیَۃٍ لَّیَقُوۡلَنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اِنۡ اَنۡتُمۡ اِلَّا مُبۡطِلُوۡنَ۔کَذٰلِکَ یَطۡبَعُ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوۡبِ الَّذِیۡنَ لَا یَعۡلَمُوۡنَ۔فَاصۡبِرۡ اِنَّ وَعۡدَ اللّٰہِ حَقٌّ وَّ لَا یَسۡتَخِفَّنَّکَ الَّذِیۡنَ لَا یُوۡقِنُوۡنَ (الروم:59 تا 61) کہ ہم نے اس قرآن میں ہر قسم کی مثالیں بیان کی ہیں اور اگر تم کوئی آیت (نشانی) کافروں کے سامنے پیش کرو تو وہ کہیں گے تم صرف جھوٹ بول رہے ہو۔اس طرح اللہ تعالیٰ مہر لگا دیتا ہے ان لوگوں کے دلوں پر جو علم نہیں رکھتے۔پس صبر کرو اللہ کا وعدہ سچا ہے اور تمہیں ہلکا نہ کر دیں وہ لوگ جو یقین نہیں کرتے۔

فرمائیے علماء کرام! آپ کیا کہتے ہیں کہ جس کے سامنے آپ کوئی آیت پیش کریں اور وہ انکار کرے تو اس کا علاج تلوار ہے۔مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاصۡبِرۡ پس صبر کرو اللہ کا وعدہ سچا ہے(اس نے جو عذاب کا وعدہ کفار کے حق میں کیا ہے وہ پورا ہوگا۔)

❁ اسلام کی دعوت نہ قبول کرنے والوں کے حق میں نام نہاد علماء زمانہ یہ فتویٰ دیتے ہیں کہ وہ واجب القتل ہیں۔قرآن شریف ان ماں باپ کے متعلق جو مشرک ہیں اور شرک کے حق میں جدو جہد کرتے ہیں فرماتا ہے وَاِنۡ جَاھَدٰکَ عَلٰۤی اَنۡ تُشۡرِکَ بِیۡ مَا لَیۡسَ لَکَ بِہٖ عِلۡمٌ فَلَا تُطِعۡھُمَا وَ صَاحِبۡھُمَا فِی الدُّنۡیَا مَعۡرُوۡفًا (لقمان:16) کہ اگر وہ دونوں تم سے اس بات پر جدو جہد کریں کہ میرے ساتھ شریک بناؤ تو تم ان دونو کی اطاعت نہ کرو لیکن ان سے دنیا میں اچھا برتاؤ کرو۔

❁ اس سورۃ کی آیت نمبر 24 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَنۡ کَفَرَ فَلَا یَحۡزُنۡکَ کُفۡرُہٗ اِلَیۡنَا مَرۡجِعُھُمۡ فَنُنَبِّئُھُمۡ بِمَا عَمِلُوۡا(لقمان:24) یعنی جو کفر اختیار کرتا ہے اس کا کفر تمہیں غم میں نہ ڈالے ہماری طرف ان کا لوٹنا ہے اور ہم ان کو بتائیں گے کہ وہ کیا عمل کرتے رہے ہیں۔یہ تو اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جو قرآن شریف میں بیان ہوا ہے۔مگر علماء زمانہ تو اپنے مریدوں کے ذریعہ ان کی پہلے ہی خبر لے چکے ہوں گے۔اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے نُمَتِّعُھُمۡ قَلِیۡلًا ثُمَّ نَضۡطَرُّھُمۡ اِلٰی عَذَابٍ غَلِیۡظٍ (لقمان:25) کہ ہم ان کو کچھ عارضی فائدہ پہنچائیں گے پھر ہم ان کو سخت عذاب کی طرف مجبور کریں گے۔مگر موجودہ علماء اللہ تعالیٰ سے پہلے ہی ان کو اس عارضی فائدہ

باقی صفحہ نمبر 16 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ مومنوں کو فرماتا ہے کہ تمہارا مطمح نظر ہمیشہ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ (البقرۃ:149) ہونا چاہئے یعنی تم نیکیوں میں ہمیشہ ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو اور پھر نیکیاں بجالانے والوں اور نیک اعمال کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے بہترین مخلوق قرار دیا ہے۔

نیکی کیا چیز ہے؟ حقیقی نیکی کس طرح حاصل کی جاسکتی ہے؟ نیکی بجالانے کے لئے خدا تعالیٰ پر ایمان کیوں ضروری ہے؟ ایمان کا معیار کیا ہونا چاہئے؟ اس ایمان کے معیار کو کس طرح ہمیں بڑھانا چاہئے؟ کن ذریعوں سے نیکی کی جاتی ہے؟ نیکی کے کون کون سے مختلف پہلو ہیں؟ کتنی قسم کی نیکیاں ہیں؟ ایک مومن کو اپنی نیکی کے دائرے کو کس قدر وسیع کرنا چاہئے؟ نیکیوں کی حقیقت، اس کی حکمت اور اس کی روح کے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے پُر معارف بیان۔

مکرم حامد مقصود عاطف صاحب (مربی سلسلہ)، مکرم علی سعید موسوی صاحب (سابق امیر جماعت تنزانیہ) اور مکرمہ نصرت بیگم صادقہ صاحبہ (آف ربوہ) کی وفات۔ مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 27 / اکتوبر 2017ء بمطابق 27 / اخاء 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن، یو کے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۔

اللہ تعالیٰ مومنوں کو فرماتا ہے کہ تمہارا مطمح نظر ہمیشہ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ (البقرۃ:149) ہونا چاہئے یعنی تم نیکیوں میں ہمیشہ ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو اور پھر نیکیاں بجالانے والوں اور نیک اعمال کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے بہترین مخلوق قرار دیا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے کہ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ (البيّنة:8) یعنی یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے یہی ہیں جو بہترین مخلوق ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے مختصراً ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

"انسان کو چاہئے کہ اپنا فرض ادا کرے اور اعمال صالحہ میں ترقی کرے"۔

(ملفوظات جلد 10 صفحہ 15۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اس آیت کے حوالے سے آپ نے فرمایا۔ پس اعمال صالحہ میں ترقی کرنا، نیک کام کرنا، نیکیاں بجالانا ہی ایک مسلمان کو، ایک مومن کو حقیقی مومن بناتا ہے اور اس کے لئے ہمیں ہمیشہ کوشش کرنی چاہئے۔ ہماری رہنمائی کے لئے قرآن و حدیث کی روشنی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑی وضاحت سے اس بارے میں ارشادات فرمائے ہیں۔ مثلاً یہ کہ نیکی کیا چیز ہے؟ حقیقی نیکی کس طرح حاصل کی جاسکتی ہے؟ نیکی بجالانے کے لئے خدا تعالیٰ پر ایمان کیوں ضروری ہے؟ ایمان کا معیار کیا ہونا چاہئے؟ اس ایمان کے معیار کو ہمیں کس طرح بڑھانا چاہئے؟ کن ذریعوں سے نیکی کی جاتی ہے؟ نیکی کے کون کون سے مختلف پہلو ہیں؟ کتنی قسم کی نیکیاں ہیں؟ پھر اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والے کو کس طرح نوازتا ہے؟ پھر یہ بھی آپ نے بیان فرمایا کہ جائز چیزوں کا بھی اعتدال کی حد تک کرنا نیکی ہے۔ اگر اس سے زیادہ کرو تو پھر نیکی میں کمی کر دیتا ہے۔ یہ بھی کہ ایک مومن کو اپنی نیکی کے دائرے کو کس قدر وسیع کرنا چاہئے؟ غرض کہ آپ نے نیکیوں کی حکمت، اس کی حقیقت اور اس کی روح کے مضمون کو مختلف موقعوں پر مختلف زاویوں سے کھول کر بیان فرمایا ہے۔ اس وقت مَیں اس بارے میں آپ کے چند اقتباسات پیش کروں گا۔ اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ نیکی کیا چیز ہے اور یہ بھی کہ بظاہر ایک چھوٹی سی نیکی اللہ تعالیٰ کی رضا کا مورد بنا دیتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

"نیکی ایک زینہ ہے اسلام اور خدا کی طرف چڑھنے کا۔" (اسلام کی حقیقت معلوم کرنی ہے۔ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی ہے۔ اس کا قرب حاصل کرنا ہے تو نیکیاں اس کے لئے ایک زینہ ہیں۔) "لیکن یاد رکھو کہ نیکی کیا چیز ہے" فرمایا کہ "شیطان ہر ایک راہ میں لوگوں کی راہ زنی کرتا ہے۔ اور ان کو راہ حق سے بہکاتا ہے۔ مثلاً رات کو روٹی زیادہ پک گئی"۔ (امیر آدمی ہے یا کسی کے گھر میں رات کو کھانا زیادہ پک گیا۔ روٹی زیادہ پک گئی۔) "صبح کو باسی بچ رہی۔" (کھائی نہیں گئی۔ رات کو بچ گئی اور اگلے دن) فرمایا کہ "عین کھانے کے وقت کہ اس کے سامنے اچھے اچھے کھانے رکھے ہیں ابھی ایک لقمہ نہیں لیا کہ دروازے پر آ کر فقیر نے صدا کی اور روٹی مانگی" (تو اس کھانے والے نے) "کہا کہ باسی روٹی سائل کو دے دو۔" (کل کی جو بچی ہوئی روٹی تھی وہ دے دو۔ حالانکہ اپنے سامنے تازہ کھانا پکا ہوا ہے۔) فرمایا کہ "کیا یہ نیکی ہوگی؟ باسی روٹی تو پڑی ہی رہنی تھی۔ تنعّم پسند اسے کیوں کھانے لگے؟" آپ فرماتے ہیں کہ "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا (الدھر:9)" (فرمایا کہ) "یہ بھی معلوم رہے کہ طعام کہتے ہی پسندیدہ طعام کو ہیں۔ (یعنی اچھا طعام اس کو کہا جاتا ہے جو پسندیدہ کھانا ہو۔) "سڑا ہوا باسی طعام نہیں کہلاتا"۔ (ایک دن کا پرانا کھانا ہے جس کو خود پسند نہیں کرتے وہ کھانا عربی میں طعام نہیں کہلاتا۔ فرمایا کہ "الغرض اس رکابی میں سے جس میں ابھی تازہ کھانا اور لذیذ اور پسندیدہ رکھا ہوا ہے۔" (پلیٹ میں کھا رہے ہو۔ تمہارے سامنے پڑا ہے رکھا ہوا ہے۔ "کھانا شروع نہیں کیا۔ فقیر کی صدا پر نکال دے تو یہ تو نیکی ہے"۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 75۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

ابھی تازہ کھانا سامنے پڑا ہے اور اگر کوئی مانگنے والا آتا ہے، غریب آدمی آتا ہے اور وہ اس کو دے دیتے ہو تو یہ نیکی ہے۔ نہ یہ کہ اچھا میں تو تازہ کھانا کھاتا ہوں اور گھر والوں کو کہہ دیا کہ کل کا جو بچا ہوا کھانا تھا وہ تم اس کو دے دو۔ تو اس حد تک گہرائی میں انسان جائے تو تبھی وہ حقیقی نیکی کو پا سکتا ہے۔ پس حقیقی نیکی کرنے کی کوشش ہونی چاہئے اور یہ نیکی کس طرح پیدا ہوتی ہے۔ یہ نیکی خدا تعالیٰ پر کامل ایمان کے بغیر پیدا نہیں ہوسکتی۔ چنانچہ اس کی وضاحت فرماتے ہوئے ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ:

"حقیقی نیکی کے واسطے یہ ضروری ہے کہ خدا کے وجود پر ایمان ہو کیونکہ مجازی حُکّام کو یہ معلوم نہیں

کہ کوئی گھر کے اندر کیا کرتا ہے اور پس پردہ کسی کا کیا فعل ہے''۔ (اللہ تعالیٰ کے وجود پر ایمان ہو اور ایمان یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کی ہر چیز پر نظر ہے۔ بظاہر جو حُکّام ہیں، بظاہر جو حکومت ہے، ادارے ہیں ان کو تو انسان کے اندر کا نہیں پتا کہ کیا چیز ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کو پتا ہے اور یہ ایمان ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا پتا ہے۔ ہر چیز کا علم ہے۔ وہ غیب کا علم رکھتا ہے۔) فرمایا ''اور اگرچہ کوئی زبان سے نیکی کا اقرار کرے مگر اپنے دل کے اندر وہ جو کچھ رکھتا ہے اس کے لئے اس کو ہمارے مؤاخذہ کا خوف نہیں اور دنیا کی حکومتوں میں سے کوئی ایسی نہیں جس کا خوف انسان کو رات میں اور دن میں، اندھیرے میں اور اُجالے میں، خَلوت میں اور جَلوت میں، ویرانے میں اور آبادی میں، گھر میں اور بازار میں ہر حالت میں یکساں ہو۔'' (بعض دفعہ انسان چُھپ کے کام کر رہا ہوتا ہے۔ مختلف جگہوں میں بیٹھا ہوا ہے۔ مختلف حالتوں میں ہے اور اس کو پتا ہے کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے بظاہر کوئی اس کو دیکھ نہیں رہا۔ اس کو ہر چیز کا پتا ہے اس لئے خوف بھی نہیں ہے اور اس خوف نہ ہونے کی وجہ سے وہ غلط کام کر جاتا ہے۔ اس لئے اگر حقیقی نیکی کرنی ہے تو اللہ تعالیٰ پر ایمان بڑا ضروری ہے) فرمایا ''پس درستی اخلاق کے واسطے ایسی ہستی پر ایمان کا ہونا ضروری ہے جو ہر حال اور ہر وقت میں اس کے نگران اور اس کے اعمال اور افعال اور اس کے سینہ کے بھیدوں کی شاہد ہے''۔ (ملفوظات جلد 1 صفحہ 313۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) اور وہ خدا تعالیٰ کی ذات کے علاوہ کوئی نہیں۔ پس یہ ایمان اگر ہو، اس معیار کا ایمان ہو، ہر وقت اللہ تعالیٰ یاد رہے تو تبھی انسان حقیقی نیکی کر سکتا ہے۔

پھر حقیقی نیکی کے بارے میں مزید وضاحت کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ: ''تقویٰ کے معنی ہیں بدی کی باریک راہوں سے پرہیز کرنا۔ مگر یاد رکھو نیکی اتنی نہیں ہے کہ ایک شخص کہے کہ مَیں نیک ہوں اس لئے کہ مَیں نے کسی کا مال نہیں لیا''۔ چوری نہیں کی۔ غصب نہیں کیا۔ غلط طریقے سے کمائی نہیں کی۔ تو یہ کوئی نیکی نہیں ہے۔) فرمایا کہ ''نقب زنی نہیں کی'' (اگر کوئی کہتا ہے) ''چوری نہیں کرتا۔ بدنظری اور زنا نہیں کرتا ایسی نیکی عارف کے نزدیک ہنسی کے قابل ہے کیونکہ اگر وہ ان بدیوں کا ارتکاب کرے اور چوری یا ڈاکہ زنی کرے تو وہ سزا پائے گا۔ پس یہ کوئی نیکی نہیں کہ جو عارف کی نگاہ میں قابلِ قدر ہو بلکہ اصلی اور حقیقی نیکی یہ ہے کہ نوع انسان کی خدمت کرے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں کامل صدق اور وفاداری دکھلائے اور اس کی راہ میں جان تک دے دینے کو تیار ہو۔ اسی لئے یہاں فرمایا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا وَّالَّذِیۡنَ ھُمۡ مُّحۡسِنُوۡنَ (النحل:129)''۔ ''یعنی اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہے جو بدی سے پرہیز کرتے ہیں اور ساتھ ہی نیکیاں بھی کرتے ہیں''۔ فرمایا کہ ''یہ خوب یاد رکھو کہ نرا بدی سے پرہیز کرنا کوئی خوبی کی بات نہیں''۔ (یہ کہہ دینا مَیں بدی نہیں کرتا بڑا نیک ہوں تو یہ کوئی خوبی نہیں ہے۔) ''جب تک اس کے ساتھ نیکیاں نہ کرے۔ بہت سے لوگ ایسے موجود ہوں گے جنہوں نے کبھی زنا نہیں کیا، خون نہیں کیا، چوری نہیں کی، ڈاکہ نہیں مارا اور باوجود اس کے اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوئی صدق و وفا کا نمونہ انہوں نے نہیں دکھایا۔'' کوئی اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر، اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوئی نیکی نہیں کی، کوئی قربانی نہیں دی۔ باوجود اس کے کہ بہت ساری دوسری برائیاں انہوں نے نہیں کیں۔) فرمایا کہ اس انسان نے ''یا نوع انسان کی کوئی خدمت نہیں کی''۔ (اگر اللہ تعالیٰ کا حق ادا نہیں کیا اور بندوں کا حق ادا نہیں کیا) ''اور اس طرح پر کوئی نیکی نہیں کی۔'' (بیشک بہت ساری برائیاں اس نے نہیں کیں لیکن اگر اللہ کا حق ادا نہیں کیا اور انسان کی خدمت نہیں کی، اس کا حق ادا نہیں کیا تو یہ کوئی نیکی نہیں ہے۔) فرمایا کہ ''پس جاہل ہوگا وہ شخص جو اِن باتوں کو پیش کر کے اسے نیکوکاروں میں داخل کرے کیونکہ یہ تو بدچلنیاں ہیں۔ صرف اتنے خیال سے اولیاء اللہ میں داخل نہیں ہو جاتا۔''

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 242-241۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر اس بارے میں مزید آپ فرماتے ہیں کہ: ''یہ فخر کی بات نہیں کہ انسان اتنی ہی بات پر خوش ہو جاوے کہ وہ زنا نہیں کرتا یا اس نے خون نہیں کیا، چوری نہیں کی۔ یہ کوئی فضیلت ہے کہ برے کاموں سے بچنے کا فخر حاصل کرتا ہے؟'' (یہ تو کوئی بڑی بات نہیں ہے کہ مَیں نے کبھی کوئی برائی نہیں کی۔) فرمایا کہ ''دراصل وہ جانتا ہے کہ چوری کرے گا تو ہاتھ کاٹا جاوے گا۔'' فرمایا کہ ''موجودہ قانون کی رُو سے زندان میں جاوے گا۔'' (چوری کرے گا پکڑا جائے گا تو جیل ہو گی سزا ملے گی۔ تو یہ کوئی کمال تو نہیں ہے۔ یہ تو سزا کا خوف ہے۔) پھر فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسلام ایسی چیز کا نام نہیں ہے کہ برے کام سے ہی پرہیز کرے بلکہ جب تک بدیوں کو چھوڑ کر نیکیاں اختیار نہ کرے وہ اس روحانی زندگی میں زندہ نہیں رہ سکتا۔'' (اسلام کی تعلیم کی حقیقت یہ ہے کہ اپنی روحانیت میں اضافہ کرو۔ اپنی روحانی زندگی کو بہتر بناؤ۔ اگر صرف بدیاں چھوڑ دیں تو روحانی زندگی بہتر نہیں ہو سکتی۔ روحانی زندگی کو اختیار کرنے کے لئے بدیاں چھوڑ کر نیکیاں اختیار کرنی ضروری ہیں۔ ورنہ فرمایا کہ روحانی زندگی میں زندہ نہیں رہ سکتا۔ پھر وہ مردہ ہو جائے گا۔) فرمایا کہ ''نیکیاں بطور غذا کے ہیں جیسے کوئی شخص بغیر غذا کے زندہ نہیں رہ سکتا اسی طرح جب تک نیکی اختیار نہ کرے تو کچھ نہیں''۔ (ملفوظات جلد 8 صفحہ 372-371۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اور یہ حالت ایمان میں بڑھنے سے حاصل ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ پر ایمان کا معیار کیسا ہونا چاہئے۔ یہ معیار تبھی حاصل ہو گا جب انسان کا ظاہر و باطن بھی ایک ہو صرف ظاہری ایمان نہ ہو بلکہ جس طرح یہ یقین ہے کہ ایک زہر نقصان کرتا ہے۔ انسان کھالے تو وہ اس سے مر سکتا ہے۔ جس طرح یہ یقین ہے کہ ایک سانپ کے سوراخ میں اگر انسان ہاتھ ڈالے تو اگر سانپ اندر ہے تو ڈس سکتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی ذات پر یہ یقین ہونا چاہئے کہ اگر میں برائیاں کروں گا تو اللہ تعالیٰ مجھے ہر وقت دیکھ رہا ہے مجھے سزا ملے گی۔ اور نیکیاں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس کا اجر دیتا ہی ہے۔ انسان کے ہر عمل سے اللہ تعالیٰ کے وجود کا اظہار ہو رہا ہو۔ ہر وقت یہ احساس ہو کہ خدا تعالیٰ میرے ہر کام کو دیکھ رہا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ''دراصل نیک وہی ہے جس کا ظاہر اور باطن ایک ہو اور جس کا دل اور باہر ایک ہے وہ زمین پر فرشتے کی طرح چلتا ہے'' (جس کا ظاہر اور باطن ایک ہے۔ جو دل میں ہے وہ ظاہر ہے تو پھر اس کی نیکی کا معیار ایسا ہو گیا کہ وہ فرشتہ بن گیا۔) فرمایا کہ ''دہریہ ایسی گورنمنٹ کے نیچے نہیں کہ وہ حسن اخلاق کو پاسکے۔'' (ایک دہریہ جو خدا کو نہیں مانتا بیشک اس کے اخلاق اچھے ہیں لیکن وہ اس معیار کو نہیں پہنچ سکتا۔ کہیں نہ کہیں اس کے دل میں ایسی بات آ جائے گی جو کھوٹ پیدا کرنے والی ہے۔ ہو سکتا ہے برائیوں سے رک جائے۔ بعض بنیادی اخلاق بھی دکھا دے لیکن پھر بھی نیکیوں میں اس کی حالت کمزور ہی رہے گی۔) فرمایا کہ ''تمام نتائج ایمان سے پیدا ہوتے ہیں۔ چنانچہ سانپ کے سوراخ کو پہچان کر کوئی انگلی اس میں نہیں ڈالتا۔ جب ہم جانتے ہیں کہ ایک مقدار اسٹرکنیا کی قاتل ہے''۔ (زہر کا نام ہے) ''تو ہمارا اس کے قاتل ہونے پر ایمان ہے اور اس ایمان کا نتیجہ یہ ہے کہ ہم اس کو منہ نہیں لگائیں گے اور مرنے سے بچ جائیں گے۔''

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 314-313۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

ایمان کے قوی ہونے کی مزید وضاحت کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ: ''یقیناً سمجھو کہ ہر ایک پاک بازی اور نیکی کی اصلی جڑ خدا تعالیٰ پر ایمان لانا ہے۔ جس قدر انسان کا ایمان باللہ کمزور ہوتا ہے اسی قدر اعمال صالحہ میں کمزوری اور سستی پائی جاتی ہے۔ لیکن جب ایمان قوی ہو اور اللہ تعالیٰ کو اس کی تمام صفات کاملہ کے ساتھ یقین کر لیا جائے اسی قدر عجیب رنگ کی تبدیلی انسان کے اعمال میں پیدا ہو جاتی ہے۔'' (انسان یہ یقین کر لے کہ اللہ تعالیٰ سب طاقتوں کا مالک ہے۔ عالم الغیب ہے اور ہر جگہ مجھے دیکھ رہا ہے تو فرمایا کہ پھر اس طرح ایک عجیب رنگ کی تبدیلی انسان کے اعمال میں پیدا ہو جاتی ہے۔ خود بخود بہتر اعمال ہونے لگ جاتے ہیں۔ برائیوں کے بجائے نیکیوں کی طرف زیادہ توجہ پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔) فرمایا کہ ''خدا تعالیٰ پر ایمان رکھنے والا گناہ پر قادر نہیں ہو سکتا۔'' (یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک طرف خدا پر ایمان ہے دوسری طرف گناہ کر رہا ہو) ''کیونکہ یہ ایمان اس کی نفسانی قوتوں اور گناہ کے اعضاء کو کاٹ دیتا ہے۔ دیکھو اگر کسی کی آنکھیں نکال دی جائیں تو وہ آنکھوں سے بدنظری کیونکر کر سکتا ہے اور آنکھوں کا گناہ کیسے کرے گا اور اگر ایسا ہی ہاتھ کاٹ دیئے جائیں پھر وہ گناہ جو اُن اعضاء سے متعلق ہیں کیسے کر سکتا ہے؟ ٹھیک اسی طرح پر جب ایک انسان نفسِ مطمئنّہ کی حالت میں ہوتا ہے تو نفسِ مطمئنّہ اسے اندھا کر دیتا ہے اور اس کی آنکھوں میں گناہ کی قوت نہیں رہتی۔ وہ دیکھتا ہے پر نہیں دیکھتا۔'' (بدنظری سے نہیں دیکھتا۔ اگر کوئی چیز دیکھتا بھی ہے تو برائی کی نظر سے کسی چیز کو نہیں دیکھتا۔ فرمایا ''کیونکہ آنکھوں کے گناہ کی نظر سلب ہو جاتی ہے۔'' (یعنی وہ جو حرص اور گندگی کی نظر ہے، حرص کی نظر ہے یا کسی چیز کو دیکھنے کے بعد گندی نظر ہے یا ناجائز خواہشات کی نظر ہے وہ ختم ہو جاتی ہے۔) فرمایا ''وہ کان رکھتا ہے مگر بہرا ہوتا ہے اور وہ باتیں جو گناہ کی ہیں نہیں سن سکتا۔ اسی طرح پر اس کی تمام نفسانی اور شہوانی قوتیں اور اندرونی اعضاء کاٹ دیئے جاتے ہیں۔ اس کی ساری طاقتوں پر جن سے گناہ صادر ہو سکتا تھا ایک موت واقع ہو جاتی ہے اور وہ بالکل ایک میّت کی طرح ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ ہی کی مرضی کے تابع ہوتا ہے وہ اس کے سوا ایک قدم نہیں اٹھا سکتا۔'' فرمایا کہ ''یہ وہ حالت ہوتی ہے جب خدا تعالیٰ پر سچا ایمان ہو۔'' (یہ ساری حالتیں اس وقت پیدا ہوں گی جب اللہ تعالیٰ پر سچا ایمان ہو) ''اور جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کامل اطمینان اسے دیا جاتا ہے'' فرمایا کہ ''یہی وہ مقام ہے جو انسان کا اصل مقصود ہونا چاہئے۔'' (یہ ٹارگٹ ہے ہمارا۔ یہ ہمیں اپنے سامنے رکھنا چاہئے کہ ہر قسم کی گندگی کو اپنے ذہنوں سے، اپنے دماغوں سے، اپنی آنکھوں سے، اپنے کانوں سے نکالنا بھی ہے اور سننے سے بچنا بھی ہے۔) فرمایا ''اور ہماری جماعت کو اس کی ضرورت ہے اور اطمینانِ کامل کے حاصل کرنے کے واسطے ایمانِ کامل کی ضرورت ہے۔'' فرمایا کہ ''پس ہماری جماعت کا پہلا فرض یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر سچا ایمان حاصل کریں''۔

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 245-244۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

یہ ہے وہ ٹارگٹ جو آپ نے ہمیں دیا کہ سچا ایمان حاصل ہو گا تو نیک اعمال بھی صادر ہوں گے اور تبھی فَاسۡتَبِقُوا الۡخَیۡرٰتِ کے گروہ میں ہم شامل ہوں گے اور تبھی خَیۡرُ الۡبَرِیَّۃِ میں ہمارا شمار ہو گا۔ پھر نیکی کے پہلوؤں کی وضاحت کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ:

''انسان کے لئے دو باتیں ضروری ہیں۔ بدی سے بچے اور نیکی کی طرف دوڑے۔ اور نیکی کے دو

پہلو ہوتے ہیں۔ ایک ترکِ شر۔ دوسرا افاضۂ خیر‘‘۔ (شر کو چھوڑنا ٹھیک ہے ایک نیکی ہے یہ ایک پہلو ہے اور دوسرا پہلو ہے نیکی کرنا۔) فرمایا کہ ’’ترکِ شر سے انسان کامل نہیں بن سکتا۔‘‘ (جب صرف ترک شر کرنا ہے تو یہ کامل نہیں ہے اس ایمان میں ابھی کمزوری ہے) ’’جب تک اس کے ساتھ افاضۂ خیر نہ ہو۔ یعنی دوسروں کو نفع بھی پہنچائے‘‘۔ نیکی کرے۔ دوسروں کو نفع پہنچائے تب کامل ایمان ہوتا ہے۔ فرمایا ’’اس سے پتا لگتا ہے کہ کس قدر تبدیلی کی ہے اور یہ مدارج تب حاصل ہوتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی صفات پر ایمان ہو اور ان کا علم ہو۔ جب تک یہ بات نہ ہو انسان بدیوں سے بھی بچ نہیں سکتا‘‘ (اور اللہ تعالیٰ کی صفات کا پتا کرنے کے لئے انسان کو ہمیشہ قرآن کریم کو بھی پڑھتے رہنا چاہئے۔ اس کے احکامات کو پڑھتے رہنا چاہئے۔) فرمایا کہ ’’دوسروں کو نفع پہنچانا تو بڑی بات ہے۔ بادشاہوں کے رعب اور تعزیرات ہند سے بھی تو ایک حد تک (لوگ) ڈرتے ہیں اور بہت سے لوگ ہیں جو قانون کی خلاف ورزی نہیں کرتے۔ پھر کیوں اَحکم الحاکمین کے قوانین کی خلاف ورزی میں دلیری پیدا ہوتی ہے؟ کیا اس کی کوئی اور وجہ ہے بجز اس کے کہ اُس پر ایمان نہیں ہے؟‘‘ (ایمان میں کمزوری ہے اس لئے ورنہ تو حکومتوں کے قانون سے کیوں ڈرتے ہو۔) فرمایا ’’یہی ایک باعث ہے‘‘۔ جو برائیاں سرزد ہوتی ہیں، جو نیکیاں نہیں ہوتیں۔ پس جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے کہ یہ کمزوریاں اس وقت ہوتی ہیں جب ایمان میں کمزوری ہو۔ انسان اللہ تعالیٰ کو علیم خبیر اور عالم الغیب اعتقادی طور پر تو سمجھتا ہے لیکن عملاً اس کی نفی ہو رہی ہوتی ہے اور اسی لئے بہت سی برائیاں انسان کر جاتا ہے اور بہت ساری نیکیوں کی اس کو ایمان نہ ہونے کی وجہ سے توفیق نہیں ملتی۔ پھر اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان کے بعد بدنی بدیوں سے بچنے کے ذریعہ کی بھی وضاحت کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ ’’الغرض بدیوں سے بچنے کا مرحلہ تب طے ہوتا ہے جب خدا پر ایمان ہو۔ پھر دوسرا مرحلہ یہ ہونا چاہئے کہ اُن راہوں کی تلاش کرے جو خدا تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں نے اختیار کیں‘‘۔ (پہلے اللہ تعالیٰ پر ایمان اور پھر ان راستوں کی تلاش، ان نیکیوں کی تلاش جو اللہ تعالیٰ کے نیک بندے، انبیاء صلحاء جو کرتے ہیں ان کو اختیار کرو۔) ’’وہ ایک ہی راہ ہے جس پر جس قدر راستباز اور برگزیدہ انسان دنیا میں چل کر خدا تعالیٰ کے فیض سے فیضیاب ہوئے۔ اس راہ کا پتا یوں لگتا ہے کہ انسان معلوم کرے کہ خدا تعالیٰ نے ان کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟‘‘ فرمایا کہ ’’پہلا مرحلہ بدیوں سے بچنے کا تو خدا تعالیٰ کی جلالی صفات کی تجلّی سے حاصل ہوتا ہے کہ وہ بدکاروں کا دشمن ہے۔‘‘ اپنے قریبیوں کے دشمنوں کو ختم کرتا ہے اور فرمایا کہ ’’اور دوسرا مرتبہ خدا تعالیٰ کی جمالی تجلّی سے ملتا ہے اور آخر یہی ہے کہ جب تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے قوت اور طاقت نہ ملے جس کو اسلامی اصطلاح کے موافق روح القدس کہتے ہیں کچھ بھی نہیں ہوتا ہے۔ یہ ایک قوت ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہے۔ اس کے نزول کے ساتھ ہی دل میں ایک سکینت آتی ہے اور طبیعت میں نیکی کے ساتھ ایک محبت اور پیار پیدا ہو جاتا ہے۔‘‘ (اللہ تعالیٰ کی جمالی تجلی ہوتی ہے تو ایک تو نیکی کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔ بدی کی طرف توجہ ہی نہیں ہوتی اور پھر ایک سکینت دل میں پیدا ہوتی ہے۔ یہ ہے نیک لوگوں کا عمل جو ہمارے سامنے نمونہ ہے جس کو آپ نے کہا ہے اس کو دیکھو۔ انبیاء کے نمونے کو دیکھو۔) فرمایا کہ ’’جس نیکی کو دوسرے لوگ بڑی مشقت اور بوجھ سمجھ کر کرتے ہیں یہ ایک لذّت اور سرور کے ساتھ اس کو کرنے کی طرف دوڑتا ہے‘‘۔ (یعنی جو اللہ تعالیٰ کا پیارا ہے۔) ’’جیسے لذیذ چیز بچہ بھی شوق سے کھا لیتا ہے اسی طرح جب خدا تعالیٰ سے تعلق ہو جاتا ہے اور اس کی پاک روح اس پر اترتی ہے پھر نیکیاں ایک لذیذ اور خوشبودار شربت کی طرح ہوتی ہیں۔ وہ خوبصورتی جو نیکیوں کے اندر موجود ہے اس کو نظر آنے لگتی ہے اور بے اختیار ہو ہو کر ان کی طرف دوڑتا ہے۔ بدی کے تصور سے بھی اس کی روح کانپ جاتی ہے‘‘ فرمایا کہ ’’یہ امور اس قسم کے ہیں کہ ہم ان کو الفاظ کے پیرایہ میں پورے طور سے ادا نہیں کر سکتے‘‘۔ (ایک عجیب دل کی کیفیت ہوتی ہے دل کا سرور ہوتا ہے جن کو الفاظ کا جامہ پہنانا بہت مشکل ہے۔) فرمایا کہ ’’کیونکہ یہ قلب کی حالتیں ہوتی ہیں‘‘ (یہ دل ہی محسوس کر سکتا ہے۔) ’’محسوس کرنے سے ہی ان کا ٹھیک پتا لگتا ہے۔ اس وقت تازہ بتازہ انوار اس کو ملتے ہیں۔ انسان صرف اس بات پر ہی ناز نہ کرے اور اپنی ترقی کی انتہا اسی کو نہ سمجھ لے کہ کبھی کبھی اس کے اندر رقّت پیدا ہو جاتی ہے۔‘‘ (یہ کوئی بات نہیں کہ نماز میں کبھی کبھی رو لئے۔ رقّت پیدا ہو گئی۔ دل نرم ہو گیا۔ اسی کو اپنی ترقی کی انتہا نہ سمجھو۔ فرمایا کہ ’’یہ رقّت عارضی ہوتی ہے۔‘‘ (یہ رقّت پیدا ہونے کی مثال آپ دیتے ہیں کہ) ’’انسان اکثر دفعہ ناول پڑھتا ہے اور اس کے درد انگیز حصے پر پہنچ کر بے اختیار رو پڑتا ہے۔‘‘ (بہت سارے لوگ ہیں جو ناول پڑھ رہے ہوتے ہیں اور رونے لگ جاتے ہیں۔ اس میں بعض ایسی کہانیاں آ جاتی ہیں قصے واقعات آ جاتے ہیں۔) فرمایا کہ ’’حالانکہ وہ صاف جانتا ہے کہ یہ ایک جھوٹی اور فرضی کہانی ہے‘‘ (لیکن اس کے باوجود وہ پڑھتا ہے۔) ’’پس اگر محض رو پڑنا یا رقّت کا پیدا ہو جانا ہی حقیقی سرور اور لذّت کی جڑ ہوتی ہے تو آج یورپ سے بڑھ کر کوئی بھی روحانی لذت حاصل کرنے والا نہ ہوتا‘‘ (کیونکہ یہاں تو ذرا ذرا سی بات پر جذباتی ہو کر رونے لگ جاتے ہیں۔) فرمایا ’’کیونکہ ہزارہا ناول شائع ہوتے اور لاکھوں کروڑوں انسان پڑھ کر روتے ہیں۔‘‘ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 238 تا 240۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) کہانیاں پڑھ کے روتے ہیں۔ ڈرامے دیکھ کے رونے لگ جاتے ہیں۔ بعض ویسے ہی اپنے اور دوسرے کے واقعات بیان کر رہے ہوتے ہیں اور بڑے جذباتی ہو جاتے ہیں تو یہ کوئی روحانیت کی ترقی نہیں ہے۔ روحانیت کی ترقی تبھی ہے جب بدیوں سے پورے طور پر انسان بچے اور نیکیوں کو مکمل طور پر اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اختیار کرے۔

پھر نیکیوں کے حصوں کی وضاحت آپ نے فرمائی۔ پہلے دو پہلو تھے شر کو چھوڑنا اور نیکی کرنا اب اس کے دو حصے بیان فرمائے۔ فرمایا کہ ’’انسان جس قدر نیکیاں کرتا ہے اس کے دو حصے ہوتے ہیں۔ ایک فرائض۔ دوسرے نوافل۔‘‘ (دو حصے ہیں نیکی کے۔ ایک فرض نیکی ہے۔ ایک نفل نیکی ہے۔) ’’فرائض یعنی جو انسان پر فرض کیا گیا ہو جیسے قرضہ کا اتارنا‘‘۔ (فرمایا کسی سے قرض لیا تو قرضے کا اتارنا یہ انسان کا فرض ہے) یا نیکی کے مقابل نیکی‘‘ (کرنا یہ تو فرض ہے) ’’ان فرائض کے علاوہ ہر ایک نیکی کے ساتھ نوافل ہوتے ہیں۔‘‘ (جو زائد ہو وہ نیکی ہے) ’’یعنی ایسی نیکی جو اس کے حق سے فاضل ہو۔ جیسے احسان کے مقابل احسان کے علاوہ اَور احسان کرنا۔ یہ نوافل ہیں‘‘۔ (کسی نے احسان کیا اس کے احسان کا بدلہ اتارا بلکہ اس سے بڑھ کر اتارا تو یہ نفل ہو جائے گا) ’’یہ بطور مکملات اور متمّمات فرائض کے ہیں۔‘‘ (ان سے فرائض مکمل ہوتے ہیں اور اپنی تکمیل کو پہنچتے ہیں۔) حدیث بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ ’’اولیاء اللہ کے دینی فرائض کی تکمیل نوافل سے ہو رہتی ہے۔ (آپ نے حدیث بیان فرمائی تھی اس کی تفسیر فرما رہے ہیں کہ اولیاء اللہ جو ہیں ان کے دینی فرائض کی تکمیل نوافل سے ہوتی رہتی ہے۔) ’’مثلاً زکوۃ کے علاوہ وہ اَور صدقات دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسوں کا ولی ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کی دوستی یہاں تک ہوتی ہے کہ مَیں اس کے ہاتھ پاؤں وغیرہ (یہ حدیث میں آیا ہے کہ میں ان کے ہاتھ پاؤں وغیرہ) حتی کہ اس کی زبان ہو جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے۔‘‘

(ماخوذ از ملفوظات جلد 1 صفحہ 14-13۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

جب انسان ایمان میں بڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ پر یقین میں بڑھتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے نیک اعمال بجا لاتا ہے تو اللہ تعالیٰ مزید نیکیوں کی بھی توفیق دیتا ہے اور نوازتا ہے۔ چنانچہ اس بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ:

’’اسلام کے لئے خدا تعالیٰ کا قانون قدرت ہے کہ ایک نیکی سے دوسری نیکی پیدا ہو جاتی ہے۔‘‘ فرمایا کہ ’’مجھے یاد آیا تذکرۃ الاولیاء میں مَیں نے پڑھا تھا کہ ایک آتش پرست بڈھا نوّے برس کی عمر کا تھا۔ اتفاقاً بارش کی جھڑی جو لگ گئی تو وہ اس جھڑی میں کوٹھے پر (چڑھ کے) چڑیوں کے لئے دانے ڈال رہا تھا۔‘‘ (مسلسل کئی دن بارش ہوتی رہی۔ وہ اپنی چھت پہ چڑھ گیا اور وہاں جا کے چڑیوں کو، پرندوں کو دانے ڈال رہا تھا۔ ’’کسی بزرگ نے‘‘ (قریب کوئی ہمسائے میں کوئی مسلمان بزرگ تھا اس نے) ’’پاس سے کہا کہ ارے بڈھے تُو کیا کرتا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ بھائی چھ سات روز متواتر بارش ہوتی رہی ہے۔ چڑیوں کو دانہ ڈالتا ہوں۔ اس (بزرگ) نے کہا کہ تُو عبث حرکت کرتا ہے‘‘ (فضول۔ اس کا تو تمہیں کوئی فائدہ نہیں۔) ’’تُو کافر ہے۔ تجھے اجر کہاں؟‘‘۔ (تجھے اس کا کیا اجر ملے گا۔ تجھے کیا ثواب ملنا ہے۔ تم تو کافر ہو۔) ’’بوڑھے نے جواب دیا مجھے اس کا اجر ضرور ملے گا۔‘‘ (اسے اللہ تعالیٰ کی ذات پر تو یقین تھا۔ بہرحال اس کی ایک نیک فطرت تھی۔ دل کی آواز تھی۔ اس نے کہا مجھے اجر ملے گا۔ وہ ’’بزرگ صاحب فرماتے ہیں کہ مَیں حج کو گیا تو دُور سے کیا دیکھتا ہوں کہ وہی بڈھا طواف کر رہا ہے‘‘ (وہی چڑیوں کو دانہ ڈالنے والا جو آتش پرست تھا وہ حج پہ خانہ کعبہ کا طواف کر رہا ہے۔) ’’اس کو دیکھ کر مجھے تعجب ہوا اور جب میں آگے بڑھا تو پہلے وہی بولا۔‘‘ (میں اس سے کوئی سوال کرتا پہلے وہ بولا کہ) ’’کیا میرا دانہ ڈالنا ضائع گیا یا اُن کا عوض ملا؟‘‘ آج مسلمان ہو کے جو مَیں حج کر رہا ہوں یہ اجر اللہ تعالیٰ نے مجھے ان پرندوں کو دانہ ڈالنے کا دیا۔ تو اللہ تعالیٰ اس طرح نوازتا ہے۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ ’’اب خیال کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک کافر کی نیکی کا اجر بھی ضائع نہیں کیا تو کیا مسلمان کی نیکی کا اجر ضائع کر دے گا؟‘‘ فرماتے ہیں کہ ’’مجھے ایک صحابی کا ذکر یاد آیا کہ اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَیں نے اپنے کفر کے زمانے میں بہت سے صدقات کئے ہیں۔ کیا اُن کا اجر مجھے ملے گا؟‘‘ (جب میں کافر تھا بڑے صدقات کیا کرتا تھا۔ نیکیاں کرنے کی کوشش کرتا تھا مجھے اجر ملے گا۔) ’’آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ وہی صدقات تو تیرے اسلام کا موجب ہو گئے ہیں۔‘‘ ان صدقات کا ہی بدلہ تجھے ملا ہے جو تو آج مسلمان ہو گیا۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 1 صفحہ 75-74۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ جائز چیزوں کو بھی حد اعتدال کے اندر رکھنا چاہئے اور یہی نیکی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’نیکی کی جڑ یہ بھی ہے کہ دنیا کی لذّات اور شہوات جو کہ جائز ہیں ان کو بھی حدِّ اعتدال سے زیادہ نہ لے جیسا کہ کھانا پینا اللہ تعالیٰ نے حرام تو نہیں کیا مگر اب اسی کھانے پینے کو ایک شخص نے رات دن کا شغل بنا لیا ہے اس کا نام دین پر بڑھتا ہے ورنہ یہ لذّات دنیا کی اس واسطے ہیں کہ اس کے ذریعہ نفس کا

گھوڑا جو کہ دنیا کی راہ میں ہے کمزور نہ ہو۔‘‘(اللہ تعالیٰ نے کھانے پینے میں لذّات دی ہیں لیکن اس لئے کہ ان سے انسان میں طاقت پیدا ہو اور انسان اللہ تعالیٰ کے جو فرائض ہیں وہ بھی ادا کر سکے۔ کھاتے ہوئے یہ بھی نظریہ ہونا چاہئے کہ صحت کمزور نہ ہو۔ فرمایا کہ ’’اس کی مثال ایسے ہی ہے جیسے کہ یکّہ والے جب لمبا سفر کرتے ہیں تو سات یا آٹھ کوس کے بعد وہ گھوڑے کی کمزوری کو محسوس کر کے اسے دَم دلا دیتے ہیں‘‘ (ٹھہر جاتے ہیں) ’’اور نہاری وغیرہ کھلاتے ہیں تا کہ اس کی پچھلی تھکان دور ہو جاوے تو‘‘ (فرمایا کہ) ’’انبیاء نے جو حظ دنیا کا لیا ہے وہ اسی طرح ہے۔‘‘ (انبیاء بھی کھاتے پیتے ہیں۔ جو دنیاوی چیزیں ہیں اس سے ان کو بھی حظ ملتا ہے۔ سکون ملتا ہے۔ شادی بیاہ ہے۔ اولاد ہے۔ کھانا پینا ہے دنیاوی چیزیں ہیں۔ یہ سب چیزیں انبیاء بھی ان کا استعمال کرتے ہیں۔ فرمایا کہ انہوں نے جو حظ دنیا کا لیا ہے وہ اسی طرح کا ہے) ’’کیونکہ ایک بڑا کام دنیا کی اصلاح کا ان کے سپرد تھا۔ اگر خدا کا فضل ان کی دستگیری نہ کرتا تو ہلاک ہو جاتے۔‘‘ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 375-374۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) (تو جس طرح ایک گھوڑے والا، ٹانگے والا اپنے گھوڑے کو تازہ دم رکھنے کے لئے کھلاتا پلاتا ہے اسی طرح جو انبیاء ہیں وہ اگر کھاتے پیتے ہیں یا اچھی چیزیں استعمال کرتے ہیں تو صرف اس لئے کہ دنیا کی اصلاح کی طرف توجہ ہو۔

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کسی نے اعتراض کیا اور حضرت خلیفہ اوّل سے کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پلاؤ بھی کھا لیتے ہیں؟ اعتراض کرنے والے نے کہا سنا ہے مرزا صاحب پلاؤ کھاتے ہیں؟ حضرت خلیفہ اوّل نے کہا کہ میں نے تو کہیں نہیں پڑھا، نہ قرآن میں نہ حدیث میں کہ اچھا کھانا کھانا نبیوں کو جائز نہیں۔ (ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ (غیر مطبوعہ) جلد 5 صفحہ 48 روایات حضرت نظام الدین صاحب ٹیلرؓ)۔ کھاتے ہیں تو کیا ہو گیا۔ تو اس قسم کے بھی لوگوں کے اعتراض ہوتے رہتے ہیں۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ صرف کڑوے کھانے کھانا ہی بڑی بزرگی ہے۔ حالانکہ یہ غلط ہے۔ اسی سنّت پہ ہمیں چلنا چاہئے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے پیش فرمائی۔ آپ نے ایک صحابی کو فرمایا تھا میں اچھا کھانا بھی کھاتا ہوں۔ میں اچھے کپڑے بھی پہنتا ہوں۔ میں نے شادیاں بھی کی ہیں۔ میری اولاد بھی ہے۔ میں سوتا بھی ہوں۔ میں عبادت بھی کرتا ہوں۔ پس یہ میری سنت ہے جس پر تمہیں چلنا چاہئے۔ (تفسیر الدرالمنثو رجلد 3 صفحہ 131 تفسیر سورۃ المائدۃ 78 تا 88 مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت 2001ء)

بہرحال آگے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’انبیاء کا یہ دستور نہ تھا کہ اس میں ہی منہمک ہو جاتے۔‘‘ (یعنی دنیاوی چیزوں میں منہمک نہیں ہوتے۔) ’’انہماک بیشک ایک زہر ہے۔ ایک بدقماش آدمی جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے اور جو چاہتا ہے کھاتا ہے۔ اسی طرح اگر ایک صالح بھی کرے تو خدا کی راہیں اس پر نہیں کھلتیں۔‘‘ (ایک بدقماش آدمی تو دنیاوی نظر سے کھاتا پیتا اور وہ دنیاداری کے سب کام کر رہا ہوتا ہے لیکن ایک صالح آدمی نہیں۔ اگر وہ اس طرح کرے گا تو پھر خدا کی راہیں اس پہ نہیں کھلیں گی۔) فرمایا کہ ’’جو خدا کے لئے قدم اٹھاتا ہے خدا کو ضرور اس کا پاس ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی (المائدۃ:9)‘‘ فرمایا کہ ’’تنعّم اور کھانے پینے میں بھی اعتدال کرنے کا نام تقویٰ ہے۔ صرف یہی گناہ نہیں ہے کہ انسان زنا نہ کرے۔ چوری نہ کرے۔ بلکہ جائز امور میں حدِ اعتدال سے نہ بڑھے۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 375۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

جو جائز چیزیں ہیں ان میں اعتدال رکھنا یہ بھی تقویٰ ہے اور یہ بھی نیکی ہے۔ اپنی تعلیم کے اس حصہ کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ حُکّام کے ساتھ نیکی کیا ہے؟ اور عام تعلقات اور جو عزیزوں سے تعلقات ہیں اس میں نیکی کیا ہے؟ آپ فرماتے ہیں کہ ’’ہماری تعلیم تو یہ ہے کہ سب سے نیک سلوک کرو۔ حُکّام کی سچی اطاعت کرنی چاہئے کیونکہ وہ حفاظت کرتے ہیں۔‘‘ (حکومت اور گورنمنٹ کی بھی اطاعت کرنی چاہئے کیونکہ وہ اپنے شہریوں کے صحیح طرح فرائض ادا کر رہے ہیں۔) فرمایا کہ ’’جان اور مال ان کے ذریعہ امن میں ہیں اور برادری کے ساتھ بھی نیک سلوک اور برتاؤ کرنا چاہئے کیونکہ برادری کے بھی حقوق ہیں۔‘‘ فرمایا ’’البتہ جو متقی نہیں اور بدعات و شرک میں گرفتار ہیں اور ہمارے مخالف ہیں ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔‘‘ (نیک برتاؤ کرنا ہے کرو۔ لیکن نیکی کا یہ مطلب نہیں کہ جو ہمارے مخالف ہیں اور ہمارے پہ فتوے لگانے والے ہیں، بدعات میں گرفتار ہیں ان کے پیچھے نمازیں پڑھنے لگ جاؤ۔ وہ نہیں پڑھنیں۔) فرمایا کہ ’’تاہم ان سے نیک سلوک کرنا ضرور چاہئے۔‘‘ (لیکن نیک سلوک ان سے بہرحال کرنا ہے۔ جتنے مرضی ہمارے مخالف ہوں۔) فرمایا کہ ’’ہمارا اصول تو یہ ہے کہ ہر ایک سے نیکی کرو۔ جو دنیا میں کسی سے نیکی نہیں کر سکتا وہ آخرت میں کیا اجر لے گا۔ اس لئے سب کے لئے نیک اندیش ہونا چاہئے۔ ہاں مذہبی امور میں اپنے آپ کو بچانا چاہئے۔ جس طرح پر طبیب ہر مریض کی خواہ ہندو ہو یا عیسائی یا کوئی ہو سب کی تشخیص اور علاج کرتا ہے۔ اسی طرح پر نیکی کرنے میں عام اصولوں کو مدّنظر رکھنا چاہئے۔‘‘ فرمایا ’’اگر کوئی یہ کہے کہ پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں کفّار کو قتل کیا گیا تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہ لوگ اپنی شرارتوں اور ایذارسانیوں سے بسبب بلاوجہ قتل کرنے مسلمانوں کے مجرم ہو چکے تھے۔‘‘ (مسلمانوں کو قتل کرتے تھے۔ ان پر ظلم کرتے تھے۔ ان کی سزا کے طور پر ان کو سزا دی گئی) ’’ان کو جو سزا ملی مجرم ہونے کی حیثیت سے تھی۔ (اس لئے نہیں تھی کہ انہوں نے انکار کیا۔) ’’محض انکار اگر سادگی سے ہو اور اس کے ساتھ شرارت اور ایذارسانی نہ ہو تو وہ اس دنیا میں عذاب کا موجب نہیں ہوتا۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 320-319۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

نیکی کے دائرے کو کس قدر وسیع کرنا چاہئے؟ اس بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ: ’’یاد رکھو ہمدردی کا دائرہ میرے نزدیک بہت وسیع ہے۔ کسی قوم اور فرد کو الگ نہ کرے۔ میں آجکل کے جاہلوں کی طرح یہ نہیں کہنا چاہتا کہ تم اپنی ہمدردی کو صرف مسلمانوں سے ہی مخصوص کرو۔ نہیں۔ مَیں کہتا ہوں کہ تم خدا تعالیٰ کی ساری مخلوق سے ہمدردی کرو۔ خواہ وہ کوئی ہو۔ ہندو ہو یا مسلمان یا کوئی اور۔ مَیں کبھی ایسے لوگوں کی باتیں پسند نہیں کرتا جو ہمدردی کو صرف اپنی ہی قوم سے مخصوص کرنا چاہتے ہیں۔ ان میں بعض اس قسم کے خیالات بھی رکھتے ہیں کہ اگر ایک شِیرے کے مٹکے میں ہاتھ ڈالا جاوے اور پھر اس کو تِلوں میں ڈال کر تِل لگائے جاویں تو جس قدر تِل اس کو لگ جاویں اس قدر دھوکہ اور فریب دوسرے لوگوں کو دے سکتے ہیں۔‘‘ (یہ بعض غیر احمدیوں کے نظریے ہیں کہ شیرا یا شہد کوئی میٹھی چیز لیں۔ ہاتھ ڈالو باہر نکالو باہر نکال کے تلوں کے ڈھیر میں ہاتھ ڈالو اور جتنے تل ہاتھ کے ساتھ لگ جائیں اتنا تم دھوکہ دے سکتے ہو۔ اتنا دھوکہ دینا جائز ہے۔ اتنے لوگوں کے حقوق غصب کرنا جائز ہیں۔ فرمایا کہ یہ سب چیزیں انتہائی گناہ ہیں۔ یہ بالکل جائز نہیں۔ فرمایا کہ) ’’ان کی ایسی بیہودہ اور خیالی باتوں نے بہت بڑا نقصان پہنچایا ہے اور ان کو قریباً وحشی اور درندہ بنا دیا ہے۔‘‘ (یہی آجکل مسلمانوں کی حالت ہے۔) ’’مگر مَیں تمہیں بار بار یہی نصیحت کرتا ہوں کہ تم ہرگز ہرگز اپنی ہمدردی کے دائرے کو محدود نہ کرو اور ہمدردی کے لئے اُس تعلیم کی پیروی کرو جو اللہ تعالیٰ نے دی ہے۔ یعنی اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى (النحل:91) یعنی اوّل نیکی کرنے میں تم عدل کو ملحوظ رکھو۔ جو شخص تم سے نیکی کرے تم بھی اس کے ساتھ نیکی کرو۔ اور پھر دوسرا درجہ یہ ہے کہ تم اس سے بھی بڑھ کر اس سے سلوک کرو۔ یہ احسان ہے۔ احسان کا درجہ اگرچہ عدل سے بڑھا ہوا ہے اور یہ بڑی بھاری نیکی ہے لیکن کبھی نہ کبھی ممکن ہے احسان والا اپنا احسان جتلاوے۔ مگر ان سب سے بڑھ کر ایک درجہ ہے کہ انسان ایسے طور پر نیکی کرے جو محبتِ ذاتی کے رنگ میں ہو جس میں احسان نمائی کا بھی کوئی حصہ نہیں ہوتا ہے۔ جیسے ماں اپنے بچّہ کی پرورش کرتی ہے۔ وہ اس پرورش میں کسی اجر اور صلہ کی خواستگار نہیں ہوتی بلکہ ایک طبعی جوش ہوتا ہے جو بچے کے لئے اپنے سارے سکھ اور آرام قربان کر دیتی ہے۔ یہاں تک کہ اگر کوئی بادشاہ کسی ماں کو حکم دے دے کہ تُو اپنے بچّہ کو دودھ مت پلا اور اگر ایسا کرنے سے بچہ ضائع بھی ہو جاوے تو اس کو کوئی سزا نہیں ہو گی۔ تو کیا ماں ایسا حکم سن کر خوش ہو گی؟ اور اس کی تعمیل کرے گی؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ وہ تو اپنے دل میں ایسے بادشاہ کو کوسے گی کہ کیوں اس نے ایسا حکم دیا۔ پس اس طریق پر نیکی ہو کہ اسے طبعی مرتبہ تک پہنچایا جاوے کیونکہ جب کوئی شئے ترقی کرتے کرتے اپنے طبعی کمال تک پہنچ جاتی ہے اُس وقت وہ کامل ہوتی ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 283-282۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس نیکیاں ایسی ہوں کہ دل سے ہر وقت نیکیوں کا خیال آتا رہے۔ آپ نے فرمایا کہ ’’طبعی جوش سے نوعِ انسان کی ہمدردی کا نام ایتاءِ ذی القربیٰ ہے اور اس ترتیب سے خدا تعالیٰ کا یہ منشاء ہے کہ اگر تم پورا نیک بننا چاہتے ہو تو اپنی نیکی کو ایتاءِ ذی القربیٰ۔ یعنی طبعی درجہ تک پہنچاؤ۔ جب تک کوئی شئے ترقی کرتی کرتی اپنے اس طبعی مرکز تک نہیں پہنچتی تب تک وہ کمال کا درجہ حاصل نہیں کرتی۔‘‘

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 283 حاشیہ۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

فرمایا کہ ’’یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ نیکی کو بہت پسند کرتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اس کی مخلوق سے ہمدردی کی جاوے۔ اگر وہ بدی کو پسند کرتا تو بدی کی تاکید کرتا مگر اللہ تعالیٰ کی شان اس سے پاک ہے۔ (سبحانہٗ تعالیٰ شانہٗ۔)‘‘ (ملفوظات جلد 7 صفحہ 284۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ نیکیوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر بجا لانے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ نے فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ کا جو مطمح نظر، جو ٹارگٹ ہمارے لئے مقرر فرمایا ہے اسے ہم حاصل کرنے والے ہوں۔

نماز کے بعد مَیں چند جنازے غائب پڑھاؤں گا۔ پہلا جنازہ جو ہے وہ مکرم حامد مقصود عاطف

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

صاحب مربی سلسلہ ابن مکرم محترم پروفیسر مسعود احمد عاطف صاحب کا ہے جو 22/اکتوبر کو گردے فیل ہونے کی وجہ سے طاہر ہارٹ ربوہ میں 48 سال کی عمر میں انتقال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت عبدالرحیم درد صاحب کے نواسے تھے۔ آپ کے والد پروفیسر مسعود احمد عاطف تھے جنہیں 1955ء سے لے کر 86ء تک تعلیم الاسلام کالج میں فزکس پڑھانے کا بھی موقع ملا۔ یہ مقصود عاطف صاحب مسعود عاطف صاحب کے بیٹے تھے۔ انہوں نے ابتدائی تعلیم تو ربوہ میں حاصل کی۔ پھر زندگی وقف کی جامعہ میں داخل ہوئے۔ 1991ء میں شاہد پاس کیا۔ پہلے تو ان کی خواہش تھی کہ فوج میں جائیں لیکن پھر ایک خواب کی بناء پر انہوں نے کالج چھوڑ کر جامعہ میں داخلہ لیا اور وہاں سے شاہد کی ڈگری حاصل کر کے مربی بن کے نکلے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے اور تینوں بچے ان کے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ چھوٹا بیٹا واصف حامد مدرسۃ الحفظ میں قرآن کریم حفظ کر رہا ہے۔

مقصود عاطف صاحب 1991ء میں جامعہ سے فارغ ہوئے۔ پھر پاکستان میں مختلف شہروں میں ان کی تقرری ہوئی۔ اس کے بعد فرنچ زبان سیکھنے کے لئے انہوں نے اسلام آباد میں نمل یونیورسٹی میں داخلہ لیا اور پھر مئی 1997ء میں آئیوری کوسٹ میں ان کو بطور مبلغ بھجوایا گیا۔ 2002ء تک آئیوری کوسٹ میں خدمت کی توفیق پائی۔ پھر 2016ء تک برکینا فاسو میں خدمت کی توفیق پائی اور پھر گردے کی تکلیف کی وجہ سے واپس پاکستان بلا لئے گئے۔ آپ کی اہلیہ کہتی ہیں کہ جب میں آئیوری کوسٹ گئی ہوں تو بڑی محنت سے مجھے فرنچ سکھائی تا کہ میرے روزمرہ کے معمولات اور لوگوں سے ڈیلنگ (dealing) آسان رہے اور لجنہ کی تربیت میں بھی ممد ثابت ہو۔ اکثر لکھنے والے ان کے ساتھیوں نے یہی لکھا ہے کہ بڑے ہنس مکھ تھے۔ بے تکلف تھے۔ ذہین بھی تھے۔ مزاح کی حس رکھنے والے تھے۔ بڑوں کا اور اپنے ساتھیوں کا ادب واحترام کرنے والے تھے۔ اطاعت اور فرمانبرداری کی روح ان میں بہت زیادہ تھی اور بے نفس انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے بچوں کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔ نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دوسرا جنازہ علی سعیدی موسیٰ صاحب سابق امیر جماعت تنزانیہ کا ہے جو 30/ستمبر کو 67 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ 1950ء کو چٹانڈی (Chitandi) تنزانیہ میں پیدا ہوئے تھے۔ پھر انہوں نے 1980ء میں دارالسلام یونیورسٹی میں داخلہ لیا۔ اکنامکس میں بی اے کی ڈگری حاصل کی۔ پھر 1980ء میں ایگریکلچرل اکنامکس کی ڈگری حاصل کی۔ مختلف حکومتی عہدوں پر فائز رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ان کو قرآن کریم کا یاؤ (Yao) زبان میں ترجمہ کرنے کا ارشاد فرمایا تھا لیکن اپنی حکومتی مصروفیات کی وجہ سے اور دیگر کاموں کی وجہ سے انہوں نے بڑی دیر لگا دی جس پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا کہ اس رفتار سے ترجمہ میں کم از کم تیس سال لگ جائیں گے اور بڑا فکر کا اظہار کیا۔ بہرحال یہ ارشاد سن کر علی سعیدی صاحب بڑے جذباتی ہوئے اور انہوں نے عہد کیا کہ میں جلدی قرآن کریم کا ترجمہ کروں گا۔ چنانچہ انہوں نے اپنے سارے کام چھوڑ کے ساری توجہ قرآن کریم کے ترجمہ پر دی اور پانچ سال میں یہ ترجمہ مکمل کر لیا۔ 2006ء میں تنزانیہ کی جماعت کا امیر مقرر کیا گیا اور برونڈی اور موزمبیق اور ملاوی کی جماعتیں بھی آپ کی نگرانی میں تھیں۔ ان کی امارت میں جماعت نے وہاں سیکنڈری سکول کا اجراء بھی کیا اور جماعت نے ایک بڑا رقبہ زمین کا بھی حاصل کیا۔ بڑے مخلص فدائی اور باوفا نیک انسان تھے۔ خلافت سے گہرا اور عقیدت کا تعلق تھا۔ اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ان کے درجات بلند فرمائے۔

اور تیسرا جنازہ مکرمہ نصرت بیگم صادقہ صاحبہ گرمولہ ورکاں حال ربوہ کا ہے جو 16 اور 17/اکتوبر کی درمیانی شب طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ مومن طاہر صاحب جو ہمارے عربی ڈیسک کے انچارج ہیں ان کی والدہ تھیں۔ ان کا سب سے نمایاں وصف توحید سے بے پناہ محبت اور شرک و بدعت سے شدید نفرت تھی۔ توکّل اور غرباء پروری، اپنی نیکی کو چھپانا، بڑی عاجزی انکساری والی طبیعت تھی۔ ان کے دادا حضرت میاں عطاء اللہ صاحب صحابی تھے اور مولانا برہان الدین صاحب کے ذریعہ سے انہوں نے قادیان آ کر بیعت کی تھی۔ قرآن کریم پڑھانے کا ان کو بہت شوق تھا۔ درست پڑھنے اور پڑھانے کا شوق تھا۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے تحریک فرمائی کہ بڑی عمر کی ناخواندہ خواتین کو بھی قرآن شریف سیکھنے کی کوشش کرنی چاہئے تو بعض ستّر ستّر سال کی اَن پڑھ عورتوں نے بھی ان سے قرآن کریم پڑھنا سیکھا بلکہ بعض نے ترجمہ بھی سیکھ لیا۔ غیر احمدی عورتیں اور بچیاں بھی آپ سے قرآن کریم پڑھتی تھیں۔ بہت سی بچیوں نے لجنہ کے نصاب کی کتابیں پڑھ کر آپ سے لکھنا پڑھنا بھی سیکھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کا ان کو بڑا شوق تھا۔ نظمیں بڑی یاد تھیں اور کلام محمود، دُرّ عدن اور دُرّ ثمین وغیرہ کے بہت سارے شعر یاد تھے۔ ان کے بیٹے لکھتے ہیں کہ محمود کی آمین والی نظم تو اکثر بڑے درد سے پڑھتی تھیں اور آنسوؤں کی جھڑی لگ جاتی تھی۔ اسی طرح بدعات کے خلاف انہوں نے اپنے گاؤں میں بڑا کام کیا۔ کمزور ایمان عورتیں جن کو ٹونے ٹوٹکوں کی بعض دفعہ عادت تھی یا کرواتی تھیں تو بڑا لمبا جہاد کر کے ان سے یہ عادت ہٹوائی اور ان کو صحیح مومنہ بننے کی طرف توجہ دلائی۔ نمازیں بڑے سوز سے پڑھتی تھیں۔ تلاوت قرآن کریم باقاعدہ کرنے والی اور موصیہ تھیں۔ مرحومہ کے چھ بیٹے تھے۔ ان کے چار بچے وقف ہیں۔ ایک تو مومن صاحب میں نے بتایا۔ باقی بچے بھی جماعت کی خدمت کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے۔ ان کی اولاد کو سب عزیزوں کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بقیہ: جلسہ سالانہ یوکے پر دنیا کے مختلف ممالک کے وفود کی آمد.....

از صفحہ 20

قطعہ زمین کا وِزٹ فرمایا تھا۔

راج سندھو صاحب نے بتایا کہ ہم اس لئے یوکے کے جلسہ میں شامل ہوئے ہیں تا کہ جائزہ لے سکیں کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ کس طرح کا ہوتا ہے۔ کیونکہ کینیڈا کی جماعت بریڈفورڈ میں اپنا جلسہ کرنا چاہتی ہے۔ مجھے جلسہ کے انتظامات اور Volunteers کے حوالہ سے بہت حیرت ہوئی کہ اتنے کم عرصہ میں اتنا بڑا جلسہ کیسے منعقد کیا گیا۔ مَیں کینیڈا میں بھی جماعت کے جلسہ سالانہ میں شامل ہوتا رہا ہوں لیکن وہ جلسہ تو بہت چھوٹا ہے۔ میری دعا ہے کہ جماعت احمدیہ کو کامیابیاں ملتی رہیں۔ حضورانور سے ملاقات کا بھی موقع ملا جس سے میں نے بہت فائدہ اُٹھایا ہے۔ مجھے امید ہے کہ ایک دن ہمیں اس طرح کے جلسے اپنے علاقہ بریڈفورڈ میں منعقد کرنے کا موقع ملے گا اور ان سے آپ کی جماعت فائدہ اُٹھائے گی اور اس علاقے کے شہری بھی فائدہ اُٹھائیں گے۔

☆ پِیس وِلیج (وان) کی کونسلر Marilyn Iafrate صاحبہ نے حضورانور کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ کی کمیونٹی کی عورتیں کمال کی عورتیں ہیں۔ بہت پڑھی لکھی، shining اور منظم ہیں۔

موصوفہ نے کہا:۔ مجھے جلسہ سالانہ میں شامل ہو کر بہت خوشی ہوئی۔ جلسہ سالانہ کے دونوں دن میرے لئے بہت معلوماتی تھے۔ میں نے جلسہ سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ مہمانوں کی تقاریر بہت اچھی تھیں۔ اور خاص طور پر امام جماعت احمدیہ کی تقاریر سُن کر ایک سکون ملتا ہے کہ سارے مسلمان ایسے نہیں ہیں جیسا کہ ہم ہر روز اخبارات میں دیکھتے ہیں۔ ان میں سے بہت سے ایسے بھی ہیں جو امن، محبت اور سلامتی کی تعلیم دیتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں۔ میں خلیفۃ المسیح کی بہت قدردان ہوں کہ انہوں نے ہمارے سامنے اسلام کی امن کی تعلیم کو واضح کیا۔

☆ ممبر آف پارلیمنٹ Ganett Genuis (گارنٹ جینوئس) نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

احمدیہ مسلم جماعت انسانیت کے حقوق کے لئے بہت کام کر رہی ہے۔ مَیں ان ممالک کو جیسے پاکستان اور الجزائر جہاں احمدیوں پر ظلم ڈھائے جا رہے ہیں، کو خاص طور پر توجہ دلاتا ہوں۔ مجھے جلسہ سالانہ سے بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا کہ ہم کس طرح انسانی حقوق بہتر طور پر ادا کر سکتے ہیں۔ یہاں مختلف پروگراموں میں شامل ہو کر اور لوگوں سے مل کر اب میں بحیثیت ممبر آف پارلیمنٹ زیادہ بہتر طور پر ان مسائل کے خلاف کھڑا ہو سکتا ہوں۔

کینیڈا کے وفد کی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات آٹھ بج کر 40 منٹ تک جاری رہی۔ بعدازاں وفد کے تمام ممبران نے باری باری حضورانور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

....

جمیکا کا وفد

اس کے بعد ملک جمیکا (Jamaica) سے آنے والے وفد نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ جمیکا سے آنے والے وفد میں صحافی اور جمیکا کے ایک مشہور شاعر اور ایک پروگرام کے میزبان Mutabaruka شامل تھے۔

☆ وفد میں شامل جرنلسٹ نے سوال کیا کہ اسلام پولیٹکل مذہب ہے یا نہیں؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔ اسلام ایک مکمل مذہب ہے جس میں ہر چیز کے متعلق رہنمائی ملتی ہے۔ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں آپ ﷺ ایک سٹیٹ کے سربراہ بھی بنے تھے لیکن آجکل کے زمانہ میں اس طرح نہیں ہے۔ آج کے دور میں مذہب الگ ہے اور ملکی سیاست الگ ہے۔

☆ وفد کے ایک ممبر نے کہا کہ مجھے یہ بات بہت عجیب لگی کہ مرد، عورتیں الگ الگ جگہوں پر ہیں۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

ہم عورتوں کو آزادی دیتے ہیں۔ وہ حقیقی طور پر آزاد ہو کر اپنے فنکشن آرگنائز کرتی ہیں۔ ریکارڈنگ اور ویڈیو بنانے کے لئے ان کی اپنی کیمرہ وومین ہیں۔ ان کی اپنی سیکیورٹی کی ٹیمیں ہیں۔ ہم اس طرح ان کو آزادی دیتے ہیں کہ وہ اپنی ہر چیز کی خود ذمہ دار ہوں اور ہماری عورتوں کو یہی طریقہ پسند ہے اور وہ اس میں بہت خوشی اور سکون محسوس کرتی ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

آپ نے سنا ہوگا کہ میں نے لجنہ کی تقریر میں کہا تھا کہ اسلام کہتا ہے کہ مردوں اور عورتوں کے کاموں میں تقسیم کار ہے، ایک division of labour ہے۔ دونوں کے علیحدہ علیحدہ فرائض اور ذمہ داریاں ہیں۔ عورتوں کے فرائض میں یہ شامل ہے کہ وہ اپنے بچوں کی تربیت کریں جبکہ مرد کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ گھر کے جملہ اخراجات پورے کرے۔ عورتیں بالکل الگ نہیں ہیں۔ ایک ہی نظام کے تابع ہیں۔ مَیں نے خود خواتین میں جا کر تقریر کی تھی۔

☆ ایک مہمان نے سوال کیا کہ جمیکا کے لئے آپ کا کیا پلان ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: صرف جمیکا کے لئے نہیں بلکہ ہمارا

پلان تو پوری دنیا کے لئے ہے کہ اسلام کا حقیقی پیغام اور اسلام کی پُرامن تعلیم ساری دنیا میں پھیلائیں اور یہی ہمارا مشن ہے۔

جمیکا کے وفد کی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات آٹھ بجکر پچاس منٹ تک جاری رہی۔ ملاقات کے آخر پر ممبران نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

....

بیلیز (Belize) کا وفد

بعدازاں ملک بیلیز (Belize) سے آنے والے وفد نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔

بیلیز سے چار افراد پر مشتمل وفد آیا تھا جس میں بیلیز کے دارالحکومت Belmopan کے میئر Khalid Belisle صاحب، ٹیلی ویژن سٹیشن FM کے صحافی اور ایک پروگرام کے میزبان Deborah Seoul صاحب شامل تھے۔

☆ جرنلسٹ نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں عرض کیا کہ ان کو جلسہ بہت پسند آیا ہے۔ جلسہ کے تمام انتظامات بہت عمدہ تھے۔ ہر جگہ میں نے امن وسکون ہی دیکھا۔ ہر تقریر میں امن کا پیغام ہی سنا۔

☆ میئر صاحب نے بھی جلسہ کے انتظامات کی تعریف کی اور کہا کہ مجھے قرآن کریم کے علاوہ کوئی کتاب بتائیں جو میں پڑھوں۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔ آپ 'اسلامی اصول کی فلاسفی' پڑھیں۔

☆ میئر 'خالد بلائل' (Khalid Belisle) نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا:

جلسہ سالانہ میں شمولیت بہت ہی عمدہ تجربہ تھا۔ مجھے ایسا لگ رہا تھا کہ جماعت کا ہر ایک شخص میری ہی خدمت میں لگا ہوا ہے۔ اس تجربہ سے میرے دل میں اسلام کو سیکھنے کے لئے بہت دلچسپی پیدا ہوئی۔ یہاں سے میں 'اُخوت اور بھائی چارہ' کا سبق اپنے ملک واپس لے کر جا رہا ہوں۔ یہ ایک ایسی چیز ہے جو مجھے بار بار ہر مختلف مقام پر نظر آئی ہے۔ کاش میں اس کو ایک بوتل میں بند کرکے اپنے ساتھ بیلیز لے جا سکتا تا کہ اپنے ہم وطنوں کے ساتھ بانٹتا۔

موصوف نے کہا: جلسہ کے انتظامات بہت ہی اعلیٰ پیمانہ کے تھے۔ جس طرح مجھے یہاں خوش آمدید کہا گیا۔ میں اسے ہمیشہ یاد رکھوں گا۔ میں آپ لوگوں کا ہمیشہ ممنون رہوں گا کہ آپ نے مجھے یہاں آنے کی دعوت دی۔

کہنے لگے کہ ایک دن میں مہمانوں کی مارکی میں اکیلا تھا تو چند خدام میرے پاس آگئے۔ مجھے معلوم تھا کہ یہ لوگ صرف اس لئے میرے پاس آئے ہیں کہ میں باہر سے آیا ہوں اور شاید میں اکیلا محسوس کر رہا ہوں گا۔ اس بات نے میرے دل پر بہت گہرا اثر کیا کہ یہاں کے نوجوانوں کو اس بات کا بھی احساس ہے کہ ہم نے اپنے مہمانوں کے ساتھ کیسے پیش آنا ہے۔

☆ صحافی خاتون 'مس ڈیبورا سیول' (Miss Debora Seoul) صاحبہ نے جلسہ کے حوالہ سے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

جلسہ کی ہر ایک تقریر میں امن کا پیغام تھا۔ امام جماعت احمدیہ نے اپنی پہلے دن کی تقریر میں فرمایا کہ 'کسی کو اپنا دشمن نہ سمجھو اور وہ جو آپ کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں ان کے لئے دعا کرو'۔ یہ میرے لئے ایک بہت بڑا سبق تھا۔

اس کے علاوہ عورتوں میں بین الاقوامی سطح پر sisterhood دیکھ کر مجھے بہت اچھا لگا۔ اسی طرح ایک دوسرے کو اچھے اخلاق اور محبت سے ملتے ہوئے دیکھ کر بہت خوشی ہوئی جس نے میرے اندر بھی دوسروں سے محبت سے پیش آنے کا جذبہ پیدا کیا۔ تین دن جلسہ کا تجربہ میرے لئے حیرت انگیز تھا جو میں آخر دم تک یاد رکھوں گی۔

بیلیز کے مبلغ لکھتے ہیں کہ: موصوفہ جب یہاں آئیں تو ان پر تنقید شروع ہوگئی کہ تم نے مسلمانوں کے جلسہ میں کیوں شمولیت اختیار کی ہے؟ اس پر موصوفہ صحافی خاتون نے جواباً اپنے فیس بک پر لکھا کہ 'میں نے جلسہ پر تین دن گزارے لیکن ایک دفعہ بھی مجھے اسلام میں داخل ہونے کے بارہ میں نہیں پوچھا گیا بلکہ مجھ سے یہ پوچھا گیا کہ میں آرام سے ہوں یا کیا میں یہاں پر خوش ہوں؟ اور کیا مجھے کسی اور چیز کی ضرورت ہے جس سے میں مزید آرام دہ محسوس کرسکوں۔ اور میں جہاں بھی گئی مجھ سے کھانے پینے اور آرام کے بارے میں ہی پوچھا گیا۔ کسی ایک فرد نے مجھ سے یہ نہیں کہا کہ اب میں مسلمان ہو جاؤں۔

مجھے ماضی میں مختلف جلسوں اور کنونشنز میں جانے کا موقع ملا ہے جس کا مقصد لوگوں کو اپنے مذہب میں شامل کرنا ہوتا ہے لیکن یہاں یہ بات بالکل نہیں تھی۔ میں ایسے لوگوں سے بھی ملی جو 30 سال سے اس کمیونٹی کے دوست ہیں لیکن ابھی جماعت میں شامل نہیں ہوئے۔ مسلمانوں کے اس گروہ کی عزّت اس لئے کی جاتی ہے کہ وہ انسانیت کی خدمت کرتے ہیں اور امن کا پیغام دنیا میں پھیلاتے ہیں۔

☆ بیلیز سے مس اولویا ڈاسن (Olivia Dason) جو کہ وہاں جماعت کی صدر لجنہ ہیں وہ بھی وفد میں شامل تھیں۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

مجھے یہاں بہت عمدہ طریقہ سے خوش آمدید کہا گیا۔ یہاں کا کھانا اُس کھانے سے مختلف تھا جو ہم کھاتے ہیں لیکن پھر بھی کھانا اچھا تھا۔ یہاں پر خدمت کرنے والے بہت اچھے اور تجربہ کار تھے۔ مجھے گھر جیسا ماحول ہی لگا۔ جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کا تجربہ بہت اعلیٰ تھا۔ اس تجربہ نے میری زندگی ہمیشہ کے لئے تبدیل کردی ہے خاص طور پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جب بیعت لی اُس وقت میری آنکھیں تر ہوگئیں۔

موصوفہ نے کہا: جب ہمارے وفد کی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات ہوئی تو مجھے کچھ کہنے کی جرأت تو نہیں ہوئی لیکن حضور سے ملاقات کرنا اپنی ذات میں میرے لئے بہت بڑے اعزاز کی بات تھی۔ اگر میں احمدی ہونے سے پہلے اس جلسہ میں شامل ہوتی تو جلسہ کی وجہ سے ہی احمدی ہو جاتی۔ جلسہ سالانہ کے یہ دن میں کبھی بھول نہیں پاؤں گی۔

بیلیز کے وفد کی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات آٹھ بجکر 55 منٹ تک جاری رہی۔ بعدازاں وفد کے ممبران نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف پایا۔

....

آئس لینڈ کا وفد

بعدازاں آئس لینڈ (Iceland) سے آنے والے وفد نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

آئس لینڈ سے آنے والا وفد چھ افراد پر مشتمل تھا جس میں دو نومبایعین کے علاوہ دیگر درج ذیل چار مہمان بھی شامل تھے۔

1- Mrs Tamila Gamez Garcell جو کہ وہاں Reykjavik کی ملٹی کلچرل کونسل کی ممبر ہیں۔

2- Ms Eyrun Eyporsdotteir جو کہ چیف انسپکٹر ہیں۔

3- Mrs Rosamunda Jona Baldursdottir جو کہ Akureyri کی یونیورسٹی میں پولیس سائنس پراجیکٹ کی مینیجر ہیں۔

4- Ms Skulina Kristinsdottir صاحبہ جو کہ آئس لینڈ یونیورسٹی میں ماسٹرز کی طالبہ ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔ یہاں آپ نے دیکھا ہوگا کہ ایک عارضی شہر بسایا ہوا ہے اور عارضی انتظامات ہیں۔ تمام کام والنٹیئرز کر رہے ہیں اور یہاں کے نظم وضبط اور سیکیورٹی کے لحاظ سے بھی آپ نے دیکھا ہوگا کہ کارکنان خود ہی سارے فرائض ادا کر رہے ہیں اور اتنے بڑے مجمع میں بغیر کسی پولیس کے امن وسکون ہے اور پولیس کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوئی۔

اس پر مہمانوں نے عرض کیا کہ ہم بھی حیران ہیں کہ اتنی بڑی تعداد ہے اور بارش بھی ہوئی، موسم بھی خراب رہا لیکن اس کے باوجود کوئی بدمزگی، خرابی پیدا نہیں ہوئی۔ سارے کام آرگنائزڈ طریقے سے جاری ہیں۔ ہم نے ان تین دنوں میں کوئی لڑائی جھگڑا نہیں دیکھا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دونوں نومبایعین سے جلسہ کے بارہ میں استفسار فرمایا جس پر دونوں نے بہت خوشی کا اظہار کیا اور کہا کہ ہم نے جلسہ سے بہت کچھ سیکھا ہے۔

☆ مہمان خواتین نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:۔ جلسہ کا یہ تجربہ نہایت حیرت انگیز تھا۔ ہم کوئی خاص توقعات کے ساتھ اس جلسہ میں شامل نہیں ہوئیں، لیکن جب ہم واپس گھر لوٹیں تو ہمیں محسوس ہوا کہ ہم ایک نئے انسان کی طرح لوٹی ہیں۔ نیا انسان اس لحاظ سے کہ ہمارے ذہن کھل گئے اور پہلے سے بڑھ کر انسانیت کی قدر کرنے لگیں۔ ہم ایسے لوگوں کی قدر کرتی ہیں جو اپنی زندگیاں دوسروں کی خوشحالی اور بہتری کے لئے قربان کرتے ہیں۔ نیز جلسہ سالانہ میں ہم نے انسانیت، انکسار اور لوگوں سے پیار کے علاوہ کچھ نہیں محسوس کیا۔ ہم کہہ سکتی ہیں کہ احمدیوں نے ہمیں اسلام کی حقیقت سے آگاہ کیا۔

ابتدا میں ہمیں یہ توقع تھی کہ لوگ ہمیں غیروں کی طرح دیکھیں گے، لیکن اس کے برعکس ہوا اور ایک لحظ کے لئے بھی یہ محسوس نہیں ہوا کہ ہم یہاں welcome نہیں ہیں۔ ہر آن ہم سے یوں سلوک کیا گیا گویا کہ ہم حضور کے ذاتی مہمان ہیں۔ تمام انتظام حیرت انگیز تھا اور سب کچھ اپنی جگہ پہ تھا۔ ہمیں ہمیشہ اپنے سوالات کے جواب ملے باوجود اس کے کہ ہمیں علم تھا کہ بعض سوالات دوسروں کو uncomfortable کرسکتے ہیں۔ لیکن ہمارے میزبان کے جوابات منطق کے مطابق آسانی سے سمجھے جانے والے تھے۔ ہم نے خاص طور پر بازار جا کر مختلف کلچر کے لباس اور کھانے دیکھ کر اور چکھ کر لطف اٹھایا۔ لٹریچر بھی دلچسپ تھا۔ کئی بار ہمیں رُک کے سوچنا پڑا کہ اس قسم کا انتظام، جو کہ ہر سال بڑھ رہا ہے، کس طرح ممکن ہوسکتا ہے۔ یہ نہایت ہی حیران کُن ہے۔

ہمیں کچھ سیر کرنے کا موقع ملا جس کے دوران ہم نے جماعت کی مساجد اور دوسرے خوبصورت مقامات دیکھے۔ بہت سے لوگوں سے ملنے کا موقع ملا اور دلچسپ گفتگو کرنے کا موقع ملا جس کے ذریعہ دوسروں کی مثبت رائے کا بھی علم ہوا۔

اس جلسہ کا سب سے اہم پہلو اور ہمارے میزبان کی انتہائی خوشی کا موجب، جماعت احمدیہ عالمگیر کے امام کی موجودگی تھی۔ نیز اتوار کے روز امام جماعت احمدیہ سے ملاقات کا بھی شرف حاصل ہوا جس کے دوران وقت کی کمی کے باعث انہوں نے ہمارا مختصر تعارف پوچھا اور جلسہ کے متعلق ہمارے تاثرات بھی جاننا چاہے۔ نیز ملاقات کے آخر میں ہمارے delegation کی مجموعی تصویر لی گئی لیکن ہماری یعنی خواتین کی خواہش تھی کہ صرف خواتین کی ایک تصویر ہو اور امام جماعت احمدیہ نے اس درخواست کو قبول کیا۔ ہم سب کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہیں۔

آئس لینڈ کے وفد کی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات نو بجکر پانچ منٹ تک جاری رہی۔ بعدازاں وفد کے ممبران نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

....

بیلجیم کا وفد

اس کے بعد بیلجیم سے آنے والے وفد نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔

بیلجیم کے وفد میں 21 نومبایعین شامل تھے جن میں سے دو کا تعلق مراکش سے، ایک کا نائیجر سے، ایک کا گھانا سے، 5 رکا سینیگال سے، 7 کا گنی کناکری اور 5 کا تعلق ٹوگو سے تھا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باری باری وفد کے تمام ممبران سے ان کا تعارف حاصل کیا۔ وفد کے چار ممبران نے بتایا کہ انہوں نے آج ہی بیعت کی سعادت حاصل کی ہے۔

☆ ایک نومبایعہ مسز 'سیلا کاتیاتو' صاحبہ اپنے چار بچوں کے ہمراہ جلسہ میں شامل ہوئی تھیں۔ انہوں نے بیان کیا: میں نے ان تین دنوں میں اسلام کے متعلق جو سیکھا وہ اُس سے کہیں بڑھ کر ہے جو میں نے اپنی ساری زندگی میں سیکھا تھا۔ حضور انور نے لجنہ سے جو تربیت اولاد کے موضوع پر خطاب فرمایا مجھ پر اس کا بہت اثر ہوا۔ گو کہ خراب موسم کی وجہ سے بہت سی مشکلات پیش آئیں لیکن اس کے باوجود ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے میں حج کرنے کے لئے آئی ہوں۔ جس طرح حج کا اجر بہت زیادہ ہے اور حج بھی بہت سی مشکلات کے بعد کرنا پڑتا ہے۔ اسی طرح ان تین دنوں میں موسم کی وجہ سے بعض مشکلات پیش آئی ہیں اور میں جانتی ہوں کہ ان تین دنوں کا اجر بہت زیادہ ہے۔ اسی لئے مجھے محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے میں حج کے لئے آئی ہوں۔

☆ بیلجیم سے ایک نومبایعہ فاطمۃ الیوسف صاحبہ بھی اپنے بچوں کے ہمراہ جلسہ میں شامل ہوئیں۔ انہیں بیعت کرنے کی بھی سعادت حاصل ہوئی۔ انہوں نے بتایا:۔

جلسہ کے دنوں میں خاص طور پر یہ محسوس ہو رہا تھا کہ ہماری روحانیت میں ترقی ہو رہی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ کے خطابات سُن کر بہت کچھ سیکھنے کو ملا۔ میں انشاء اللہ جلسہ سے واپس جا کر باقاعدہ جماعتی پروگرام میں شامل ہوا کروں گی۔ یہاں افراد جماعت کو رضاکارانہ طور پر بےلوث خدمت کرتے دیکھ کر میرا دل کرتا ہے کہ میں بھی واپس جا کر اسی طرح جماعت کی خدمت کروں۔ اور جماعت کے لئے مفید وجود بن سکوں۔

☆ وفد میں شامل ایک خاتون ماتی نگوم صاحبہ کہتی ہیں کہ

مَیں جلسہ میں بے شک پہلے بھی شرکت کرچکی ہوں لیکن اس کے باوجود مجھے اس مرتبہ بھی جلسہ سالانہ سے بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا ہے۔ امسال دوسری مرتبہ مجھے خلیفۃ المسیح سے ملنے کا بھی موقع ملا۔ حضورانور نے ہمیں جو بھی نصائح فرمائی ہیں مجھے ان میں سچائی اور حقیقت نظر آئی ہے جس سے ہم نے بہت کچھ سیکھا ہے۔ اور جو عزت اور اخلاق کے اعلیٰ معیار ہمیں یہاں دیکھنے کو ملے ہیں ان سب کو دیکھ کر ہمیں بہت خوشی ہوئی ہے۔

☆ مسز بیلو صاحب بھی چار بچوں کے ہمرا جلسہ میں شامل ہوئیں ۔ انہیں بیعت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ لیکن ان کے خاوند جو بیلجیم میں بیمار ہیں اور ابھی تک انہوں نے بیعت نہیں کی۔ مسز بیلو نے امسال جلسہ سالانہ میں دوبارہ شامل ہونے کی خواہش ظاہر کی تھی لیکن بعد میں خاوند کی بیماری کے سبب جلسہ میں شرکت نہ کرنے کا ارادہ کیا۔ جب ان کے خاوند کو اس بات کا علم ہوا تو ان کے خاوند نے ان کو جلسہ میں شرکت کرنے کی تاکید کی اور کہا کہ تم بچوں کو لے کر ضرور جلسہ میں شامل ہو۔ جلسہ میں شامل ہوکر ہمارے ایمان کو مزید تقویت حاصل ہوئی ہے۔ جس کو میں الفاظ میں بیان نہیں کرسکتی۔ میں خاوند کے لئے دعا کی درخواست کرنا چاہتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی احمدیت کی آغوش میں آنے کی توفیق دے۔

☆ متی کسمان صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ خدا تعالیٰ نے اس جلسہ میں شامل ہونے والوں کے لئے جو برکات رکھی ہیں میں نے ان سے بھرپور مستفیض ہونے کی کوشش کی ہے۔ جس کا احساس مجھے ابھی سے ہورہا ہے کہ میں ان برکات کو اپنے اندر محسوس کررہی ہوں۔ مجھے اس جلسہ میں شامل ہوکر لوگوں کے ساتھ صبر کے ساتھ پیش آنے اور ان کے ساتھ اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرنے کا سبق ملا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جو برکات اس جلسہ کو عطا کی ہیں وہ اَن گنت ہیں اور یہ سب جلسہ سالانہ ہی کی برکات ہیں۔

بیلجیم کے وفد کی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات 9 بج کر 15 منٹ تک جاری رہی۔ ملاقات کے آخر پر وفد کے تمام ممبران نے باری باری اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وفد میں شامل بچوں کو ازراہِ شفقت چاکلیٹ اور قلم عطا فرمائے۔

بعدازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ گاہ میں تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے مکرم عطاء المجیب راشد صاحب مبلغ انچارج یوکے نے بعض نکاحوں کا اعلان کیا۔ آخر پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

بعدازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ تشریف لے آئے۔

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

آج پروگرام کے مطابق حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی حدیقۃ المہدی (جلسہ گاہ) سے مسجد فضل (لندن) کے لئے روانگی تھی۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز رات سوا دس بجے حدیقۃ المہدی سے روانہ ہوئے اور قریباً ایک گھنٹہ کے سفر کے بعد رات سوا گیارہ بجے مسجد فضل لندن تشریف آوری ہوئی اور حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

....

31 جولائی 2017ء بروز سوموار

آج پروگرام کے مطابق کبابیر، گیمبیا، ہیٹی، فلپائن، کروشیا، سائپرس، انڈونیشیا، نیپال، امریکہ، ہنگری اور ساؤتھ کوریا سے آنے والے مہمانوں اور وفود کی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کا پروگرام تھا۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام صبح گیارہ بج کر دس منٹ پر شروع ہوا۔

....

کبابیر کا وفد

کبابیر سے امسال 57 احباب (مرد و خواتین) پر مشتمل وفد آیا تھا۔ اس وفد کی ملاقات کا انتظام محمود ہال میں کیا گیا تھا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وفد کے ممبران کا حال دریافت فرمایا اور جلسہ کے بارہ میں استفسار فرمایا:

☆ ایک خاتون نے عرض کیا: میں دوسری مرتبہ جلسہ میں شامل ہوئی ہوں۔ ہم سب جلسہ میں شامل ہوکر بہت خوش ہیں۔ جلسہ کے انتظامات بہت اچھے تھے۔

موصوفہ نے عرض کیا: ہمارے خاندان میں صرف ایک احمدی ہے، باقی دوسرے افراد ڈرتے ہیں۔ ان کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں بھی قبولِ احمدیت کی توفیق عطا فرمائے۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔''

☆ ایک خاتون نے عرض کیا کہ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات نے ہمیں ایک نئی روشنی دی ہے۔ تمام خطابات بہت عمدہ تھے۔ ہم نے بہت کچھ سیکھا ہے اور ہمارے علم میں اضافہ ہوا ہے۔

☆ ایک ممبر نے عرض کیا کہ جلسہ سالانہ پر بارش بھی ہوئی ہے۔ اس کی کوئی خاص وجہ ہوگی۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بارش تو باعثِ برکت اور رحمت ہوتی ہے۔ بارش کے باوجود بھی جلسہ کے تمام انتظامات مکمل ہوئے اور بارش کہیں بھی روک نہیں بنی۔

☆ ایک ممبر نے عرب ممالک کے موجودہ حالات اور ان کی آپس میں لڑائی اور تباہی کا ذکر کیا کہ یہ لڑائی کس طرح ختم ہوگی؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اصل بات یہ ہے کہ جو اسلحہ ان لڑائیوں میں استعمال ہورہا ہے وہ اسلحہ دجّالی طاقتیں فروخت کرتی ہیں۔ ان کو صرف پیسے سے غرض ہے۔ اس بات سے کوئی غرض نہیں کہ یہ کہاں استعمال ہوتا ہے۔ ان کو تو صرف رقم کے حصول سے غرض ہے۔ اس بارہ میں مسلمانوں کو سمجھائیں کہ عقل سے کام لیں۔ خود اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو تباہ کررہے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے دجال سے بچنے کی نصیحت فرمائی تھی پس اس زمانہ کے امام مسیح موعود علیہ السلام کو مانیں گے تو دجّال کے فتنوں سے بچیں گے۔ زمانہ کے امام کو نہ ماننے کی وجہ سے ہی دجال کی گود میں گر رہے ہیں۔

☆ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدر مجلس خدام الاحمدیہ (کبابیر) کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:

کبابیر کے جلسہ کے پروگراموں اور کاموں میں نوجوان involve نہیں ہیں۔ بحیثیت صدر خدام الاحمدیہ آپ کی ڈیوٹی ہے کہ نوجوانوں کو جلسہ کے کاموں میں شامل کریں۔ جلسہ کی ڈیوٹیوں میں ان کو شامل کریں۔ امیر صاحب کبابیر سے بات کریں کہ کس طرح ہم نوجوان طبقہ کو جلسہ کے کاموں میں شامل کرسکتے ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اپنے نوجوانوں کی اس طرح تربیت کریں کہ وہ نمازیں مسجد میں آکر ادا کریں اور باقاعدہ ایم ٹی اے دیکھیں اور حضورانور کے خطبات اور خطابات سنیں۔

کبابیر کے وفد کی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے یہ ملاقات گیارہ بج کر پچاس منٹ تک جاری رہی۔ ملاقات کے آخر پر وفد کے تمام ممبران نے فیملی وائز حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

....

گیمبیا کے وزیر زراعت سے ملاقات

بعدازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق گیمبیا سے آنے والے وہاں کے وزیرِ زراعت آنریبل عمرا ے جالو (Omar A Jallow) نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وزیر موصوف سے دریافت فرمایا کہ کیا گیمبیا زراعت کے شعبہ میں خودکفیل ہے؟

اس پر موصوف نے عرض کیا کہ ہم ابھی خودکفیل نہیں ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

گیمبیا اپنی آبادی اور رقبہ کے لحاظ سے چھوٹا ملک ہے اور زراعت کے میدان میں خودکفیل ہوسکتا ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امیر صاحب گیمبیا سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:

آپ پلان بنائیں۔ پاکستان سے زراعت کے ماہرین کو بھجوایا جاسکتا ہے۔ زراعت کے میدان میں بھی ٹیکنالوجی استعمال کرکے فائدہ پہنچایا جاسکتا ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہم گیمبیا میں آپ کو ماڈل ویلج بناکر دکھائیں گے بلکہ گیمبیا کے کسی ریموٹ ایریا میں یہ ویلج بن بھی رہا ہے جس میں شمسی توانائی سے بجلی کی سہولت مہیا کی جارہی ہے۔ ہر گھر میں پانی کی ترسیل کے لئے پائپ کا نیٹ ورک ہوگا، اوور ہیڈ واٹر ٹینک، زرعی جگہ، فنون وٹیکنیکل ٹریننگ کے لئے کمیونٹی سنٹر قائم ہوگا، پکی سڑکیں اور سڑکوں پر روشنی کا انتظام وغیرہ کیا جائے گا۔ اگر مسجد نہیں ہے تو مسجد کا قیام بھی اس ماڈل ویلج میں ہوگا۔

وزیر موصوف نے عرض کیا کہ:

میں آپ کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں اور جماعت احمدیہ مختلف شعبہ جات میں گیمبیا کے عوام کی خدمت کررہی ہے۔ ہم اس کی قدر کرتے ہیں اور آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

☆ جلسہ سالانہ کا ذکر کرتے ہوئے وزیر موصوف نے کہا کہ جلسہ کے انتظامات، ڈسپلن بہت اعلیٰ تھا۔ تیس ہزار سے زائد لوگ بڑے سکون کے ساتھ ایک جگہ پر موجود تھے۔ کوئی بھی لڑائی جھگڑا نہیں تھا۔ میں اس بات سے بہت زیادہ متاثر ہوا ہوں۔ میں نے یہاں سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ گیمبیا میں بھی ایسے ہی ہونا چاہئے۔ ہمیں بھی یہی اقدام گیمبیا میں اُٹھانے کی ضرورت ہے۔

☆ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مَیں انشاءاللہ گیمبیا آؤں گا۔

موصوف نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: حضور کا افتتاحی خطاب نہایت پُراثر اور پُرمعارف تھا۔ امام جماعت احمدیہ انسانیت کے حقیقی چیمپیئن ہیں۔

موصوف جلسہ کے انتظامات سے بھی بہت متأثر ہوئے اور کہنے لگے:

اس دَور میں ہر وقت مسکراتے ہوئے چہرے سے ایک دوسرے کو ملنا ممکن نہیں۔ جس طرح مہمانوں کا خیال رکھا جاتا ہے وہ بہت زبردست ہے۔ کھانے پینے کا انتظام نہایت اعلیٰ اور رہائش وٹرانسپورٹ کا انتظام بہت عمدہ رہا۔ اس جلسہ میں شرکت کے بعد میری خواہش ہے کہ آئندہ بھی جلسہ میں شامل ہوں اور بار بار شامل ہوں۔ میری خواہش ہے کہ امام جماعت احمدیہ گیمبیا تشریف لائیں اور اپنے مبارک قدموں سے گیمبیا کو بھی شرف بخشیں۔ میں واپس جاکر گیمبیا کے پریذیڈینٹ کو رپورٹ پیش کروں گا اور انشاءاللہ العزیز ہم حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کو مدعو کریں گے اور حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کو بطور سٹیٹ گیسٹ مدعو کیا جائے گا اور پورے سٹیٹ پروٹوکول کے ساتھ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز گیمبیا کا دورہ کریں گے۔

حضورانور سے ملاقات کے بعد بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے حضورانور سے ملنے کے بعد ایک دلی سکون ملتا ہے۔ حضور کا نورانیت بھرا چہرہ دل و دماغ پر عجیب اثر کررہا ہوتا ہے۔ امام جماعت احمدیہ ساری دنیا کا خلیفہ ہوتے ہوئے بھی کتنے عاجز انسان ہیں۔ محسوس ہی نہیں ہوتا کہ اتنا پیارا اور عاجز انسان ساری دنیا کا آقا و مطاع ہے۔

وزیر موصوف کی حضورانور کے ساتھ یہ ملاقات 12 بج کر دس منٹ تک جاری رہی۔ ملاقات کے آخر پر موصوف نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

....

ہیٹی کا وفد

☆ بعدازاں بارہ بج کر پندرہ منٹ پر ملک ہیٹی (Haiti) سے آنے والے وفد نے حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
میاں حنیف احمد کامران
ربوہ 0092 47 6212515
28 لندن روڈ، مورڈن SM4 5BQ
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636

☆ ہیٹی سے آنے والے مہمانوں میں Mr Joseph Pierre Richard Duplan صدرِ مملکت ہیٹی کے نمائندہ کی حیثیت سے آئے تھے اور دوسرے مہمان Mr Evens Souffrant تھے، جو کہ وزارتِ مذہبی امور ہیٹی کے ہیڈ ہیں۔

☆ دونوں مہمانوں نے برملا اس بات کا اظہار کیا کہ جلسہ سالانہ کے تمام انتظامات ناقابلِ یقین تھے۔ تمام کارکنان میں ہمیں عاجزی اور انکساری ہی نظر آئی۔ بہت اعلیٰ ڈسپلن تھا۔ ایک بھائی چارہ تھا۔ ایک جگہ پر اتنے زیادہ لوگ اکٹھے تھے لیکن ان کے درمیان کسی بھی موقع پر نہ کسی قسم کی تکرار دیکھی اور نہ یہ دیکھا کہ لوگ کھانے پینے کے لئے دھکم پیل کررہے ہیں۔ بلکہ یہ دیکھا کہ ان میں ہر ایک دوسرے کو اپنے پر ترجیح دے رہا تھا۔ ہمارے اس سفر نے احمدیت کی حقیقی تصویر ہمارے سامنے رکھ دی ہے۔ مَیں جماعت احمدیہ کو بہت سراہتا ہوں اور برملا کہتا ہوں کہ یہی وہ جماعت ہے جو دوسرے مذاہب کے ساتھ مل کر کام کرسکتی ہے۔

☆ **حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:**

آپ کے جلسہ پر آنے کا بہت شکریہ۔ اس پر مہمانوں نے عرض کیا کہ ہم بھی حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ آپ نے ہمیں دعوت دی اور ہمارا بہت اچھا انتظام کیا اور عزت افزائی کی۔

☆ **حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:**

ہیٹی میں ابھی جماعت رجسٹرڈ نہیں ہے۔ ابھی آپ لوگ اس کا جائزہ لے رہے ہیں۔ آپ لوگوں نے جلسہ پر دیکھ لیا ہے کہ 30 ہزار سے زائد لوگ تھے، ایک دوسرے سے مسکرا کر مل رہے تھے۔ آپس میں پیار و محبت کی فضا قائم تھی۔ کوئی لڑائی جھگڑا نہیں تھا۔ ایک وحدت کا نمونہ آپ نے دیکھا ہے۔ یہی اسلام کی سچی اور حقیقی تعلیم ہے۔ محبت و پیار ہے، بھائی چارہ ہے اور ہم آہنگی ہے۔ امن و سلامتی ہے۔

☆ ہیٹی کے صدرِ مملکت کے نمائندہ Joseph Pierre Richard Duplan (جوزف پیئرے رچرڈ ڈُپلن) صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

جلسہ میں شامل ہونے سے پہلے میرے دل میں کئی تحفظات تھے کہ پتہ نہیں کس قسم کے مسلمان ہیں اور وہاں جاکر میرا کیا بنے گا؟ لیکن جلسہ میں شامل ہونے کے بعد میرے ہر قسم کے شکوک وشبہات دور ہوگئے ہیں۔ ہر ایک سادگی اور بُردباری کا مظاہرہ کررہا تھا۔ ہر طرف بھائی چارہ کی فضا تھی۔ امام جماعت احمدیہ کے ساتھ جب ملاقات ہوئی تو پتہ چلا کہ امام جماعت احمدیہ کے پاس صرف روحانیت کا نور ہی نہیں بلکہ بلاشبہ دنیا کا بھی بہت علم ہے۔ ملاقات کے دوران مجھے محسوس ہورہا تھا کہ جیسے میرے اور اُن کے درمیان ایک خاص connection ہے۔ یقیناً وہ اس عظیم روحانی کام کے لئے خدا کی طرف سے خصوصی طور پر تیار کئے گئے ہیں۔ اُن کی گفتگو سحر انگیز اور غیر معمولی حکمت سے پُر ہوتی ہے۔ لبوں پر ایک مسحور کُن مسکراہٹ ہوتی ہے جس سے ہر ایک ملنے والا آپ کا گرویدہ ہوجاتا ہے۔

میں کوئی مذہبی آدمی نہیں ہوں لیکن اس جلسہ میں شامل ہونے اور امام جماعت احمدیہ کے ساتھ ملنے کے بعد میرا دل کہہ رہا ہے کہ اگر کوئی سچا مذہب ہے تو وہ اسلام احمدیت ہے۔

☆ ہیٹی کے وفد کی حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ساتھ ملاقات بارہ بج کر 25 منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے ممبران نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

☆ اس کے بعد پروگرام کے مطابق ملک فلپائن سے آنے والے وفد نے بارہ بجکر تیس منٹ پر حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ساتھ شرفِ ملاقات پایا۔

....

فلپائن کا وفد

☆ فلپائن سے پانچ افراد پر مشتمل وفد جلسہ سالانہ یوکے میں شامل ہوا۔ جن میں ایک کانگریس مین Salvador Belaro Jr صاحب اور ان کی اہلیہ اور ایک رپورٹر Elena Aben صاحبہ، جو کہ منیلا بلیٹن کی سینئر correspondent ہیں، شامل تھیں۔

☆ جرنلسٹ کے ایک سوال کے جواب میں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

آنحضرت ﷺ نے تیرہ سال مکہ میں ظلم سہے لیکن کسی ظلم اور حملے کا کوئی جواب نہ دیا۔ 13 سال ظلم سہنے کے بعد پھر مدینہ ہجرت کی۔ کفارِ مکہ نے وہاں بھی پیچھا کیا اور مدینہ میں جاکر مسلمانوں پر حملہ کیا تاکہ مذہبِ اسلام اور اس کے ماننے والوں کو ختم کیا جائے۔ تب خداتعالیٰ نے حکم دیا کہ اب تم ان حملوں کا جواب دو اور اپنا دفاع کرو۔ اگر ان کے حملوں کا جواب نہ دیا جاتا تو پھر راہب خانے منہدم کردیے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معابد بھی اور مساجد بھی۔ چنانچہ اس لئے خداتعالیٰ نے مسلمانوں کو اپنا دفاع کرنے کی اجازت دی تاکہ تمام مذاہب کی عبادت گاہیں محفوظ رہیں۔ پھر اپنا دفاع کرتے ہوئے بھی آنحضرت ﷺ نے مسلمانوں کو ہدایت اور تاکید فرمائی کہ عورتوں اور بچوں کو نہیں مارنا، بوڑھوں کو نہیں مارنا، کسی مذہبی آدمی کا قتل نہیں کرنا۔ درخت نہیں کاٹنے۔ امن قائم کرنا ہے اور انتقام نہیں لینا۔

☆ فرمایا: آجکل تو کوئی ملک خواہ وہ چھوٹا ملک ہو یا بڑا ہو اسلام کے خلاف حملہ آور نہیں ہے۔ جو جنگیں لڑی جارہی ہیں وہ سیاسی جنگیں ہیں۔ اس لئے اب جو بھی لڑائی ہے، وہ جہاد نہیں ہے۔

☆ حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ میں دو کاموں کے لئے آیا ہوں۔ ایک یہ کہ لوگ اپنے پیدا کرنے والے کو پہچانیں اور خداتعالیٰ کے حقوق ادا کریں اور دوسرے لوگ ایک دوسرے کے حقوق ادا کریں تاکہ دنیا میں امن کا قیام ہو۔

☆ **حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:**

آجکل اسلام پر جو حملہ ہے، وہ لٹریچر اور میڈیا کے ذریعہ ہے۔ جوابی طور پر بھی یہی ہتھیار استعمال ہونا چاہئے۔ چنانچہ جماعت احمدیہ قرآنِ کریم کے تراجم اور لٹریچر کی بکثرت اشاعت اور میڈیا کے استعمال سے اسلام پر ہونے والے حملوں کا جواب دے رہی ہے۔

☆ کانگرس مین 'سالوادور بلارو جونیئر' (Salvador Belaro Jr.) جو وہاں Assistant Majority Floor Leader کی حیثیت سے بھی کانگرس میں اعلیٰ حیثیت رکھتے ہیں۔ انہوں نے جلسہ کے بارہ میں تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

یہ میرے لئے ایک آنکھیں کھول دینے والا تجربہ تھا جس سے مجھے بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا۔ میرے لئے سب سے زیادہ خوشکن چیز یہ تھی کہ جماعت کے افراد آپس میں انتہائی محبت اور خوش اخلاقی سے ملتے ہیں اور ایک دوسرے کی حتی الوسع مدد کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس تجربہ نے میری اسلام کے بارے میں معلومات میں بہت اضافہ کیا اور مجھے اسلام کی ایک ایسی خوبصورت تعلیم سے متعارف کروایا جس کا مجھے پہلے علم نہیں تھا۔ مجھے اس جلسہ میں آکر ہی پتہ چلا کہ اسلام کے بارے میں جو باتیں میڈیا پر اور عام طور پر کہی جاتی ہیں ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کے بعد کہنے لگے:

امام جماعت احمدیہ ایک انتہائی پُرکشش شخصیت کے مالک ہیں اور حقیقی معنوں میں لیڈر ہیں۔ وہ ایک True Statesman and Charismatic Leader ہیں جو کہ ایک بڑی تنظیم کی رہنمائی کرنے کی طاقت رکھتے ہیں۔ آپ ایک ایسے رہنما ہیں جو اپنی جماعت سے بے انتہا محبت کرتے ہیں اور ان کا ہر ممکن خیال رکھتے ہیں۔ آپ دنیا کے تمام امور کے بارے میں وسیع علم رکھتے ہیں جس کا ثبوت یہ ہے کہ آپ نے میٹنگ کے دوران ہونے والے تمام سوالات کا شافی جواب دیا۔ جہاد کے بارے میں رپورٹر کی طرف سے کئے جانے والے سوال کے جواب میں آپ نے کوئی پہلو بھی تشنہ نہیں رہنے دیا اور نہ ہی آپ کے جواب میں کوئی غیرضروری بات تھی۔

مَیں نے انٹرنیشنل ریلیشنز کے بارے میں جو سوال پوچھا تھا کہ فلپائن میں انتہاپسندی اور دہشتگردی کی روک تھام میں انٹرنیشنل کمیونٹی کا کیا رول ہے یا ہونا چاہئے؟ اس کا جواب بھی انتہائی tactful تھا۔ آپ نے اپنے جواب میں کسی ملک یا مسلمان لیڈر کی بے عزتی نہیں کی مگر اس کے ساتھ ساتھ آپ نے واضح طور پر یہ بھی فرمایا کہ انٹرنیشنل کمیونٹی کو جو مدد کرنی چاہئے وہ نہیں کی جارہی۔

☆ اخبار 'منیلا بلیٹن' (Manila Bulletin) کی سینئر رپورٹر 'الینا ابین' (Elena Aben) صاحبہ نے بیان کیا کہ:

مجھے جلسہ میں شامل ہوکر بہت کچھ سیکھنے کو ملا۔ خاص طور پر میں جلسہ میں مہمان نوازی اور ڈسپلن سے بے حد متاثر ہوئی۔ جماعت کے افراد کا خلوص، محبت، مہمان نوازی اور ڈسپلن بے حد متاثر کرنے والا ہے۔

امام جماعت احمدیہ ایک انتہائی پُرکشش شخصیت کے مالک ہیں۔ وہ جب بولتے ہیں تو دل کرتا ہے سنتے جائیں۔ ان کی شخصیت ایسی ہے کہ ہر ایک ان کی عزت اور ادب کرنے پر مجبور ہوجاتا ہے۔ امام جماعت احمدیہ نے سارے سوالات کے جواب انتہائی شائستگی سے دیئے۔ مجھے اُن کی یہ بات بھی بہت اچھی لگی کہ آپ اِدھر اُدھر کی باتیں کرنے کی بجائے بالکل سیدھی اور کھری بات کرتے ہیں۔

امام جماعت احمدیہ کی شخصیت میں انتہا کا عجز ہے مگر ایسی عاجزی جو اگلے کو مؤدب بننے پر مجبور کرتی ہے۔ ملاقات سے قبل وقت کی کمی کے باعث ہماری خواہش تھی کہ جلد سے جلد ملاقات ہوتا کہ ہم بعد میں لندن گھوم سکیں۔ مگر دورانِ میٹنگ دل چاہتا تھا کہ ملاقات جس قدر لمبی ہوسکے اتنا ہی بہتر ہے۔

☆ فلپائن کے وفد کی حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات بارہ بجکر 45 منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے ممبران نے حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

(باقی آئندہ)

تحریک جدید کے سالِ نو (84) کے اجراء کا اعلان

سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 3رنومبر 2017ء کے خطبہ جمعہ میں تحریک جدید کے چوراسویں (84) سال کے اجراء کا اعلان فرما دیا ہے۔ تمام امراء کرام، مبلغین انچارج، صدران جماعت اور سیکرٹریان تحریک جدید سے درخواست ہے کہ اپنی اپنی جماعتوں میں نئے سال کے وعدہ جات کے حصول کا کام شروع کردیں اور وعدہ جات مکمل ہونے پر مرکز میں بھجوادیں۔

کوشش کریں کہ ہر فرد جماعت (خواہ چھوٹا ہو یا بڑا) اس بابرکت تحریک میں شامل ہو۔ خاص طور پر نَومبایعین کو شامل کیا جائے۔ رقم خواہ معمولی ہی کیوں نہ ہو۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی میں برکت ڈالے۔ آمین۔

(ایڈیشنل وکیل المال لندن)

بقیہ: نمازجنازہ حاضروغائب

از صفحہ نمبر 15

اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ نے شعبہ ضیافت میں خدمت کی توفیق پائی۔ رمضان کے آخری عشرہ میں ہر سال بیت الاسلام (کینیڈا) میں معتکفات کی خدمت بڑے شوق سے کرتی تھیں۔ بہت خوش اخلاق، مہمان نواز، خدمت خلق کے لئے ہر وقت تیار رہنے والی، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے دو بیٹے مربیان سلسلہ ہیں جن میں سے مکرم اعزاز خان صاحب جامعہ احمدیہ کینیڈا سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد آجکل ایم ٹی اے کینیڈا میں خدمت کی توفیق پارہے ہیں اور دوسرے بیٹے مکرم آصف خان صاحب حال میں جامعہ کینیڈا سے فارغ ہونے کے بعد والدہ کی وفات کے وقت خدمت کے لئے سیرالیون گئے ہوئے تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

Morden Motor(UK)
Specialists in
Electrical & Mechanical
Repairs & Diagnostics, Servicing, Tyres, Exhausts, Engines, Gear Box, Breaks, MOT Failure work, A-C
All Makes & Models
Rear 22-26 Morden Hall Road, Unit 2 Morden SM4 5JF
Contact: Nusrat Rai@ 07809119621
E: mordenmotor@yahoo.com

بقیہ: خطاب حضور انور از صفحہ نمبر 2

پوری کرنے کا بھی ذمہ دار ہے، چاہے عورت کام کر رہی ہو یا نہ کر رہی ہو۔ مرد عورت کو یہ نہیں کہہ سکتا کہ کیونکہ تم بھی کام کر رہی ہو اور کمائی کر رہی ہو اس لئے گھر کا آدھا خرچ تم بھی پورا کرو۔ عورت اگر اپنی مرضی سے گھر پر خرچ کرتی ہے تو یہ اس کا مَردوں پر احسان ہے ورنہ وہ کسی طرح بھی پابند نہیں ہے کہ گھر کا خرچ چلائے، گھر کے اخراجات پورے کرے۔ بیوی بچوں کے کپڑے، کھانے پینے، رہائش اور دوسری ضروریات مہیا کرنا مرد یا خاوند کا کام ہے۔ ہاں اسلام عورت کو یہ کہتا ہے کہ جب مرد کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے بیوی بچوں کی تمام ضروریات کا خیال رکھے تو پھر عورت کو اپنی پہلی ترجیح گھر کی دیکھ بھال اور بچوں کی تربیت کی طرف رکھنی چاہئے۔ جب کوئی شخص مرد ہو یا عورت کوئی پیشہ وارانہ تعلیم حاصل کرتا ہے جیسے ڈاکٹر ہے، انجنیئر ہے، ٹیچر ہے وغیرہ وغیرہ تو ان کی خواہش بھی ہوتی ہے اور دلچسپی بھی کہ وہ اس پیشے میں کام بھی کریں تا کہ اس میں تجربہ حاصل ہو، اپنی مہارت کو مزید نکھارنے کا موقع ملے۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد عورت کی خواہش اپنے پیشے میں مہارت حاصل کرنے اور دکھانے کی نہیں ہوتی اور مرد کی ہوتی ہے۔ لیکن اس خواہش کے باوجود مَیں بہت سی احمدی عورتوں کو جانتا ہوں جو ڈاکٹر ہیں اور اپنی فیلڈ میں انہوں نے سپیشلائز بھی کیا ہوا ہے لیکن شادی ہونے کے بعد اپنے کام اس لئے چھوڑ دیئے کہ انہوں نے بچوں کی دیکھ بھال اور تربیت کی اس پیشہ وارانہ دلچسپی سے زیادہ اہمیت سمجھی۔ اور جب بچے بڑے ہو گئے تو پھر انہوں نے دوبارہ اپنی فیلڈ میں کام کرنا شروع کر دیا۔ اور ایسی ماؤں کے بچے دینی لحاظ سے اور دنیاوی لحاظ سے بھی عموماً بہترین بچے ہوتے ہیں اور دوسرے نفسیاتی مسائل سے بھی آزاد رہتے ہیں۔ پس یہ مائیں ہیں جنہوں نے اس اسلامی حکم کو سمجھا کہ تمہارا اصل کام اپنی اور قوم کی نئی نسل کی بہترین تربیت کر کے انہیں قوم کے لئے بہترین سرمایہ بنانا ہے۔ انہیں معاشرے کا بہترین حصہ بنانا ہے۔

عورت کی فطرت میں اللہ تعالیٰ نے یہ خاصیت رکھی ہے کہ وہ صبر اور برداشت سے بچے کی پرورش کر سکتی ہے۔ اس کی تفصیل مَیں گزشتہ سال کے جلسہ میں بیان کر چکا ہوں۔ اور یہ بھی اللہ تعالیٰ نے انسانی فطرت میں رکھا ہے کہ بچے باپوں کی نسبت عموماً ماؤں سے زیادہ attach ہوتے ہیں۔ چنانچہ چند سال پہلے ایک ریسرچ ہوئی کہ تیرہ چودہ سال تک کی عمر کے بچے ماؤں سے باپوں کی نسبت زیادہ متأثر ہوتے ہیں۔ ماؤں کی باتوں کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں، زیادہ صحیح سمجھتے ہیں۔ باپوں کو اس کے مقابلہ میں کم اہمیت دیتے ہیں۔ بعد میں خاص طور پہ لڑکے جب جوان ہونے شروع ہوتے ہیں تو باپوں کی طرف بھی رجحان بڑھتا ہے اس لئے کہ باہر جانا اور دوسرے کھیل کود کے کام میں بھی لڑکوں کا رجحان زیادہ ہوتا ہے۔ اسی طرح بعض باپ، جب آپس میں ناچاقیاں ہوتی ہیں تو اپنی بیوی کی ضد میں آ کر بچوں کی غلط خواہشات پوری کرنے لگ جاتے ہیں۔ اور یہ بات اس وقت ہوتی ہے جیسا کہ مَیں نے کہا جب خاوند بیوی میں اختلافات شروع ہو جاتے ہیں۔ باپوں کو یہ پتا ہی نہیں لگ رہا ہوتا کہ اس طرح کے غلط لاڈ پیار سے وہ اپنی ہی نسل برباد کر رہے ہیں۔ یہ تو میرا بھی تجربہ ہے اور بہت سے معاملات میرے سامنے بھی آئے۔ جب گھروں میں میاں بیوی میں اختلافات شروع ہو جاتے ہیں، یا جب میاں بیوی میں علیحدگیاں ہوتی ہیں تو صرف بچوں کو اپنی طرف کھینچنے کے لئے باپ وقت ضائع کرنی والی گیمز بچوں کو خرید کر دے دیتے ہیں اور جب مائیں بچوں کو سمجھائیں تو پھر بچے باپوں کو بتاتے ہیں اور یوں اگر وہ رشتہ ابھی قائم ہے اور صرف اختلافات ہی ہیں تو گھروں میں لڑائیاں اور فساد بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ اور اگر رشتے قائم نہیں اور علیحدگیاں ہو چکی ہیں تو پھر بچے دوہری زندگی گزار رہے ہوتے ہیں۔ ان کو سمجھ نہیں آتی کہ کیا صحیح ہے اور کیا غلط ہے۔ بہرحال یہ بھی میرا تجربہ ہے کہ ایک عمر کو پہنچ کر جب بچوں میں چاہے وہ لڑکے ہیں یا لڑکیاں کچھ عقل آتی ہے تو پھر بچے ماں کی حمایت کرتے ہیں اور باپوں کی زیادتیوں کی شکایت بھی کرتے ہیں۔

پس اسلام نے انسانی فطرت کے اس پہلو کو سامنے رکھتے ہوئے عورت اور مرد کو کہہ دیا کہ اگر اپنی نسلوں کی صحیح تربیت کرنا چاہتے ہو اور انہیں معاشرے کا بہترین حصہ بنانا چاہتے ہو تو مرد اپنی ذمہ داریاں سنبھالے اور عورت اپنی ذمہ داریاں سنبھالے۔ دونوں ایک دوسرے کے حقوق بھی ادا کرنے کی کوشش کریں اور بچوں کے حقوق بھی ادا کرنے کی کوشش کریں تو اس سے تم قوم کا ایک بہترین سرمایہ بنا رہے ہو گے۔ اگر عورتیں گھروں میں اپنے فرائض ادا کرنے کی بجائے پیسہ کمانے کے شوق میں نوکریاں کرتی رہیں گی اور بچے جب سکول سے گھر آئیں گے تو نظر انداز ہو رہے ہوں گے۔ انہیں پتا نہیں ہو گا کہ کہاں وہ اپنے سکون کی تلاش کریں۔ مائیں جب تک تھکی ہوئی گھر آئیں گی تو ظاہر ہے کہ جلدی جلدی کھانا تیار کرنے کی فکر میں ہوں گی یا اور دوسرے کام کرنے کی فکر میں ہوں گی بچوں کو صحیح طرح وقت نہیں دے سکیں گی اور یہی چیز بہت سے بچوں میں بے چینی کا باعث بن رہی ہوتی ہے۔ جوں جوں تعلیم عام ہو رہی ہے اسی طرح اس طرف رجحان بڑھ رہا ہے۔ تعلیم یافتہ لڑکیاں سمجھتی ہیں کہ شادی کے بعد ہمارا فرض ہے کہ ہم ضرور کام کریں۔ بیشک کام کریں لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا بچوں کی تربیت پہلا فرض ہے۔ بہرحال بچوں میں یہ باتیں بے چینی کا باعث بن رہی ہوتی ہیں چاہے وہ اس کا اظہار کریں یا نہ کریں لیکن عمر کے ساتھ ساتھ اس بے چینی کے پھر نفسیاتی اثرات بھی ظاہر ہوتے ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں عورتوں کو یہ کہہ کر اس طرف توجہ دلائی ہے کہ تم میں سے بہترین عورتیں وہ ہیں جو صالحات ہیں اور قانتات ہیں اور حافظات لِلْغَیب ہیں۔ نیکیوں میں بڑھنے والی ہیں۔ دنیاوی خواہشات ان کا مطمح نظر نہیں ہے بلکہ ان کا مقصد یہ ہے کہ خود بھی اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلتے ہوئے نیکیاں بجالانے والی ہوں اور بچوں کی بھی صحیح تربیت کر کے انہیں صالح بنانے والی ہوں۔ پھر غیب میں بھی ان چیزوں کی حفاظت کرنے والی ہوں جن کی حفاظت کی اللہ تعالیٰ نے تاکید فرمائی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے عورت کو جن باتوں کے کرنے کی تاکید فرمائی ہے ان میں سے ایک بچوں کی تربیت ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت اپنے خاوند کی نگران بنائی گئی ہے۔ وہ اس کی غیر حاضری میں اس کے گھر اور اولاد کی حفاظت کی ذمہ دار ہے۔ (صحیح البخاری کتاب النکاح باب المرأۃ راعیۃ فی بیت زوجھا حدیث 5200)

اور اولاد کی حفاظت کس طرح ہو سکتی ہے۔ یہ سوال ہے؟ یہ بچوں کی بہترین تربیت کر کے ہی ہو سکتی ہے۔ اگلی نسل کی بہترین تربیت کر کے ہی ہو سکتی ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ اسلام اگر مرد کو تمام ضروریات کے پورا کرنے کا ذمہ دار ٹھہراتا ہے تو پھر عورت کو بھی کہتا ہے کہ تم بھی اپنی ذمہ داری ادا کرو۔ اگر بچوں کی تربیت کی ذمہ داری عورت ادا کرتی ہے تو کہاں سے یہ نتیجہ نکلا اور کس طرح یہ نتیجہ نکلا کہ اس کو گھر میں رکھ کر اس کے حقوق غصب کئے گئے ہیں یا کئے جا رہے ہیں۔

جب مرد کو عورت کے حق ادا کرنے کا ذمہ دار بنایا گیا ہے اور یہ کہا گیا ہے کہ وہ باہر کے کاموں کی وجہ سے بچوں کا صحیح حق ادا نہیں کر سکتا تو پھر عورت بچوں کا حق ادا کرے۔ اور اللہ تعالیٰ نے عورت کی فطرت میں یہ رکھا ہے کہ وہ بچوں کی نگہداشت بہترین رنگ میں کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ اگر عورت بھی کہے کہ میں نے اپنا حق استعمال کرنا ہے اور سارا دن گھر سے باہر رہنا ہے تو بچوں کا حق کون ادا کرے گا۔ پس اسلام کہتا ہے کہ تم آپس میں باہمی رضامندی سے تقسیم کار کرو۔ ہر ایک اپنے اپنے کام کو تقسیم کرے اور ضد میں آ کر بچوں کو ان کے حق سے محروم نہ کرو۔ اپنے حق لینے کے لئے بچوں کو ان کے حق سے محروم نہ کر دو۔ پس یہ قابل اعتراض نہیں بلکہ خوبصورت تعلیم ہے۔

پس احمدی ماؤں کو کسی قسم کے شکوہ کی ضرورت نہیں بلکہ انہیں خوش ہونا چاہئے کہ احمدی ماؤں کی پاک گودیں پاک خزانے رکھنے کی جگہ ہیں اور ان میں پلنے والے بچے پاک مال ہیں اور نیک تربیت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ مال ہیں۔ پس کون ہے جو یہ پاک مال بنانا اور لینا پسند نہیں کرے گا۔ پس اُٹھیں اور پاک مال سے اپنے پاک خزانے بھرتی چلی جائیں۔ بجائے اس کے کہ ضدوں میں آ کر، مقابلوں میں آ کر، بچوں کے حق ادا کرنے چھوڑ دیں اور ان کو ان کے حق سے محروم کر دیں۔ دنیا کو نہ دیکھیں کہ یہ چند روزہ دنیا ہے۔ دنیا کی چند روزہ زندگی کے پیچھے دوڑنے کی بجائے آخرت کی اس زندگی کے حصول کی کوشش کریں جس سے اس دنیا کی زندگی بھی جنت بنتی ہے اور آخرت کی زندگی بھی دائمی جنت بناتی ہے۔

دیکھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نیک بیویوں اور نیک ماؤں کو کیا مقام دیا ہے۔ آپ نے فرمایا جمع کرنے والا مال سونا چاندی نہیں ہے۔ یہ نہ سمجھو کہ تم نے سونا چاندی جمع کر لیا تو بڑا مال کما لیا۔ فرمایا بلکہ سب سے افضل مال ذکر الٰہی کرنے والی زبان ہے اور شکر کرنے والا دل ہے اور مومنہ بیوی ہے جو اس کے دین پر اس کی مددگار ہوتی ہے۔ (سنن الترمذی ابواب تفسیر القرآن باب ومن سورۃ التوبۃ حدیث 3094)

گویا خاوند کو دین پر چلانے کے لئے بھی مومنہ بیوی ہی کام آتی ہے اور جو دین کی خدمت کرنے والے ہیں ان کی مددگار بھی مومنہ بیوی ہی ہوتی ہے۔ پس جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا مردوں اور عورتوں دونوں کو اس بات کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ اگر وہ خزانے جمع کرنے ہیں جو اس دنیا میں بھی کام آئیں اور اگلے جہان میں بھی کام آئیں تو اپنی زبانوں کو ذکر الٰہی سے تر رکھو۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر اپنے دل میں شکر گزاری کے جذبات پیدا کرو۔ اس بات پر ہر وقت کڑھتے نہ رہو کہ فلاں کے پاس مال زیادہ ہے، اس کے پاس پیسہ زیادہ ہے اور ہمارے پاس کم ہے۔ فلاں کا گھر بڑا ہے اور ہمارا چھوٹا ہے۔ فلاں کے پاس فلاں قسم کی اور نئے ماڈل کی کار ہے ہمارے پاس نہیں ہے۔ اور عورتیں یہ نہ دیکھیں کہ فلاں کے پاس سونے کا اتنا زیور ہے اور ہمارے پاس نہیں ہے۔ ہمارے خاوند ہمیں بنا کے نہیں دیتے۔ اگر خاوندوں کو گنجائش ہے تو ضرور بیویوں کی خواہش پوری کر دینی چاہئے لیکن اگر قرضے لے کر اور قرضوں میں ڈوب کر خواہش پوری کرنی ہے تو یہ دیندار عورت کی نشانی نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کا رسول فرماتا ہے کہ اگر تم نیک اور دیندار ہو تو تمہاری قدر سونے چاندی سے زیادہ ہے۔ تمہاری گود میں پلنے والے بچے وہ انمول خزانہ ہیں جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے، جماعت کا بہترین سرمایہ اور ملک و قوم کا بہترین اثاثہ ہیں۔ وہ ملک و قوم کی ترقی میں صفِ اوّل میں شمار ہونے والے ہیں۔ یہ ارشاد مردوں کے لئے بھی بڑی اہمیت رکھتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک دوسرے ارشاد کی اہمیت کو مزید کھول کر واضح کرتا ہے کہ جب تم شادیاں کرنے لگو تو خاندان یا مال یا خوبصورتی کے بجائے سب سے پہلی ترجیح دین کو دو اور دیندار عورت کی تلاش کرو (صحیح البخاری کتاب النکاح باب الاکفاء فی الدین حدیث 5090) تا کہ تمہیں ایسا خزانہ اور مال اور حسن مل جائے جو نہ صرف عارضی حسن ہو بلکہ اِس دنیا کو بھی خوبصورت بنا دے اور اگلے جہان کو بھی خوبصورت بنا دے اور تمہاری نسلوں کے حسن کو بھی قائم کر دے۔

پس اگر مرد بھی اپنی اصلاح کریں اور اپنے رشتوں کے معیاروں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق دیکھنے لگ جائیں تو عورتوں میں بھی دنیا کی دوڑ میں آگے بڑھنے کی بجائے دین کی دوڑ میں آگے بڑھنے کی کوشش شروع ہو جائے۔ مَردوں میں خود غرضیاں کم ہوں اور اس سے عورتوں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف زیادہ توجہ پیدا ہو جائے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کس خوبصورتی سے مردوں کو عورت کا حق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ دلاتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے ایک موقع پر فرمایا کہ مومنوں میں سے ایمان کے لحاظ سے کامل ترین مومن وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہیں۔ اور تم میں سے خُلق کے لحاظ سے بہترین وہ ہے جو اپنی عورتوں سے بہترین اور مثالی سلوک کرتا ہے۔ (سنن الترمذی ابواب الرضاع باب ما جاء فی حق المرأۃ علی زوجھا حدیث 1162)

پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے بہترین سلوک کو دین اور ایمان کا حصہ بنا دیا۔ پس ایسی خوبصورت تعلیم کے بعد اگر کسی عورت کو یہ خیال آتا ہے کہ ہمیں حقوق نہیں ملتے اور دنیاداروں کے قوانین میں عورتوں کے لئے زیادہ حقوق رکھے گئے ہیں تو اس سے بڑی جہالت اور کوئی نہیں ہو سکتی۔ ہر احمدی چاہے وہ مرد ہے یا عورت یہ عہد کرتا ہے کہ مَیں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا اور رکھوں گی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں کہ اگر دین کو مقدم رکھنا ہے تو اس کی شرط یہ ہے کہ تم اپنے اخلاق کو بہترین بناؤ کہ اس سے ایمان میں ترقی ہوتی ہے اور اخلاق میں ترقی کا تبھی پتا چلے گا جب تمہارا اپنی بیویوں سے اور عورتوں سے حسن سلوک ثابت ہو گا۔ پس اس ارشاد کے بعد اگر کوئی اپنی بیوی سے زیادتی کرتا ہے اور اس سے اخلاق سے پیش نہیں آتا تو اسے اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہئے۔

جو مرد ذرا ذرا سی بات پر عورتوں سے زیادتی کرتے ہیں انہیں نصیحت کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورتوں کی بھلائی اور خیر خواہی کا خیال رکھنا چاہئے کیونکہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر تم پسلی کی ہڈی کو سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو اسے توڑ دو گے۔ لیکن اگر اس کی بناوٹ سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرو گے تو اس سے فائدہ اٹھاؤ گے۔ (صحیح البخاری کتاب النکاح باب الوصاۃ بالنساء حدیث 5186)

کیسی خوبصورت مثال آپ نے دی۔ انسانی جسم

کے دو اہم حصے پھیپھڑے اور دل پسلی کے پنجرے کے اندر ہوتے ہیں اور ڈاکٹروں کے لحاظ سے یہ جسم کا بڑا اہم حصہ ہے اور دل اور پھیپھڑوں کو بہت سے نقصانات سے محفوظ رکھتا ہے۔ پس عورت کا مقام ایسا ہے کہ معاشرتی زندگی کا سانس اس سے چل رہا ہے اور پاک دلوں کی دھڑکنیں اس کی حفاظت میں ہیں۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کو اپنی مومنہ بیوی سے نفرت اور بغض نہیں رکھنا چاہئے۔ اگر اس کی ایک بات اسے ناپسند ہے تو دوسری بات پسندیدہ ہوسکتی ہے۔ پس اچھی باتوں پر نظر رکھو۔ (صحیح مسلم کتاب الرضاع باب الوصیۃ بالنساء حدیث (1469))

آپ نے فرمایا عورتوں کی خامیاں تلاش کرنے کی بجائے ان کی اچھی باتوں پر نظر رکھو تبھی تم حقیقی مومن ہو۔

پس جو مرد ذرا ذرا سی بات پر عورتوں پر ناراض ہوتے ہیں ان کی سوچوں کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد اصلاح کرتا ہے۔ اگر وہ اصلاح نہیں کرتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی نفی کر رہے ہیں۔ اگر ان میں ایمان ہے تو پھر ان کو بہرحال بات ماننی پڑے گی۔

پھر شادی کے حق کی بات ہوتی ہے تو بعض ماں باپ خود اسلامی تعلیم پر عمل نہ کر کے غیر مسلموں کو اعتراض کا موقع دیتے ہیں۔ جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رشتہ کرنے میں بھی لڑکی کا حق قائم فرمایا۔ چنانچہ روایت میں آتا ہے کہ ایک کنواری لڑکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور بیان کیا کہ اس کے والد نے اس کی شادی کی ہے اور یہ شادی اسے ناپسند ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حق دیا کہ چاہے تو وہ اس نکاح کو قائم رکھے چاہے تو اسے ردّ کر دے اور توڑ دے۔

(سنن ابی داؤد کتاب النکاح باب فی البکر یزوجھا ابوھا ولا یستأمرھا حدیث 2096)

اسی طرح ایک روایت میں آتا ہے کہ ایک عورت کا خاوند فوت ہوگیا۔ اس کا اس خاوند سے ایک بچہ بھی تھا۔ اس کے فوت شدہ خاوند کے بھائی نے عورت کے والد سے اس کا رشتہ مانگا۔ وہ لڑکی، وہ عورت جس کا ایک بچہ بھی اس کے بھائی سے تھا وہ رضا مند تھی۔ اس نے اپنی رضامندی کا اظہار کیا کہ مَیں اپنے دیور سے یہ رشتہ کرنا چاہتی ہوں۔ لیکن لڑکی کے باپ نے اس کا رشتہ اس کی رضامندی کے بغیر کسی اور جگہ کر دیا۔ اس پر وہ لڑکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور شکایت کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکی کے والد کو بلا کر پوچھا تو اس کے باپ نے کہا کہ جہاں یہ لڑکی رضا مند ہے یعنی جس جگہ رشتہ کرنی چاہتی ہے اس کے بجائے جہاں میں نے رشتہ کیا ہے وہ بہتر ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے باپ کے کئے ہوئے رشتہ کو توڑ کر عورت کے دیور کے ساتھ اس کا رشتہ کر دیا اور لڑکی کی پسند کو مدّنظر رکھا۔

(مسند الامام الاعظم کتاب النکاح صفحہ 133 مطبوعہ المصباح اردو بازار لاہور)

پس اسلام رشتوں میں ولایت کا حق بیشک باپ کو دیتا ہے اور نکاح کے وقت باپ ہی ایجاب وقبول کرتا ہے لیکن رشتہ میں لڑکی کی مرضی بہرحال شامل ہونی چاہئے۔ سوائے اس کے کوئی دینی وجہ ہو۔ اگر لڑکی کا دین سے تعلق ہے، اگر وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والی ہے تو وہ دینی وجہ سے خود ہی رشتہ نہیں کرے گی۔ پس اسلام پر یہ الزام کہ وہ لڑکیوں کو اپنی مرضی سے رشتہ کرنے کا حق نہیں دیتا بالکل غلط ہے۔ یہ بالکل غلط اعتراض ہے۔ ہاں اگر کوئی باپ اپنی لڑکی سے پوچھے بغیر اور اس کی مرضی کے بغیر رشتہ کرتا ہے تو وہ غلط کام کرتا ہے نہ کہ اسلام کی تعلیم۔ میرے پاس جب ایسے معاملات آتے ہیں تو مَیں نے تو کئی دفعہ بعض والدین کو سمجھایا کہ ضد نہ کریں اور رشتہ کر دیں۔ بعض مان بھی جاتے ہیں۔ لیکن بعض باپ انتہائی ضدی ہوتے ہیں اور وہ بات نہیں مانتے۔ لیکن اسلام کی تعلیم پر یہ اعتراض بہرحال نہیں پڑتا کہ اسلام لڑکیوں کو ان کی مرضی کے رشتوں کی اجازت نہیں دیتا۔

ویسے مَیں ضمناً یہ بھی بتا دوں کہ برطانیہ میں گزشتہ دنوں ایک ریسرچ ہوئی اور بڑی وسیع پیمانے پر ہوئی اور اس کے نتائج ریسرچ کرنے والوں کی حیرانگی کا موجب بھی بنے۔ ان کو یہ امید نہیں تھی کہ ایسے نتائج نکلیں گے۔ وہ نتائج کیا نکلے؟ اس کے مطابق جو arrange شادیاں تھیں جن میں بڑوں کے مشورے بھی شامل تھے زیادہ کامیاب ہوئیں۔ یا لوگوں نے، رشتہ والوں نے، لڑکے لڑکی نے یہی کہا کہ زیادہ کامیاب ہیں اور یہ جوڑے زیادہ خوش ہیں بہ نسبت ان شادیوں کے جو شادیاں دوستیوں کی وجہ سے اور آپس کے نام نہاد پیار کی وجہ سے ہوئیں۔

بہرحال اسلام لڑکی کی مرضی کو شامل کرتا ہے۔ لیکن ساتھ ہی یہ خوبصورت تعلیم بھی ہے کہ تمہیں پتا نہیں کہ کون سا رشتہ کامیاب ہوگا اس لئے رشتہ جوڑتے وقت صرف ظاہر نہ دیکھو بلکہ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرو کہ اگر یہ رشتہ میرے لئے اور آئندہ نسلوں کے لئے بہتر ہے تو اللہ تعالیٰ اس میں آسانیاں پیدا کر دے۔ اس میں برکت ڈال دے ورنہ روک ڈال دے۔

یہاں مغربی معاشرے میں تو عورت مرد اپنی مرضی کی شادیاں کرتے ہیں۔ یہاں تو کوئی arrange marriage عموماً نہیں ہوتا پھر کیوں یہاں پینسٹھ ستّر فیصد رشتے ایک وقت میں جا کر ختم ہوجاتے ہیں۔ شادیاں ٹوٹ جاتی ہیں۔ طلاقیں ہوتی ہیں۔ مقدمے چل رہے ہوتے ہیں۔ اس لئے کہ ان میں بھی ایک وقت میں جا کر بے اعتمادی پیدا ہوجاتی ہے۔ یہ بے اعتمادی اس لئے پیدا ہوتی ہے کہ یہاں آزادی کے نام پر ایک دوسرے سے دوستیاں لگائی ہوتی ہیں۔ یہ بے اعتمادی دوستیاں لگانے سے پیدا ہوتی ہے اور یہ بے اعتمادی سچ بھی ثابت ہوتی ہے کیونکہ بہت سارے معاملات میں یہ بات سامنے آتی ہے کہ دوستیاں اس حد تک بڑھ جاتی ہیں کہ اس کے ساتھ میاں بیوی کا اعتماد ختم ہوجاتا ہے۔ مرد اور عورت کے جو دوسرے رشتہ ہیں ان کا تقدس کوئی نہیں رہتا۔ پھر پچاس پچپن سال کی عمر میں مرد اپنی بیوی کو طلاق دے کر وہ دوسری عورت جس سے دوستی ہوتی ہے شادی کر لیتے ہیں۔ ایک دنیا دار ماحول میں شاید یہ ایسی اہم بات نہ ہو لیکن ایک دیندار ماحول میں یہ بہرحال ناپسندیدہ ہے اور اس سے اگلی نسل بھی متأثر ہوتی ہے۔ ان کے اپنے بچے متأثر ہو رہے ہوتے ہیں۔ جو اس طرح ہو جاتے ہیں جیسے باپوں کے بغیر ہیں یا ماؤں کے بغیر ہیں۔ اور اس میں مرد ہی قصوروار نہیں ہے بلکہ عورتیں بھی قصوروار ہیں۔ وہ اپنی گھریلو ذمہ داریوں کے بجائے آزادی کے نام پر باہر وقت گزارنا چاہتی ہیں۔ پاکستان سے آئی ہوئی بھی بجائے اپنی دینی روایات کو قائم کریں، اس تعلیم پر چلیں جو اسلام ان کو سکھاتا ہے، سہیلیوں اور دوستوں کی باتوں میں آ کر گھر پر توجہ نہیں دیتیں اور سمجھتی ہیں کہ ہم اس ملک میں آ گئے تو ہمیں آزادی مل گئی اور آزادی کے نام پر بعض اوچھے ہتھکنڈے استعمال کرنا شروع کر دیتی ہیں۔ بچوں پر توجہ نہیں دیتیں۔ اور اس وجہ سے پھر گھروں میں لڑائی جھگڑا پیدا ہو جاتا ہے اور فساد پیدا ہو جاتا ہے اور پھر گھر ٹوٹ جاتے ہیں۔ بات بات پہ میاں بیوی لڑ رہے ہوتے ہیں اور آخر میں آ کر گھر بھی ٹوٹ جاتے ہیں اور اس سے بچے متاثر ہو رہے ہوتے ہیں۔

جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی ذکر کیا تھا کہ اگر بعض خاص حالات میں یا کسی خاص پیشہ وارانہ مہارت کی وجہ سے عورت کو کام کرنا بھی پڑے تو اسے اپنے کام کے بعد فوراً گھر آنا چاہئے تا کہ بچوں کو بھی وقت مل سکے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو جو یہ مقام دیا کہ باپ سے زیادہ ماں کا درجہ رکھا وہ اس لئے ہے کہ ماں بچپن سے لے کر جوانی تک پالنے پوسنے اور تربیت کرنے والی ہے۔ چنانچہ ایک روایت میں آتا ہے۔ ایک سوال پوچھنے والے کے اس سوال پر کہ لوگوں میں سے میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیری ماں۔ اس نے کہا پھر کون ہے؟ آپ نے فرمایا تیری ماں۔ اس نے پوچھا پھر کون ہے؟ آپ نے فرمایا تیری ماں۔ اس نے چوتھی دفعہ پوچھا کہ پھر کون ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر تیرا باپ تیرے حسن سلوک کا زیادہ مستحق ہے۔ پھر درجہ بدرجہ قریبی رشتہ دار اور دوست۔

(صحیح البخاری کتاب الادب باب من أحق الناس بحسن الصحبۃ حدیث 5971)

پس اسلام عورت اور ماں کا مقام مرد سے تین حصہ زیادہ رکھتا ہے۔ چوتھے حصہ پہ جا کے مرد کو مقام ملا۔ ماں نے جو بچے کی خاطر تکلیفیں اٹھائی ہوتی ہیں اس کا حق بنتا ہے کہ اس کو باپ پر فوقیت ہو۔ پھر بھی اعتراض کرنے والے کہتے ہیں کہ اسلام میں عورت کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔

پھر اسلام کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مردوں کو یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صرف تمہاری باتوں سے خوش ہو کر تمہیں ثواب نہیں دینا بلکہ تمہارے عمل ضروری ہیں۔ اگر تمہاری نمازیں تمہیں حسن خلق کی طرف مائل نہیں کرتیں تو تمہاری نمازیں بے فائدہ ہیں۔ یہ نہ سمجھو کہ باہر جا کے مسجد میں نمازیں پڑھ آئے یا جماعت کے دینی کام کر لئے تو اللہ تعالیٰ تمہارے سے راضی ہو گیا۔ فرمایا یہ نہیں۔ حسن خلق بھی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے اور مختلف کاموں کے کرنے کا ذکر فرماتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر تم بیوی کے منہ میں پیار سے لقمہ بھی ڈالو تو اللہ تعالیٰ اس کا بھی ثواب دیتا ہے۔ (صحیح البخاری کتاب الفرائض باب میراث البنات حدیث 6733)

پس اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ میاں بیوی میں پیار اور محبت کا رشتہ قائم ہو اور اس پیار اور محبت کے رشتہ کو قائم رکھنے کی ترغیب دیتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ مثال بیان فرمائی۔ اس سے تمہیں ثواب بھی ہوگا اور تمہارا احسن خلق بھی ثابت ہوگا اور آپس کے رشتوں میں مضبوطی بھی پیدا ہوگی۔ جب صرف لقمہ ڈالنے کے عمل کو بھی اللہ تعالیٰ بغیر اجر کے نہیں چھوڑتا تو پھر باقی نیک سلوک اور محبت کا اظہار اور عورت کے جذبات کا خیال رکھنا اور اسے تکلیف سے بچانے کے عمل کو اللہ تعالیٰ کس قدر نوازے گا۔

پس یہ ہے اسلام کی خوبصورت تعلیم جو مرد کو عورت کے نہ صرف حق ادا کرنے بلکہ اس سے بڑھ کر سلوک کرنے کا کہتی ہے۔ پھر بھی اسلام پر اعتراض ہے کہ اسلام میں عورت کی عزت نہیں ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کی تین بیٹیاں ہوں وہ ان کی بہترین تعلیم وتربیت کرے تو اس نے جنت کما لی۔ (سنن ابی داؤد ابواب النوم باب فضل من عال یتیماً حدیث 5147) اس زمانے میں جب بعض قبائل میں بیٹیاں پیدا ہونے پر بعض لوگ افسوس کرتے تھے اور بعض اپنی بیٹیوں کو زندہ زمین میں گاڑ دیتے تھے تو آپ نے لڑکی کی عزت قائم کی، اسے فخر کی جگہ بنا دیا کہ تم بیٹیوں کی پیدائش پر افسوس کرتے ہو اور انہیں زمین میں گاڑ دیتے ہو لیکن اسلام تو بیٹیوں کی اعلیٰ تربیت اور انہیں اعلیٰ تعلیم دلوانے پر تمہیں جنت کی بشارت دیتا ہے کیونکہ وہ ایسی مائیں بننے والی ہیں جو اپنی اگلی نسلوں کو جنت میں لے جانے والی ہیں۔ پس اگر خدا پر ایمان ہے تو بیٹیوں کی پیدائش پر خوش ہو اور ان کا حق ادا کرو۔ دنیا والے اس دنیا کے انعام کی تو بات کر سکتے ہیں کہ ہم یہ انعام دیں گے۔ اس دنیا میں وہ انعام دیں گے۔ لیکن اگلے جہان کے انعامات کی بات وہ نہیں کر سکتے۔ یہ اسلام ہی ہے جو بیوی اور بیٹی کے حق ادا کرنے پر اگلے جہان کے انعامات کی بھی بشارت دیتا ہے۔

پھر کہتے ہیں کہ اسلام عورت کا حق ادا نہیں کرتا۔ عورت کے کام کرنے اور ملازمت کرنے کی بات مَیں نے پہلے بھی کی ہے۔ اس ضمن میں یہ بھی کہوں گا کہ اگر عورت کو کسی وجہ سے ملازمت کرنی بھی پڑے تو ایک احمدی عورت کو اپنے وقار کا اور اپنے تقدس کا خیال رکھنا چاہئے۔ اپنے حیادار لباس کا خیال رکھنا چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو ہمیشہ سامنے رکھیں کہ حیا ایمان کا حصہ ہے۔ (صحیح البخاری کتاب الایمان باب امور الایمان حدیث 9) پس ایک احمدی عورت کا لباس حیادار ہونا چاہئے۔ اسے اپنے تقدس کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہئے۔ آہستہ آہستہ میں نے دیکھا ہے یہاں بھی، باقی ملکوں میں بھی اور پاکستان میں بھی یہی ہو رہا ہے کہ برقع کی جگہ گھٹنے کے اوپر یا زیادہ سے زیادہ گھٹنے تک کوٹ پہنے جاتے ہیں۔ اگر اس کی طرف ابھی توجہ نہ دی تو یہ اور بھی اوپر ہو جائیں گے اور پردے بھی ختم ہو جائیں گے۔ میں نے یوکے (UK) کے جلسے میں بھی کہا تھا کہ برقعوں کا پردہ ایسا ہونا چاہئے جو آگے اور پیچھے دونوں طرف سے عورت کے اعضاء کو ظاہر نہ کرے اور نہ اس کے لباس کی زینت کو ظاہر کرے۔ دونوں طرف سے ڈھکا ہونا چاہئے اور اس کے لئے اگر کوئی پسندیدہ برقع بنانا بھی ہے تو عورتیں سوچیں۔ شعبہ نمائش و دستکاری جو ہے وہ بھی ڈیزائن کر سکتے ہیں۔ لیکن اصل چیز پردہ اور حیا ہے، اس کو قائم رکھنا ہے۔ یہ نہ ہو کہ فیشن شروع ہو جائیں۔ عجیب عجیب کاٹ کی قسم کے برقعے آنے شروع ہو گئے ہیں جیسا کہ میں نے کہا۔ حیرت ہوتی ہے کہ یہ برقعے ہیں یا فیشن کا کوئی شو (SHOW) ہے۔ اس سے ایک احمدی عورت کو بچنا چاہئے۔ بلکہ اب تو میں نے سنا ہے کہ پاکستان میں جو غیر از جماعت عورتیں ہیں ان کے پردے احمدی لڑکیوں اور عورتوں سے زیادہ بہتر ہو گئے ہیں۔ یہ ہمارے لئے قابل شرم ہے۔ بلکہ اب تو یہ بھی ہے کہ بعض اپنے لباس میں بھی حیا کا خیال نہیں رکھتیں۔ پردے تو ایک طرف رہے۔ پس کم از کم لباسوں میں حیا کا خیال رکھ لیں۔ اس طرف ہر احمدی عورت کو توجہ دینی چاہئے۔ جب آپ عہد کرتی ہیں کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گی تو پھر اس عہد کو پورا کرنے کے لئے معاشرے کی پرواہ نہ کرتے ہوئے کوشش بھی کرنی ہوگی۔ اس معاشرے میں جہاں عورت کے جذبات کو بات بات پر آزادی کے نام پر ابھارا جاتا ہے ہر اسلامی فعل پر عمل کرنا عورت کے لئے ایک مجاہدہ کا

تقاضا کرتا ہے۔ پس اگر احمدی عورت نے جہاد میں حصہ لینا ہے تو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا جہاد ہے۔ اس زمانے میں تلوار کے جہاد کی نہ مرد کو اجازت ہے اور نہ عورت کو اور نہ ہی اس کی ضرورت ہے۔ اور اگر جہاد ہے تو اپنے آپ کو اسلامی تعلیم کے مطابق ڈھالنے اور اپنے نفس کی درستی کرنے کا جہاد ہے۔ دنیا کی باتوں میں آ کر کسی احساس کمتری کا شکار نہ ہوں۔

اسلام نے عورت کے حق قائم کئے ہیں۔ وراثت کا اسے حق دیا ہے۔ آزادئ رائے کا اسے حق دیا ہے۔ چنانچہ صحابیات اپنی آزادئ رائے کا حق استعمال کرتے ہوئے مردوں کو مشورے بھی دیا کرتی تھیں۔ (صحیح البخاری کتاب المظالم باب الغرفة والعلية المشرفة... الخ حدیث 2468)، (سنن ابی داؤد کتاب النکاح باب فی ضرب النساء حدیث 2146) تعلیم حاصل کرنے کا حق دیا ہے۔ جائیداد بنانے اور رکھنے کا حق دیا ہے۔ شادی میں اپنی مرضی کے اظہار کا حق دیا ہے۔ مرد کے غلط رویّے کی وجہ سے خلع لینے کا، علیحدگی لینے کا بھی حق دیا ہے۔ آج جو ترقی یافتہ ملکوں کے قانون بن رہے ہیں اور وہ بھی پوری طرح نہیں ان کا حق اسلام نے پہلے قائم کر دیا ہے۔ پس کسی قسم کے احساس کمتری کا شکار نہ ہوں۔ اپنے ایمان کو ہر چیز پر فوقیت دیں۔ یہاں جرمن عورتیں اور دوسرے ترقی یافتہ ملکوں میں بھی وہاں کی مقامی عورتیں جب احمدیت قبول کرتی ہیں تو بڑے اعتماد سے حیادار لباس بھی پہنتی ہیں اور پردے بھی کرتی ہیں بلکہ میں نے دیکھا ہے بعض تو مثال بن رہی ہیں۔ بعضوں کو مَیں کہتا بھی ہوں کہ ان پیدائشی احمدیوں کی بھی تربیت کرو۔ چنانچہ پچھلے دنوں میں جب گیزن (Gießen) میں مسجد کا افتتاح ہوا تو وہاں بھی ایک جرمن عورت مجھے ملی۔ اسے میں نے کہا تھا کہ تمہارا پردہ ایسا مکمل اور صحیح ہے کہ اسے یہاں جو باقی پرانی احمدی عورتیں ہیں اور پاکستان سے آئی ہوئی احمدی لڑکیاں ہیں جن کے پردے اچھے ہونے چاہئیں ان کو اپنی مثال پیش کرو۔ انہیں پردہ کرنا سکھاؤ۔

پس اصل بات یہ ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کو ہمیشہ یاد رکھیں۔ لڑکیاں یہ نہ سمجھیں کہ ہم یہاں پڑھ لکھ کر اگر اس ماحول کے مطابق اپنے آپ کو نہ ڈھالیں گی تو ٹُگّو کہلائیں گی۔ لوگ ہم پر ہنسیں گے، مذاق اڑائیں گے۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ میں سے بہت سی ہیں جن کے باپ دادا نے دین قبول کیا، احمدیت قبول کی اور قربانیاں دیں۔ آپ نے اسے یاد رکھنا ہے۔ اگر بھول گئیں تو اپنا دین بھی ضائع کریں گی اور اپنے بچوں کا دین بھی ضائع کریں گی۔ آپ جو پاکستانی ہیں، ان میں سے اکثریت اس لئے اپنے ملک سے نکالی گئی ہیں۔ آپ کے باپ دادا یہاں آ کے آباد ہوئے یا خود آپ لوگ یہاں آئے کہ آپ نے نام نہاد مُلّاں کے دین کی پیروی نہیں کی۔ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو سمجھتے ہوئے اور قبول کرتے ہوئے زمانے کے امام اور مسیح موعود کو مانا ہے نہ کہ مُلّاں کے دین کو۔ اور مُلّاں سے خوف نہیں کھایا۔ اس لئے آپ کو وہاں سے ملک چھوڑنا پڑا۔ ورنہ کیا خصوصیت ہے آپ میں اور کیا حق ہے ان احمدیوں کا جو یہاں آ کے اسائلم لیتے ہیں اور لے رہے ہیں۔ آپ کا جو جرمنی میں آ کر آباد ہونا ہے وہ کسی خصوصیت کی وجہ سے نہیں ہے۔ آپ کے کسی اعلیٰ معیار کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ دین کی وجہ سے ہے۔ جب دین کی وجہ سے ہے تو پھر اس کو ہمیشہ یاد بھی رکھنا چاہئے۔ اس قوم نے احمدیوں کو صرف اس لئے جگہ دی کہ ہمیں اپنے ملک میں مذہبی آزادی نہیں تھی۔ پس اس بات کو مرد بھی اور عورتیں بھی یاد رکھیں۔ اگر دین پر قائم نہیں رہتے تو پھر ہم ان لوگوں کو دھوکہ دینے والے بنتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے کہ اپنے قول سے بھی اور اپنے عمل سے بھی یہ ثابت کریں کہ جس دین کو آپ ماننے والے ہیں وہ سچا دین ہے اور آپ کے حقوق کی حفاظت کرتا ہے۔ دنیا کو اسلام کی خوبیاں بتائیں تا کہ دنیا جانے کہ دنیا کی نجات خدا تعالیٰ کے حکموں پر چلنے اور اس پر ایمان لانے میں ہے نہ کہ دنیاوی ہاؤ ہُو میں ڈوب کر دین کو بالکل بھول جانے میں ہے، اللہ تعالیٰ کو بھول جانے میں ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دنیا کی رہنمائی کی سچی توفیق عطا فرمائے اور اپنے عملی نمونے دکھانے کی آپ کو توفیق عطا فرمائے۔ دعا کرلیں۔

☆☆☆☆☆☆

بقیہ: مختصر عالمی جماعتی خبریں

........................از صفحہ نمبر 3

اخباری نمائندوں نے بھی نمائش کے حوالہ سے سوالات کئے۔ نمائش کو دیکھنے والوں میں خاتونِ اوّل مادام آدما بارو اہلیہ صدر مملکت دی گیمبیا بھی شامل تھیں۔ وہ وزراء کے ساتھ ہمارے سٹال پر آئیں۔ مکرم سیّد سعید الحسن صاحب نائب امیر اوّل و مبلغ انچارج دی گیمبیا نے قرآن کریم اور بعض کتب بطور تحفہ پیش کیں جن میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لیکچر ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' اور حضور ایدہ اللہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کتاب World Crisis and The Pathway to Peace شامل تھیں۔ خاتون اوّل نے تحفہ قبول کیا اور اس کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد مکرم نائب امیر صاحب نے سٹال کا تعارف کروایا اور اس کا مقصد بیان کیا۔ خاتونِ اوّل مادام آدما بارو صاحبہ نے دلچسپی کا اظہار کیا اور نمائش کو سراہا۔ اس موقع پر ریڈیو اور ٹی وی کے نمائندے موجود تھے اور رات نو بجے کے خبرنامہ میں جماعت احمدیہ کے سٹال کو دکھایا گیا جس میں خاتون اوّل کا قرآن کریم اور کتب کا تحفہ وصول کرنے کا منظر شامل تھا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت بڑی تعداد میں کتب فروخت ہوئیں اور نمائش کو ایک محتاط اندازے کے مطابق بتیس ہزار کے قریب افراد نے دیکھا۔

☆...☆...☆

نماز جنازہ حاضر و غائب

❁ مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ بتاریخ 05/اکتوبر 2017ء بروز جمعرات نماز ظہر سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر مکرمہ زبیدہ شاہ صاحبہ (اہلیہ مکرم سید ناصر احمد شاہ صاحب مرحوم۔ آف پٹنی۔ یوکے) اور مکرمہ لئیقہ عالم صاحبہ (اہلیہ مکرم شیخ حمید عالم صاحب مرحوم۔ آف ویمبلڈن۔ یوکے) **کی نماز جنازہ حاضر** اور کچھ مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر:

1۔ مکرمہ زبیدہ شاہ صاحبہ (اہلیہ مکرم سید ناصر احمد شاہ صاحب مرحوم۔ آف پٹنی۔ یوکے)

03/اکتوبر کو 90 سال کی عُمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ حضرت ڈاکٹر سید ولایت شاہ صاحبؓ کی بیٹی اور حضرت سید ناصر شاہ صاحبؓ کی بہو تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، بہت نیک اور صالحہ خاتون تھیں۔ خلافت اور جماعت کے ساتھ گہرا محبت کا تعلق تھا۔ لجنہ کی ضیافت ٹیم میں بڑی مستعدی کے ساتھ خدمات سرانجام دیتی رہیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹا اور پانچ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم ڈاکٹر سید ولی شاہ صاحب (سابق امیر یوکے)، مکرم سید منصور شاہ صاحب (نائب امیر یوکے) اور مکرم رفیع شاہ صاحب (شعبہ ضیافت یوکے) کی پھوپھی تھیں۔

2۔ مکرمہ لئیقہ عالم صاحبہ (اہلیہ مکرم شیخ حمید عالم صاحب مرحوم۔ آف ویمبلڈن۔ یوکے)

02/اکتوبر کو 80 سال کی عُمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت ملک غلام حسین صاحبؓ کی پوتی تھیں۔ مرحومہ نے ابتدائی زندگی کینیا میں گزاری۔ 1971ء میں یوکے شفٹ ہونے کے بعد صدر لجنہ ٹوٹنگ کے علاوہ دیگر مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ وانڈز ورتھ کونسل میں Women Corner کی چیئرپرسن رہیں اور اس ناطے احمدی مستورات کے لئے بہت کام کرتی رہیں۔ خلافت کے ساتھ محبت کا گہرا تعلق رکھنے والی، بہت نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

1۔ مکرم محمد یونس بھٹی صاحب (میری لینڈ۔ امریکہ)

2 ستمبر 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کا تعلق دارالذکر فیصل آباد سے تھا۔ فیصل آباد قیام کے دوران آپ کا گھر نماز سنٹر کے طور پر استعمال ہوتا تھا۔ پاکستان میں جلسہ سالانہ کی تیاریوں کے وقت ٹرانسپورٹ اور لاؤڈ سپیکر کے شعبوں میں خدمت بجالانے کی توفیق پائی۔ 1974ء کے پُرآشوب دور میں مخالفت کا بڑی بہادری اور ثابت قدمی سے مقابلہ کیا۔ امریکہ قیام کے دوران متعدد جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے، اعلیٰ اخلاق کے مالک انتہائی مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

2۔ مکرم پروفیسر ملک مبشر احمد صاحب (آف فیصل آباد۔ حال کینیڈا)

23 اگست 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے فیصل آباد میں محترم محمد احمد صاحب مظہر کی امارت کے دوران طویل عرصہ جنرل سیکرٹری کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ خدام الاحمدیہ کے قائد بھی رہے اور اپنی قیادت کے دوران علَم انعامی حاصل کیا۔ تقریر اور نظم کے مقابلہ جات میں بڑے شوق سے حصہ لیتے تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، دعا گو اور انتہائی شریف النفس انسان تھے۔ پسماندگان میں چار بچے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ نے بچوں کی پرورش اور تربیت بہت احسن رنگ میں کی۔

3۔ مکرم محمد آصف جوئیہ صاحب (ابن مکرم محمد نواز جوئیہ صاحب۔ ٹھٹھہ جوئیہ۔ ضلع سرگودھا)

31/اگست 2017ء کو 27 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ 2011ء میں بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہوئے اور باوجود سخت مخالفت کے اپنے عہد بیعت پر سچے دل سے قائم رہے۔ نمازوں کے پابند، خوش مزاج، ملنسار، مہمان نواز، غریبوں کے ہمدرد، بہت مخلص اور باوفا انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ محبت کا والہانہ تعلق تھا۔ ایم ٹی اے پر حضور انور کے خطبات اور خطابات بڑی باقاعدگی سے سنتے تھے۔ پسماندگان میں والدین کے علاوہ ایک بھائی اور تین بہنیں یادگار چھوڑی ہیں۔

... ...

❁ مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ بتاریخ 11/اکتوبر 2017ء بروز بدھ نماز عصر سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب ملہی۔ بالھم۔ یوکے (ابن مکرم محمد انور ملہی صاحب مرحوم آف بھوڑی ملیاں ضلع نارووال) **کی نماز جنازہ حاضر** اور کچھ مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر:

مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب ملہی۔ بالھم، یوکے (ابن مکرم محمد انور ملہی صاحب مرحوم آف بھوڑی ملیاں ضلع نارووال)

9 اکتوبر 2017 کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ چند سال قبل یوکے آئے تھے۔ بہت نیک، صالح، نمازوں کے پابند، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

1۔ مکرم ہاشم Naim صاحب (آف Quatre Bornes۔ ماریشس)

11 ستمبر 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے 1967ء میں بیعت کی تھی اور جماعت کے نہایت مخلص اور فعال ممبر تھے۔ 1970ء سے Quatre Bornes میں رہائش پذیر تھے۔ برقت چندہ ادا کرتے تھے اور تمام جماعتی پروگراموں میں باقاعدگی سے شرکت کرتے تھے۔ آپ کو اپنے اہل خانہ کی طرف سے بیعت کرنے کے بعد کافی تکالیف کا سامنا کرنا پڑا لیکن آپ ہمیشہ نظام جماعت کے ساتھ وابستہ رہے اور احمدیت کے ساتھ پختہ تعلق قائم رکھا۔

2۔ مکرمہ قانتہ ثریا یاسمین صاحبہ) اہلیہ مکرم میجر ریٹائرڈ اختر سلطان صاحب۔ لاہور)

25/جولائی 2017 کو 78 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت میاں فضل محمد صاحبؓ ہرسیاں والے صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نواسی تھیں۔ تمام اسلامی احکامات کی پابندی کرنے والی، خلافت اور نظام جماعت سے محبت، اخلاص کا تعلق رکھنے والی باوفا خاتون تھیں۔ اپنی طویل بیماری کو بڑے صبر و حوصلہ سے گزارا۔ تمام عزیز اور رشتہ داروں سے بڑے حسن سلوک سے پیش آتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ چوہدری سمیع اللہ صاحب مرحوم آف شفاء میڈیکو لاہور کی بہن تھیں۔

3۔ مکرمہ راحت عالیہ صاحبہ (بنت مکرم رانا نصیر احمد صاحب۔ سابق صدر جماعت بدوملہی)

3 اکتوبر کو 54 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔

باقی صفحہ 12 نمبر پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ: آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ کی روشنی میں غلط نظریات کی تردید

........ازصفحہ نمبر 4

سے جس کا اللہ تعالیٰ نے ان کو دینے کے بارہ میں کہا ہے محروم کر چکے ہوں گے۔

❋ سورۃ السجدۃ کی آخری آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَ یَقُوْلُوْنَ مَتٰی ھٰذَا الْفَتْحُ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ۔ قُلْ یَوْمَ الْفَتْحِ لَا یَنْفَعُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِیْمَانُھُمْ وَ لَا ھُمْ یُنْظَرُوْنَ۔ فَاَعْرِضْ عَنْھُمْ وَ انْتَظِرْ اِنَّھُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ۔ (سورۃ السجدۃ 29-31) اللہ تعالیٰ تو اپنے رسول ﷺ کو کفار کے مقابلہ میں اعراض کا حکم فرماتا ہے اور انتظار کی تاکید فرماتا ہے مگر آج کل کے علماء اس بارہ میں اپنی رائے رکھتے ہیں۔

❋ سورۃ الاحزاب میں اللہ تعالیٰ اپنے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتا ہے وَ لَا تُطِعِ الْکٰفِرِیْنَ وَ الْمُنٰفِقِیْنَ وَ دَعْ اَذٰھُمْ وَ تَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ (سورۃ الأحزاب :49) کہ کافروں اور منافقوں کی اطاعت نہ کرو اور وہ جو تکلیف دیتے ہیں اس کی پرواہ نہ کرو۔ اس کو نظر انداز کر دو اور اللہ پر توکل کرو۔ اس آیت میں تکلیف دینے والے کفّار اور منافقین کے مقابلہ میں بھی سختی سے روکا گیا ہے جو علماء وقت کے فتووں کے بالکل خلاف ہے۔

❋ سورۃ فاطر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَوْ یُؤَاخِذُ اللّٰہُ النَّاسَ بِمَا کَسَبُوْا مَا تَرَکَ عَلٰی ظَھْرِھَا مِنْ دَآبَّۃٍ وَّ لٰکِنْ یُّؤَخِّرُھُمْ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی (سورۃ فاطر :46) کہ اگر اللہ لوگوں کو ان کے کاموں کی وجہ سے گرفت کرے تو زمین کی سطح پر کسی جاندار کو باقی نہ چھوڑتا لیکن وہ ان کو ایک مدت تک مہلت دیتا ہے۔ یہ تو وہ طریق ہے جو اللہ تعالیٰ نے بدعمل لوگوں کے لئے مقرر کیا ہے مگر آج کل علماء کی تحریک پر ان کے مرید کسی کو خواہ اس کا کردار کیسا ہی ہو مہلت دینے کے لئے تیار نہیں۔

❋ سورۃ صٓ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ (سورۃ صٓ :18) کہ مخالفین جو کہتے ہیں اس پر صبر کرو۔ مگر آج کل مسلمانوں کا ایک گروہ یہ کہتا ہے کہ ایسے مسلمانوں کی تلوار سے خبر لو۔

❋ سورۃ الزمر میں اللہ تعالیٰ اپنے رسول ﷺ کو ارشاد فرماتا ہے قُلْ یٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰی مَکَانَتِکُمْ اِنِّیْ عَامِلٌ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ۔ مَنْ یَّاْتِیْہِ عَذَابٌ یُّخْزِیْہِ وَ یَحِلُّ عَلَیْہِ عَذَابٌ مُّقِیْمٌ (الزمر :40-41) کہ تم کہو اے میری قوم تم اپنی جگہ پر کام کرو اور میں بھی (اپنی جگہ پر) عمل کروں گا پھر تم ضرور جان لو گے کہ کس کو ایسا عذاب آتا ہے جو اس کو رسوا کر دے گا اور کس پر وہ عذاب آتا ہے جو دائمی ہے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اپنے رسول اکرم ﷺ کو کہ اپنی قوم کو یہ پیغام دیں۔ مگر آج کل کے علماء کا مخالفین کو یہ پیغام ہے کہ فوراً ایمان لاؤ یا ہم تلوار لے کر تمہاری گردنیں کاٹنے کے لئے تیار ہیں۔

❋ سورۃ الزمر میں اللہ تعالیٰ رسول اکرم ﷺ کو مخاطب کر کے فرماتا ہے اِنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الْکِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ فَمَنِ اھْتَدٰی فَلِنَفْسِہٖ وَ مَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا یَضِلُّ عَلَیْھَا وَ مَآ اَنْتَ عَلَیْھِمْ بِوَکِیْلٍ (الزمر :42) کہ ہم نے تم پر کتاب نازل فرمائی ہے سو جس نے ہدایت پائی اس کا نفع اس کی جان کو حاصل ہوگا اور جو گمراہ ہو گیا اس کی گمراہی اس پر پڑے گی وَمَآ اَنْتَ عَلَیْھِمْ بِوَکِیْلٍ اور تم ان پر داروغہ نہیں ہو۔ مگر آج کل کے علماء کا دعویٰ ہے کہ ہم ان پر داروغہ ہیں اور تلوار کے زور سے ہم ان کو مومن بنائیں گے۔

❋ سورۃ الزمر میں مزید اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قُلِ اللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَیْبِ وَ الشَّھَادَۃِ اَنْتَ تَحْکُمُ بَیْنَ عِبَادِکَ فِیْ مَا کَانُوْا فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ (الزمر :47) کہ تم کہو اے اللہ جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا اور غیب اور حاضر کو جاننے والا ہے اپنے بندوں کے درمیان جن باتوں میں وہ اختلاف کر رہے ہیں تُو ہی فیصلہ کرنے والا ہے۔ یہ آیت صاف بتا رہی ہے کہ بندوں کے اختلاف کا فیصلہ علماء کے بقول ان کے مریدوں کی تلوار نہیں کرے گی بلکہ خود اللہ تعالیٰ مذاہب کے اختلاف کا فیصلہ فرمائے گا۔

❋ سورۃ حٰمٓ السجدۃ میں اللہ تعالیٰ نے مخالفین اسلام سے مقابلہ کا یہ طریق بتایا ہے۔ فرماتا ہے وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَۃُ وَلَا السَّیِّئَۃُ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِیْ بَیْنَکَ وَبَیْنَہٗ عَدَاوَۃٌ کَأَنَّہٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ۔ وَمَا یُلَقَّاھَا إِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَمَا یُلَقَّاھَا إِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ (حٰمٓ السجدۃ : 35-36) علماء کرام کے متبعین کا جو آج کل مخالفوں سے سلوک کرنے کا طریق ہے وہ بالعموم یہ ہے کہ دو شخص ایک موٹر سائیکل پر سوار ہو کر راہ چلتے شخص پر جس کو وہ اپنے مسلک سے مختلف مسلک رکھنے والا سمجھتے ہیں پستول سے فائر کرتے ہیں۔ اس کے مقابل میں قرآن نے مخالفین سے سلوک کرنے کا جو طریق ان آیات میں بتایا ہے وہ یہ ہے۔ فرماتا ہے نیکی اور بدی برابر نہیں ہوسکتی تم نہایت اچھے سلوک کے ساتھ دفاع کرو تو وہ جس کے اور تمہارے درمیان دشمنی ہے گویا وہ گرم جوش دوست ہوگا مگر یہ بات صرف ان کو حاصل ہوتی ہے جو صبر سے کام لیتے ہیں اور یہ بات صرف ان کو حاصل ہوتی ہے جو بڑا نصیبہ رکھتے ہیں۔

سورۃ الشوریٰ میں اللہ تعالیٰ مخالفین سے جو رویّہ اختیار کرنا چاہئے اس کے بارہ میں اپنے نبی ﷺ کو یہ ہدایت فرماتا ہے وَ لَا تَتَّبِعْ اَھْوَآءَھُمْ (الشوری 16) کہ ان کی گری ہوئی خواہشات کی پیروی نہ کرو۔ وَ قُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ مِنْ کِتٰبٍ وَ اُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَیْنَکُمْ (الشوری :16) اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ تمہارے درمیان عدل انصاف سے کام لوں۔ فرمائیے کیا کسی شخص کو جس نے آپ کو کوئی نقصان نہیں دیا، نہ آپ پر کوئی حملہ کیا ہے، آپ اس کا نام پتہ بھی نہیں جانتے، اس کو بغیر کسی مقدمہ چلائے، بغیر کسی تفتیش و تحقیق کے قتل کر دینا عدل و انصاف کے تقاضوں کے مطابق ہے؟

❋ آج کل کی دہشت پسند تنظیمیں ان مردوں، عورتوں، بچوں پر ظالمانہ حملے کرتی ہیں جو بالکل بیگناہ اور معصوم ہوتے ہیں۔ مگر قرآن شریف تو ان کو بھی حسب موقعہ معاف کرنے کی تلقین فرماتا ہے جو ایذا دینے والے ہوں۔ ان کے بارہ میں فرماتا ہے وَ جَزٰٓؤُا سَیِّئَۃٍ سَیِّئَۃٌ مِّثْلُھَا فَمَنْ عَفَا وَ اَصْلَحَ فَاَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ۔ وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِہٖ فَاُولٰٓئِکَ مَا عَلَیْھِمْ مِّنْ سَبِیْلٍ۔ اِنَّمَا السَّبِیْلُ عَلَی الَّذِیْنَ یَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَ یَبْغُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ اُولٰٓئِکَ لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ۔ وَلَمَنْ صَبَرَ وَ غَفَرَ اِنَّ ذٰلِکَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ (الشوریٰ:41 تا 44) کہ بدی کا بدلہ اس بدی کے مطابق ہے مگر جس نے معاف کیا اور اصلاح کی تو اس کا اجر اللہ پر ہے وہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔ ہاں جس نے مظلوم ہونے کے بعد بدلہ لیا تو ان پر کوئی الزام نہیں۔ الزام تو ان پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق سرکشی کرتے ہیں۔ ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ مگر جس نے صبر کیا اور معاف کر دیا تو یہ بڑے ہمت والے کاموں میں سے ہے۔ آج کل کے علماء دہشتگردوں کی سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ ایذا دینے والوں کو معاف کرنے والوں کی حوصلہ افزائی فرماتا ہے۔

❋ جو علماء اپنے آپ کو اپنے زعم میں طاقت کے زور پر، مخالفین اسلام کی اصلاح کے ذمہ وار سمجھتے ہیں وہ ذرا توجہ سے سورۃ الشوریٰ کی آیت نمبر 49 غور سے پڑھیں اللہ تعالیٰ اپنے پاک رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتا ہے۔ فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَمَآ اَرْسَلْنٰکَ عَلَیْھِمْ حَفِیْظًا اِنْ عَلَیْکَ اِلَّا الْبَلٰغُ۔ (الشوریٰ :49) کہ اگر یہ لوگ اعراض کریں تو ہم نے آپؐ کو ان پر پاسبان بنا کر نہیں بھیجا۔ اِنْ عَلَیْکَ اِلَّا الْبَلٰغُ تم پر صرف پیغام کو پہنچا دینا فرض ہے۔

❋ آج کل کے علماء اپنے مریدوں کو جو سبق دیتے ہیں اس سے بالکل متضاد سبق اللہ تعالیٰ سورۃ الزخرف میں اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتا ہے۔ فرماتا ہے فَذَرْھُمْ یَخُوْضُوْا وَ یَلْعَبُوْا حَتّٰی یُلٰقُوْا یَوْمَھُمُ الَّذِیْ یُوْعَدُوْنَ (الزخرف:84) ان کو چھوڑ دے کہ وہ لغو باتیں کرتے رہیں اور کھیلتے رہیں یہاں تک کہ وہ اپنے اس دن سے ملیں جس کا وہ وعدہ دیئے جاتے ہیں۔ کیا یہ علماء اپنے دہشتگردوں کو یہی ارشاد کرتے ہیں کہ مخالفین کو چھوڑ دیں کہ وہ لغو باتیں کرتے رہیں۔

❋ اور سورۃ زخرف کی آخری دو آیات کلیۃً آج کل کے علماء کی مخالفین اسلام کے رویّہ کی بیخ کنی کرتی ہیں۔ فرماتا ہے۔ وَ قِیْلِہٖ یٰرَبِّ اِنَّ ھٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا یُؤْمِنُوْنَ۔ فَاصْفَحْ عَنْھُمْ وَ قُلْ سَلٰمٌ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ۔ (زخرف 90،89) کہ ہم کو اس (رسولؐ) کی اس بات کی قسم ہے کہ یہ لوگ کبھی ایمان نہیں لائیں گے۔ (ہمارا ارشاد یہ ہے) ان سے درگذر کرو اور ان کو سلامتی کا پیغام دو۔ وہ ضرور جاننے لگیں گے۔ اور اگلی سورۃ الدخان کی آخری دو آیات میں فرماتا ہے۔ فَاِنَّمَا یَسَّرْنٰہُ بِلِسَانِکَ لَعَلَّھُمْ یَتَذَکَّرُوْنَ۔ فَارْتَقِبْ اِنَّھُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ۔ (الدخان:60،59) کہ ہم نے اس (قرآن) کو تمہاری زبان پر آسان کر کے اتارا ہے تا کہ وہ نصیحت حاصل کریں۔ پس تم بھی انجام کا انتظار کرو وہ بھی انتظار کر رہے ہیں۔ یہ ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان مگر مولوی کا فرمان ہے کسی انتظار کی ضرورت نہیں موٹر سائیکل پر سوار ہو اور مخالف پر گولی چلا دو۔

❋ سورۃ الجاثیہ کی آیت نمبر 8 اور 9 میں ارشاد ہے۔ وَیْلٌ لِّکُلِّ اَفَّاکٍ اَثِیْمٍ۔ یَّسْمَعُ اٰیٰتِ اللّٰہِ تُتْلٰی عَلَیْہِ ثُمَّ یُصِرُّ مُسْتَکْبِرًا کَاَنْ لَّمْ یَسْمَعْھَا فَبَشِّرْہُ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ (الجاثیہ :9،8) کہ ہر جھوٹے گنہگار کے لئے عذاب مقدر ہے۔ جو ان آیات کو جو اس کے سامنے پڑھی جاتی ہیں سنتا ہے مگر تکبر کے ساتھ اپنی بات پر اصرار کرتا ہے پس ایسے شخص کو دردناک عذاب کی بشارت دے۔ یہ ہے اللہ تعالیٰ کا حکم مگر علماء کا حکم یہ ہے کہ ایسے شخص کو جلد از جلد ہلاک کر دو۔

❋ اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ مومنوں کو اپنے پاک رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ حکم دیتا ہے کہ قُلْ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یَغْفِرُوْا لِلَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ اَیَّامَ اللّٰہِ لِیَجْزِیَ قَوْمًا بِمَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ (الجاثیہ :15) کہ وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں ان کو کہہ دو کہ ان لوگوں سے مغفرت کا سلوک کریں جو اللہ کے دنوں کی امید نہیں رکھتے (یعنی اللہ کی طرف سے جزا اور سزا کی توقع ان کو نہیں ہے) لِیَجْزِیَ قَوْمًا بِمَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ تا کہ خدا خود ایسی قوم کو ان کے اعمال کا بدلہ دے۔ یہ ارشاد تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت تمام مسلمانوں کو دیا گیا ہے مگر مولویوں کا مسلمانوں کو حکم ہے کہ مخالفین سے ہر گز مغفرت کا سلوک نہ کریں بلکہ ہر طرح ان کی تباہی کے لئے جدوجہد کریں۔

❋ قارئین کی یاددہانی کے لئے ہم ایک دفعہ پھر آج کل کے نام نہاد علماء کا فتویٰ درج کر دیتے ہیں۔

’’وہابیہ وغیرہ مقلدین زمانہ باتفاق علمائے حرمین شریفین کافر مرتد ہیں ایسے کہ جو اُن کے اقوال ملعونہ پر اطلاع پا کر انہیں کافر نہ جانے یا شک ہی کرے خود کافر ہے۔ ان کے پیچھے نماز ہوتی ہی نہیں۔ ان کے ہاتھ کا ذبیحہ حرام۔ ان کی بیویاں نکاح سے نکل گئیں۔ ان کا نکاح کسی کافر یا مرتد سے نہیں ہوسکتا۔ اس کے ساتھ میل جول، کھانا پینا، اٹھنا بیٹھنا، سلام کلام سب حرام۔ ان کے مفصل احکام کتاب مستطاب حسام الحرمین الشریفین میں موجود ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم‘‘

مہر مہر مہر

دارالافتاء مدرسہ اہل سنت والجماعۃ بریلی آل رسول احمد رضا خان بریلی شفیع احمد خان رضوی سنی حنفی قادری

فتاویٰ ثنائیہ جلد نمبر 2 صفحہ 409 مرتبہ الحاج مولانا محمد داؤد راز خطیب جامعہ اہل حدیث شائع کردہ مکتبہ اشاعت دینیات موہن پورہ بمبئی۔ (بحوالہ محضر نامہ ناشر اسلام انٹرنیشنل پبلیکیشنز لمیٹڈ صفحہ 153)

❋ سورۃ الاحقاف میں اللہ تعالیٰ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتا ہے۔ فَاصْبِرْ کَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَ لَا تَسْتَعْجِلْ لَّھُمْ (احقاف :36) کہ آپؐ اولوالعزم رسولوں کی طرح صبر کریں اور ان کے لئے جلدی عذاب نہ چاہیں۔ اللہ تعالیٰ کا اپنے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مخالفین کے بارہ میں یہ ارشاد علماء زمانہ کے طرز عمل سے کتنا مختلف ہے۔

❋ سورۃ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آیت نمبر 5 سے ظاہر ہوتا ہے کہ جارحانہ حملہ کی ابتدا کفار کی طرف سے ہوئی تھی کیونکہ فرماتا ہے فَاِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتّٰٓی اِذَآ اَثْخَنْتُمُوْھُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً حَتّٰی تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَھَا ذٰلِکَ وَلَوْ یَشَآءُ اللّٰہُ لَانْتَصَرَ مِنْھُمْ وَ لٰکِنْ لِّیَبْلُوَا بَعْضَکُمْ بِبَعْضٍ وَالَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَلَنْ یُّضِلَّ اَعْمَالَھُمْ۔ (محمد:5) کہ جب کفار سے تمہاری مڈھ بھیڑ ہو تو گردنیں مارو اور جب تم ان کا زور توڑ دو تو مشکیں کسو اس کے بعد یا احسان کر کے چھوڑنا ہے یا فدیہ لے کر یہاں تک کہ لڑائی اپنے ہتھیار رکھ دے اور اگر اللہ چاہتا تو خود ہی بدلہ لے لیتا لیکن اس نے چاہا کہ بعض کو بعض کے ذریعہ آزمائے۔ یہ فقرہ کہ اگر اللہ چاہتا تو خود ہی ان سے بدلہ لے لیتا بتا رہا ہے کہ جارحانہ حملوں کا آغاز اُن کفار نے کیا تھا کیونکہ بدلہ تو اس سے لیا جاتا ہے جس نے کوئی زیادتی کی ہو۔ اگر کفار معصوم تھے اور انہوں نے کوئی زیادتی نہیں کی تھی تو ان سے بدلہ لینے کا تو کوئی موقع ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہ چھوٹا سا فقرہ ہی ان لوگوں کی غلط فہمی دور کرسکتا ہے جو جنگ کی ابتدا کا ذمہ وار نعوذ باللہ مسلمانوں کو قرار دیتے ہیں۔

❋ سورۃ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آیت نمبر 14 میں اللہ تعالیٰ واضح طور پر کفار کو جارحیت کا مجرم قرار دیتا ہے اور فرماتا ہے وَ کَاَیِّنْ مِّنْ قَرْیَۃٍ ھِیَ اَشَدُّ قُوَّۃً مِّنْ قَرْیَتِکَ الَّتِیْٓ اَخْرَجَتْکَ اَھْلَکْنٰھُمْ فَلَا نَاصِرَ لَھُمْ (محمد:14) کہ بہت سی ایسی بستیاں تھیں جو تیری اس بستی سے، جس نے تجھ کو نکال دیا زیادہ طاقتور تھیں پھر بھی ہم نے باوجود ان کی طاقت کے ان کو ہلاک کر دیا اور کوئی ان کا مددگار نہ بن سکا۔ اب اس قرآنی بیان اور تاریخی حقیقت کی موجودگی میں نہ صرف مغربی مصنف بلکہ نام نہاد علماء دین صرف جارحیت کا ارتکاب کا ذمہ وار مسلمانوں کو قرار دیتے ہیں بلکہ اپنی آج کی دہشتگردیوں کے جواز کے لئے اس کو دلیل بناتے ہیں۔

قتال کے متعلق سورۃ الحجرات میں ایک بنیادی اصول بیان ہے۔ فَقَاتِلُوا الَّتِیْ تَبْغِیْ (الحجرات :10) کہ اس گروہ سے لڑو جو زیادتی کرتا ہے۔ اور آیت کے آخر میں فرمایا اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ کہ اللہ تعالیٰ انصاف

کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ آج کل اسلام کے نام پر جو دہشتگردی ہو رہی ہے وہ سراسر انصاف کے تقاضوں کے خلاف ہے۔

❋ ایک بنیادی اصول جو مخالفین اسلام کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سکھایا وہ ہے۔ فَاصۡبِرۡ عَلٰی مَا یَقُوۡلُوۡنَ (ق:40) جو وہ کہتے ہیں اس پر صبر کرو۔ آج کل کے دہشتگرد اس بنیادی اصول کی کھلم کھلا خلاف ورزی کرتے ہیں۔ اس سورۃ کے آخر میں فرمایا۔ نَحۡنُ اَعۡلَمُ بِمَا یَقُوۡلُوۡنَ وَ مَاۤ اَنۡتَ عَلَیۡہِمۡ بِجَبَّارٍ ۟ فَذَکِّرۡ بِالۡقُرۡاٰنِ مَنۡ یَّخَافُ وَعِیۡدِ (ق:46) کہ ہم خوب جانتے ہیں جو وہ کہتے ہیں اور تم ان سے جبراً منوانے والے نہیں۔ سو تم نصیحت کرو قرآن سے اس کو جو ہمارے وعید سے ڈرتا ہے۔ مگر آج کل کے علماء قرآن سے نصیحت کے بجائے تلوار سے جبر کی تعلیم دیتے ہیں۔

❋ سورۃ الطور میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ فَذَرۡہُمۡ حَتّٰی یُلٰقُوۡا یَوۡمَہُمُ الَّذِیۡ فِیۡہِ یُصۡعَقُوۡنَ (الطور:46) کہ ان مخالفین کو اس دن تک چھوڑ دے جس دن وہ بے ہوش ہو کر گرا دیئے جائیں گے (یعنی قیامت کے دن تک) مگر ہمارے دہشتگرد اپنے علماء کی تحریک پر ان کو چھوڑنے والے نہیں۔

❋ سورۃ النجم میں بھی مخالفین سے اعراض کرنے کا حکم فرماتا ہے۔ فَاَعۡرِضۡ عَنۡ مَّنۡ تَوَلّٰی ۬ۙ عَنۡ ذِکۡرِنَا وَ لَمۡ یُرِدۡ اِلَّا الۡحَیٰوۃَ الدُّنۡیَا۔ ذٰلِکَ مَبۡلَغُہُمۡ مِّنَ الۡعِلۡمِ (النجم:30-31) کہ ان سے اعراض کرو جو ہمارے ذکر سے منہ موڑتے ہیں اور صرف دنیا کی زندگی کی خواہش رکھتے ہیں۔ یہی ان کے علم کی انتہا ہے۔ اب دیکھئے اس آیت میں اور کئی آیات کی طرح مخالفین سے اعراض کرنے کا حکم ہے نہ کہ ہتھیاروں کے ذریعہ ان پر حملہ کرنے کا۔

❋ سورۃ النجم آیت 32 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ ۙ لِیَجۡزِیَ الَّذِیۡنَ اَسَآءُوۡا بِمَا عَمِلُوۡا وَ یَجۡزِیَ الَّذِیۡنَ اَحۡسَنُوۡا بِالۡحُسۡنٰی (سورۃ النجم: 32) کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ کے قبضہ میں ہے۔ نتیجہ یہ کہ جنہوں نے اپنے اعمال میں بدی کی ان کو بھی وہ جزا دیتا ہے۔ اور جنہوں نے نیکی کی ان کو نیک بدلہ دیتا ہے۔ اب دیکھئے کہ بروں کی سزا اور نیکوں کی جزا اللہ تعالیٰ نے جس کے قبضہ میں آسمان اور زمین ہیں اپنے ہاتھ میں رکھی ہے۔ یہ علماء مخالفین کی سزا تو اپنے ہاتھ میں رکھنا چاہتے ہیں مگر نیکوں کی جزا کی وہ کوئی استطاعت نہیں پاتے۔ اگر وہ سزا دینے کے مجاز ہیں تو جزا دینا بھی ان کا فرض ہے جس کی طرف ان کو کوئی توجہ نہیں۔

❋ جو لوگ اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ جارحیت کے ارتکاب کے ذمہ وار مسلمان تھے وہ اس آیت کو غور سے دیکھیں جو سورۃ الممتحنہ کی دوسری آیت ہے کفار کے متعلق مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ یُخۡرِجُوۡنَ الرَّسُوۡلَ وَ اِیَّاکُمۡ اَنۡ تُؤۡمِنُوۡا بِاللّٰہِ رَبِّکُمۡ (الممتحنہ:3) کہ وہ تم کو بھی اور رسولؐ کو بھی گھروں سے نکالتے ہیں اس لئے کہ تم اللہ پر جو تمہارا رب ہے ایمان لاؤ۔

❋ اس سورۃ الممتحنہ کی دو آیات قطعی طور پر مسلمانوں کو اس الزام سے بری کرتی ہیں جو ان پر مغربی مستشرقین کی طرف سے لگایا جاتا ہے اور بعض نادان مسلمان بھی اس سے متاثر ہو جاتے ہیں۔ فرماتا ہے۔ لَا یَنۡہٰکُمُ اللّٰہُ عَنِ الَّذِیۡنَ لَمۡ یُقَاتِلُوۡکُمۡ فِی الدِّیۡنِ وَ لَمۡ یُخۡرِجُوۡکُمۡ مِّنۡ دِیَارِکُمۡ اَنۡ تَبَرُّوۡہُمۡ وَ تُقۡسِطُوۡۤا اِلَیۡہِمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الۡمُقۡسِطِیۡنَ۔ اِنَّمَا یَنۡہٰکُمُ اللّٰہُ عَنِ الَّذِیۡنَ قٰتَلُوۡکُمۡ فِی الدِّیۡنِ وَ اَخۡرَجُوۡکُمۡ مِّنۡ دِیَارِکُمۡ وَ ظٰہَرُوۡا عَلٰۤی اِخۡرَاجِکُمۡ اَنۡ تَوَلَّوۡہُمۡ ۚ وَ مَنۡ یَّتَوَلَّہُمۡ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الظّٰلِمُوۡنَ (الممتحنہ:9-10) کہ اللہ تمہیں ان لوگوں سے منع نہیں کرتا جنہوں نے دین کی وجہ سے تم سے جنگ نہیں کی اور تمہیں تمہارے گھروں سے نہیں نکالا کہ تم ان سے اعلیٰ درجہ کا نیک سلوک کرو اور ان سے انصاف کا معاملہ کرو۔ اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ اللہ صرف ان سے تمہیں منع کرتا ہے جنہوں نے دین کی وجہ سے تم سے جنگ کی اور تمہارے گھروں سے تمہیں نکالنے میں مدد کی کہ تم ان سے دوستی کرو اور جو ان سے دوستی کرے تو (مدنظر رکھے) کہ یہی لوگ ظالم ہیں۔ اب ان دو قطعی آیات کے مضمون کے بعد جو شخص اولین مسلمانوں پر جارحیت کا الزام لگاتا ہے وہ خود ظالم ہے۔

❋ اسلام کے نام پر کچھ عرصہ سے جو تنظیمیں زیادہ تر اپنے مسلمان بھائیوں کے خلاف ہی مصروف پیکار ہیں وہ اپنے آپ کو حقیقی مسلمان کہلانے کا اعلان کرتی ہیں۔ مگر سورۃ الصّف میں جو اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ کے سچے مجاہدوں کا نقشہ کھینچا ہے وہ اس طرح ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الَّذِیۡنَ یُقَاتِلُوۡنَ فِیۡ سَبِیۡلِہٖ صَفًّا کَاَنَّہُمۡ بُنۡیَانٌ مَّرۡصُوۡصٌ (الصف:5) کہ اللہ ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو اس کے رستہ میں صف باندھ کر لڑتے ہیں گویا کہ وہ ایک دیوار ہیں جس کی مضبوطی کے لئے اس پر سیسہ پگھلا کر ڈالا گیا ہو۔ اب دیانت داری سے بتایئے کہ جو تنظیمیں اس قسم کے دعوے کر رہی ہیں کیا ان کی یہی کیفیت ہے جو اس آیت میں بتائی گئی ہے؟ کیا وہ خود اپنے معصوم مسلمان بھائیوں، مردوں، عورتوں، بچوں پر حملہ آور نہیں؟ کیا وہ فی سبیل اللہ جدوجہد کر رہی ہیں یا مغربی طاقتیں ان کو دولت کے انبار مہیا کر رہی ہیں؟

❋ وہ علماء جو اسلام دشمنوں کے خلاف واجب القتل ہونے کے فتوے جاری کرتے ہیں معلوم ہوتا ہے قرآن شریف کے مطالعہ سے محروم ہیں۔ سورۃ التغابن آیت 15 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنَّ مِنۡ اَزۡوَاجِکُمۡ وَ اَوۡلَادِکُمۡ عَدُوًّا لَّکُمۡ فَاحۡذَرُوۡہُمۡ ۚ وَ اِنۡ تَعۡفُوۡا وَ تَصۡفَحُوۡا وَ تَغۡفِرُوۡا فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ (التغابن:15) کہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو تمہاری بیویوں اور تمہاری اولاد میں سے بعض تمہارے دشمن ہیں ان سے محتاط رہو اور اگر تم معاف کرو اور درگذر کرو تو اللہ تعالیٰ غفور و رحیم ہے۔ فرمایئے کہاں ہیں آپ کے فتوے!!! باہر کے دشمنوں کو تو واجب القتل ٹھہرانے میں آپ کو دقت ہو سکتی ہے کیونکہ وہ آپ کو واجب القتل قرار دیں گے مگر آپ کے دشمن، اسلام کے دشمن، بیویاں اور بچے تو آپ کے اختیار میں ہیں ان پر آپ کی تلوار بہ آسانی چل سکتی ہے جیسا کہ آپ کا فتویٰ ہے مگر آپ کا فتویٰ اور قرآن کا فتویٰ بالکل متضاد ہے۔ قرآن کا فتویٰ یہ ہے کہ اگر آپ عفو سے کام لیں گے۔ اگر آپ درگذر کریں گے تو یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ بھی مغفرت کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

❋ علماء کا اصرار ہے کہ مخالفین اسلام کو تہہ تیغ کیا جائے۔ قرآن بار بار فرماتا ہے ذَرۡہُمۡ ان کو چھوڑ دو۔ چنانچہ سورۃ المعارج آیت 43، 44 میں فرماتا ہے۔ فَذَرۡہُمۡ یَخُوۡضُوۡا وَ یَلۡعَبُوۡا حَتّٰی یُلٰقُوۡا یَوۡمَہُمُ الَّذِیۡ یُوۡعَدُوۡنَ۔ یَوۡمَ یَخۡرُجُوۡنَ مِنَ الۡاَجۡدَاثِ سِرَاعًا کَاَنَّہُمۡ اِلٰی نُصُبٍ یُّوۡفِضُوۡنَ۔ (المعارج:43-44) پس ان کو چھوڑ دے کہ وہ فضول باتیں کرتے رہیں اور کھیلتے رہیں یہاں تک اپنے اس دن سے ملیں جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ جس دن وہ قبروں سے تیزی سے نکلیں گے گویا وہ نصب شدہ ستونوں کی طرف دوڑے جاتے ہیں۔

☆...☆...☆

VACANCY Minister of Religion Ahmadiyya Muslim Community: Indonesian Speaker

We are a UK registered charity, a religious community, that runs its own religious training academy and faith based TV channels for viewers all over the world.

ABOUT THE ROLE:

We are inviting applications for the following post of Minister of Religion. Candidates will be expected to lead congregational prayers, have a dynamic preaching record, be fully conversant with both Arabic and Urdu languages and in addition a recent qualification equivalent to English Language level B2 on the CEFR(overall band score of 5.5).

He should have the additional qualification/experience listed below. The successful applicant may be posted at any one of the mission centres in the UK. This is a permanent position to help meet the community's growing spiritual and religious needs.

	Main qualification/work	Likely posting
Indonesian speaker	Prepare and present religious programmes on TV	London SW19

JOBDESCRIPTION:

You would be required to do some or all of the following:

Lead and encourage attendance at obligatory prayers deliver sermons on Fridays and other gatherings preach and propagate to members of the public the teachings of the founder of the Ahmadiyya Muslim community enter into correspondence with members and the general public defend the teachings against opponents and non-believers translate literature and correspondence in or from the relevant languages specified above carry out research on relevant secular and non-secular subjects, publish periodicals, participate in inter-community matters liaise with members of the community and resolve social problems introduce programmes host religious talk shows, current affairs or religious/cultural educational programmes attend promotional events for our faith community, conferences and social functions and related administrative duties.

EXPERIENCE REQUIRED:

You must have a wide range of knowledge in the Holy Quran, Ahadith (Traditions of the Prophet of Islam)and Islamic topics and preferably be familiar with the writings of Hadhrat Mirza Ghulam AhmadFounder of the Ahmadiyya Muslim community and of his claims gained through an intensive course of private or college study of not less than four years full-time. You must have language skills in Urdu, Arabic and with a good understanding of Indonesian and a reasonable command of English. You should have served as a Minister of Religion for not less than two years.

You must have a good record of performance, preferably have some previous broadcasting experience, and a strong understanding of our targeted audiences particularly in the East. You should also possess good interviewing, listening and spoken communication skills, good interpersonal skills, be able to follow instructions, memorise facts and also have good planning and organisational ability. You need to have a confident and relaxed manner in dealing with members of the public. We expect you to be able to work under pressure.

QUALIFICATIONS REQUIRED:

You are expected to have either a Shahid"degree"or equivalent gained from attending a 4 years full-time Jamia Ahmadiyya college OR equivalent qualification in Islamic religious studies or a relevant HND level qualification plus at least two years' relevant work experience as an Imam.

PACKAGE:

Thestipend/customaryofferingspackageincludethefollowing:

Stipend of £5,100—/per annum(for 35 hours a week on average plus rent free accommodation with all utilities eg council tax, water rates, gas, electricity paid by the Employer travel expenses reimbursed(25 days holidays per annum.)

Closing Date: 2 December 2017

Please apply to:

Mansoor.Shah@ahmadiyyauk.org OR write to:

The National President, Ahmadiyya Muslim Association UK,

16 Gressenhall Road London SW18 5QL

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

حضرت حاجی فضل حسین صاحبؓ شاہجہانپوری

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 28فروری 2012ء میں حضرت حاجی فضل حسین صاحبؓ شاہجہانپوری کا مختصر ذکرشائع ہوا ہے۔ آپؓ بیعت کے بعد شاہجہانپور سے قادیان آگئے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے ’’حقیقۃالوحی‘‘ میں ایک پیشگوئی ’’سخت زلزلہ آیا اور آج بارش بھی ہوگی۔خوش آمدی نیک آمدی‘‘ کے قبل از وقت سننے کے گواہان میں آپؓ کا نام بھی درج فرمایا ہے۔

قادیان میں قریباً دس سال قیام کے بعد آپ نے 29فروری 1908ء کو بعمر تقریباً 78 سال قادیان میں وفات پائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

حضرت نواب بی بی صاحبہ

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 27فروری 2012ء میں مکرم حمیداللہ ظفر صاحب نے اپنی دادی حضرت نواب بی بی صاحبہ (المعروف ماں جی) کا تفصیلی ذکرخیر کیا ہے۔

محترمہ نواب بی بی صاحبہ پسرور ضلع سیالکوٹ کے قریبی گاؤں کھوکھر کی رہنے والی تھیں۔آپ کے والد محترم گاؤں کے نمبردار اور اچھے زمیندار تھے۔اُن کا ایک ہی بیٹا تھا۔آپ کی شادی داتا زیدکا کے حیات محمد صاحب سے ہوئی جن کی پہلی بیوی سے کوئی اولاد نہیں تھی۔

محترمہ نواب بی بی صاحبہ اپنی جوانی سے ہی بہت نیک خاتون تھیں اور آپ کے خاوند بھی بہت نیک دعا گو بزرگ تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُن کی زمینوں میں بہت اناج ہوتا تھا۔وہاں ایک بوٹی (بُرو) اُگتی تھی جسے کھا کر جانور مر بھی سکتا تھا لیکن آپ اپنے جانور کھلے چھوڑ دیتے اور کہا کرتے کہ یہ بُوٹی اللہ میاں نے میرے جانوروں کے لئے اُگائی ہے۔ چنانچہ آپ کے جانور کبھی اُس بُوٹی سے متأثر نہیں ہوئے لیکن اگر کسی اَور نے آپ کی دیکھا دیکھی اپنے جانور اُس جگہ چھوڑے تو اُس کو نقصان پہنچا اور بعض دفعہ اُن کا جانور مر بھی گیا۔

جب حضرت چوہدری ظفراللہ خان صاحب کی والدہ ماجدہ حضرت حسین بی بی صاحبہؓ نے احمدیت قبول کرلی تو چونکہ اُن سے قربت بھی تھی نیز دونوں گھر آمنے سامنے تھے اس لئے وہ نواب بی بی صاحبہ کو تبلیغ کیا کرتی تھیں۔ پھر وہ آپ کو لے کر قادیان بھی گئیں۔ اگرچہ نواب بی بی صاحبہ نے اس حقیقت کو جان لیا کہ حضرت مسیح موعودؑ برحق ہیں تاہم بیعت کئے بغیر واپس آگئیں۔لیکن گھر آکر یہ احساس شدّت اختیار کرگیا کہ احمدیت سچّی ہے چنانچہ پھر خفیہ طور پر بذریعہ خط حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کرلی۔ کچھ عرصہ بعد آپ کے خاوند کو علم ہوگیا تو انہوں نے آپ کو احمدیت سے منحرف کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا اور بہت تشدّد بھی کیا۔ یہاں تک کہ چارپائی کے پایوں کے نیچے آپ کے دونوں ہاتھ رکھ کر خود اوپر بیٹھ جاتے۔لیکن آپ یہ تشدد برداشت کرتی رہیں یہاں تک کہ حضرت حسین بی بی صاحبہؓ کے والد محترم نے حیات محمد صاحب کو ایسا ظلم کرنے سے بہت سختی سے روکا۔آخرکار آپ کا یہ صبر رنگ لایا اور حیات محمد صاحب نے بھی بیعت کرلی۔

حضرت نواب بی بی صاحبہ ہمہ وقت ذکرالٰہی اور دعاؤں میں مصروف رہتیں۔لوگ کثرت سے دعا کروانے اور دَم کروانے کے لئے آپ کے پاس آیا کرتے تھے۔ آپؓ خود بیان فرماتی ہیں کہ بیعت کرنے کے بعد جب ابھی اس کا اظہار اپنے گھر میں نہیں کیا تھا تو داتا زیدکا کی کچّی احمدیہ مسجد کو پختہ کروانے کے لئے چندہ اکٹھا کیا جارہا تھا لیکن آپؓ کے پاس کچھ نہیں تھا جو پیش کرسکتیں۔اسی اثناء میں آپ کے خاوند نے اپنا ایک بَیل بیچ کر رقم آپ کو رکھنے کے لئے دی تو آپ نے دل کے ہاتھوں مجبور ہوکر اُس رقم میں سے پانچ روپے مسجد کی تعمیر کے لئے دے دیئے اور پھر دعا شروع کردی کہ اے اللہ! میری پردہ پوشی فرمانا۔ چند دن بعد آپ کے خاوند نے رقم مانگی تو آپ کمرے میں گئیں اور دروازہ بند کرکے دعا کی کہ مولا! تُو ہی میری عزت رکھ سکتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے بشاشت عطا فرمادی تو رقم لاکر اپنے خاوند کو دے دی۔ انہوں نے رقم گِنی اور جاکر ایک بَیل خریدلیا۔بَیل کے مالک نے دومختلف افراد سے رقم گنوائی تو بھی پوری نکلی۔

آپ کی قبولیت دعا کے بے شمار واقعات کے احمدیوں کے علاوہ غیر بھی گواہ ہیں۔ گاؤں کے ماحول میں اکثر پھل بیچنے والے اپنے سر پر ٹوکرا اٹھائے آتے اور کچھ پھل آپ کی خدمت میں بطور ہدیہ پیش کرتے۔ آپ وہ پھل محلہ کے بچوں میں تقسیم کردیتی تھیں اور اپنی پوتیوں کو بھی اُتنا ہی حصّہ دیتی تھیں جتنا دوسری بچیوں کو ملتا تھا۔

ایک صبح آپ بیدار ہوئیں تو تہجد، نماز فجر اور تلاوت قرآن کریم سے فارغ ہوکر بے چینی سے اپنے بیٹے کا انتظار کرنے لگیں جو نماز فجر ادا کرنے مسجد گئے ہوئے تھے اور مقامی سکول میں استاد تھے۔ جب وہ آئے تو آپ نے انہیں کہا کہ جلدی قاضی کوٹ (ضلع گوجرانوالہ) جاؤ جہاں تمہارا بھائی اس دنیا سے رخصت ہونے والا ہے۔ بیٹے نے تھوڑا تامّل کیا تو فرمانے لگیں کہ سیدھے وہاں جاؤ ورنہ تم اپنے بھائی کو نہیں مل سکوگے۔ اس پر بیٹے نے بے دلی سے سائیکل اٹھائی لیکن بجائے قاضی کوٹ جانے کے، پہلے اپنے سکول گئے، وہاں سے رخصت لی اور پھر قاضی کوٹ روانہ ہوگئے۔ جب وہ قاضی کوٹ پہنچے تو علم ہوا کہ دس منٹ پہلے اُن کے بھائی کی وفات ہوچکی تھی۔

ایک مرتبہ آپ کے بیٹے نے آپ کو نئے کپڑے سلوا کر دیئے۔ آپ نے وہ کپڑے پہنے تو کسی عورت نے آپ کو اپنے کپڑے دکھائے جو پھٹے پرانے تھے۔ آپ نے اسی وقت نئے کپڑے اُسے دے دیئے۔ جب آپ کے بیٹے کو یہ واقعہ معلوم ہوا تو وہ سخت ناراض ہوئے۔ اس پر آپ افسردہ ہوکر کہنے لگیں آئندہ کبھی تم مجھے نہ لاکر دینا، مَیں نے جس کی راہ میں دیئے ہیں وہ خود ہی مجھے عطا فرمائے گا۔ کچھ دیر بعد دروازہ پر دستک ہوئی۔ کھولا تو ایک آدمی ٹوکری اٹھائے کھڑا تھا۔ کہنے لگا کہ مَیں فلاں گاؤں سے آیا ہوں اور فلاں عورت نے مٹھائی اور دو سوٹ ماں جی آپ کے لئے بھیجے ہیں وہ آپ سے اولادِ نرینہ کے لئے دعا کے لئے کہا کرتی تھی اور آج اللہ تعالیٰ نے اسے بیٹا دیا ہے۔ اُس شخص کے جانے کے بعد آپ نے اپنے بیٹے سے کہا کہ تم نے مجھے لاکر کیا دیا تھا کہ جب میں نے خدا کی راہ میں دے دیا تو اس قدر غصے ہو رہے تھے، دیکھو میرے مولیٰ نے جس کی خاطر میں نے غریب عورت کو اپنے کپڑے دیئے تھے ایک نہیں دو جوڑے کپڑوں کے بھیجے ہیں اور مٹھائی بھی بھیجی ہے۔

علاقہ کا ہر چھوٹا بڑا آپ کا احترام کرتا۔آپ کو جو لڑکی بھی ملتی آپ اس کو نماز کی طرف توجہ دلاتیں۔ مخلوق خدا سے بہت ہمدردی کرنے والا وجود تھیں۔ جانوروں اور پرندوں تک کا خیال رکھتی تھیں۔ جانور اور پرندے بھی مانوس ہوکر آپ کے آس پاس پھرتے رہتے تھے۔

مضمون نگار بیان کرتے ہیں کہ جب مَیں پانچویں جماعت میں پڑھتا تھا تو گرمیوں کی ایک رات میرے والد شدید بیمار ہوگئے۔ انہوں نے ہم بچوں اور ہماری والدہ کو بلایا، بچوں کو گلے سے لگایا اور نصائح کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ میرے بعد زمین وغیرہ بیچ کر ربوہ چلے جانا اور وہاں بچوں کو پڑھانا۔ پھر ایک چیخ ماری اور بے ہوش ہوگئے۔ ہم سب نے زور زور سے رونا شروع کردیا۔ سارا گاؤں اُمڈ آیا۔ گھوڑی بھیج کر قریبی گاؤں سے ایک احمدی ڈاکٹر کو بلوایا گیا۔ انہوں نے مریض کی حالت دیکھ کر مایوسی کا اظہار کیا اور یہ بھی کہا کہ کفن دفن کا انتظام کرلیں۔ واپس جاکر اُس ڈاکٹر نے کچھ لوگوں کو بھی بتادیا کہ نصراللہ خان کا آخری وقت آگیا ہے۔ اسی اثناء میں ماں جی (حضرت نواب بی بی صاحبہ) کو اپنے بیٹے کی حالت کا علم ہوا تو آپ نے وضو کیا اور جائے نماز پر سجدہ ریز ہوگئیں۔ گریہ وزاری اور بے قراری انتہا پر تھی۔ فجر کی اذان کے وقت ایک دوسرے ڈاکٹر آئے اور انہوں نے کہا میں کوشش کرتا ہوں لیکن کچھ کہہ نہیں سکتا کہ یہ بچ سکیں گے یا نہیں۔ گیارہ بجے کے قریب مجھے اُس سکول کے چند اساتذہ ملے جہاں والد صاحب پڑھاتے تھے اور پوچھنے لگے کہ جنازہ کب ہونا ہے؟ وہاں موجود ایک بزرگ اُن کو کہنے لگے: توبہ کرو ابھی ڈاکٹر کوشش کررہا ہے۔ دعا کرو، اللہ انہیں صحت دے۔

گھر میں موجود سب لوگ ماں جی کی ضعیف العمری کے باعث پریشان تھے کہ وہ آدھی رات سے سجدہ میں پڑی ہیں، نہ کھاتی ہیں نہ پیتی ہیں اور ایک ہی التجا اپنے ربّ سے کئے جارہی ہیں کہ اللہ میاں! مجھے میرا پتر (بیٹا) دے دے۔ دوپہر کو کچھ ادویات لاہور سے منگوا کر استعمال کرائی گئیں۔ سہ پہر کو جب دن ڈھلنے لگا تو ماں جی سجدہ سے اٹھ گئیں اور کہنے لگیں اللہ میاں نے میرا پتّر مجھے واپس کردیا ہے۔ تھوڑی دیر بعد والد صاحب کو ہوش آنے لگا۔ پھر آنکھیں کھول دیں لیکن وہ نہ چل پھر سکتے تھے اور نہ حافظہ ہی کام کرتا تھا، کسی رشتہ دار یا بچوں کو بھی نہیں پہچانتے تھے۔ دو تین ماہ تک وہ ایسے ہی بیمار رہے۔ لوگ مجھے پکڑ کر اُنہیں کہتے تھے کہ یہ آپ کا بیٹا ہے لیکن والد صاحب کہتے تھے کہ نہیں تم مجھ سے مذاق کرتے ہو۔ اُن کو قرآن مجید جو یاد تھا سب بھول چکے تھے لیکن پھر آہستہ آہستہ صحت بحال ہوتی گئی اور حافظہ بھی بحال ہوتا گیا۔ بعدازاں وہ ایک لمبا عرصہ زندہ رہے، اچھی صحت بھی پائی۔ سکول میں پڑھاتے رہے اور بالآخر ریٹائر ہوکر پنشن بھی لیتے رہے۔

مضمون نگار رقمطراز ہیں کہ میرے والد صاحب نے مجھے اور میری بہن کو ربوہ سکول میں داخل کروادیا تھا۔ دسمبر کی ایک رات جب سب گاؤں کے گھر میں کمرے میں سوئے ہوئے تھے کہ ماں جی نے اُٹھ کر دروازہ کھول دیا اور پوچھنے پر بتایا کہ مجھے کسی نے باہر آواز دی ہے۔ پھر آپؓ بستر پر لیٹ گئیں اور نام لے لے کر سب کو سلام بھجوانے کی تاکید کرنے لگیں اور ساتھ یہ کہنا شروع کردیا کہ اب میرا آخری وقت آگیا ہے۔ والد صاحب تسلّی دیتے تو ماں جی میرا اور بہن کا نام لے کر کہتیں کہ اب انہوں نے مجھے کہاں ملنا ہے، میرا اُن کو پیار دینا۔ انہی باتوں کے دوران فجر کی اذان شروع ہوئی اور ماں جی نے ایک لمبا سانس لے کر اپنی جان مالک حقیقی کے سپرد کردی۔ آپ نے 108 سال کی لمبی عمر پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہیں۔

محترم میاں محمد یٰسین صاحب سہارنپوری

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 27فروری 2012ء میں محترم میاں محمد یٰسین صاحب کا مختصر ذکرخیر شامل اشاعت ہے۔

محترم میاں محمد یٰسین صاحب کا اصل وطن سہارنپور تھا لیکن کاروبار کے سلسلہ میں آپ کوہ منصوری میں اپنے بھائی مکرم میاں محمد یامین صاحب (تاجر کتب) کے ساتھ مقیم تھے۔ یہیں آپ دونوں بھائیوں تک احمدیت کا پیغام حضرت سید عزیز الرحمن صاحبؓ آف بریلی کے ذریعے پہنچا اور خلافت اولیٰ کے زمانے میں اِنہوں نے احمدیت قبول کرنے کی سعادت پائی۔

آپ کا استقلال اور اخلاص قابل رشک تھا۔ احمدیت قبول کرنے کے بعد آپ بہت دکھ دیئے گئے حتیٰ کہ والد نے جائیداد سے عاق کردینے کی دھمکی بھی دی لیکن آپ احمدیت پر مضبوطی سے قائم رہے اور اپنے بھائی کے ہمراہ ہجرت کرکے قادیان چلے آئے۔ یہاں مہاجر کی زندگی گزار رہے تھے کہ 27فروری 1911ء کو وفات پاکر بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئے۔

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 19رمارچ 2012ء میں محترم ثاقب زیروی صاحب کی ایک خوبصورت نظم بعنوان ’’وقت آنے دو‘‘ شائع ہوئی ہے۔اس نظم میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

رعنائیاں ہر سُو بکھریں گی گیسوئے سحر لہرانے دو
پُرنُور سویرا پُھوٹے گا یہ ظلمتِ شب ڈھل جانے دو
ہم جور و جفا کے خوگر ہیں ، بدلیں گے نہ اپنی خُوئے وفا
ہم پیار کی شمعیں جلائیں گے نفرت کو زور دکھانے دو
یہ سچّے عشق کی باتیں ہیں خوش بختی کی معراج ہے یہ
وہ لطفِ مجسّم جب بھی کہے جانوں کے بھی اب نذرانے دو
جذبات کا خُوں کرتے کرتے اِک عمر گزاری ہے ہم نے
خاموش نگاہوں کو اب تک اس دل کا حال سنانے دو
ناموسِ دیں کا تحفّظ بھی اس دَور میں ایک خطا ٹھہری
یہ قاضیٔ شہر کا فتویٰ ہے اس جُرم کے بھی ہرجانے دو
اِک موج بہالے جائے گی سب ریت پہ لکھی تحریریں
اس مالک کے ہاں دیر تو ہے اندھیر نہیں وقت آنے دو

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
November 17, 2017 – November 23, 2017

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday November 17, 2017

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Dars-e-Tehreerat
00:50	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 13.
01:20	Inauguration of Baitul Wahid Mosque
02:05	Tehrik-e-Jadid
02:25	In His Own Words
03:00	Spanish Service
03:35	Pushto Muzakarah
04:20	Tarjumatul Qur'an Class
05:25	Seekers Of Treasure
06:00	Tilawat: Surah An-Nisaa, verses 115-148.
06:20	Dars-e-Hadith
06:35	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 22.
07:00	Beacon Of Truth: Recorded on October 23, 2016.
07:50	The Life Of Hazrat Khalifatul-Masih V (aba)
08:00	The Finality Of Prophethood
09:00	Huzoor's Reception In Hamburg: Recorded on December 5, 2012.
10:15	In His Own Words
10:50	The Life Of Hazrat Khalifatul-Masih I (ra)
11:00	Deeni-o-Fiqahi Masail
11:35	Tilawat [R]
11:55	Seerat Sahaba Rasool
12:30	Live Proceedings From Baitul Futuh Mosque
13:00	Live Friday Sermon
14:00	Live Proceedings From Baitul Futuh Mosque
14:30	Shotter Shondhane
15:30	The Finality Of Prophethood [R]
16:30	Friday Sermon [R]
17:45	The Significance Of Flags
18:00	World News
18:30	Beacon Of Truth [R]
19:15	The Life Of Hazrat Khalifatul-Masih V (aba)
19:30	Huzoor's Reception In Hamburg [R]
20:45	The Finality Of Prophethood [R]
21:30	Friday Sermon [R]
22:50	The Life Of Hazrat Khalifatul Masih IV (ra)
23:00	The Finality Of Prophethood [R]

Saturday November 18, 2017

00:00	World News
00:30	Tilawat
00:55	Yassarnal Qur'an
01:10	Huzoor's Reception In Hamburg
02:30	In His Own Words
03:05	Beacon Of Truth
04:00	Friday Sermon
05:10	Introduction To Waqf-e-Jadid
05:25	Deeni-o-Fiqahi Masail
06:00	Tilawat: Surah An-Nisaa, verses 149-177.
06:10	Dars-e-Hadith
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 3.
07:00	Pakistan In Perspective
07:35	Open Forum
08:05	International Jama'at News
09:00	Friday Sermon
10:10	In His Own Words
10:40	Dua-e-Mustaja'ab
11:10	Indonesian Service
12:10	Tilawat [R]
12:25	Al-Tarteel [R]
13:00	Live Intikhab-e-Sukhan
14:15	Bangla Shomprochar
15:10	Qur'anic Archeology [R]
15:40	Life Of The Holy Prophet Muhammad (saw)
16:00	Live Rah-e-Huda
17:35	Al-Tarteel [R]
18:10	World News
18:30	Pakistan In Perspective [R]
19:00	Open Forum [R]
19:35	Dua-e-Mustaja'ab [R]
20:05	Ansarullah Ijtema UK: Recorded October 4, 2009
21:00	International Jama'at News [R]
22:00	Friday Sermon [R]
23:10	Life Of The Holy Prophet Muhammad (saw) [R]
23:30	Qur'anic Archaeology [R]

Sunday November 19, 2017

00:00	World News
00:15	Tilawat
00:30	Dars-e-Hadith
00:45	Al-Tarteel
01:15	Ansarullah Ijtema UK
02:05	In His Own Words
02:40	Pakistan In Perspective
03:15	Open Forum
03:50	Friday Sermon
05:10	History Of Cordoba
05:35	Qur'anic Archaeology
06:00	Tilawat: Surah Al-Maa'idah, verses 1-18.
06:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:40	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 22.
07:00	Rah-e-Huda: Recorded on November 18, 2017.
08:35	Attractions Of Canada
09:05	Jamia Ahmadiyya Class UK: Recorded on March 29, 2015.
11:00	Indonesian Service
12:00	Tilawat [R]
12:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
12:40	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Friday Sermon [R]
14:10	Shotter Shondhane
15:10	Jamia Ahmadiyya Class UK [R]
17:00	Islami Mahino Ka Ta'aruf
17:25	Yassarnal Qur'an [R]
17:40	The Prophecy Of Khilafat
18:00	World News
18:20	Rah-e-Huda [R]
19:50	Jamia Ahmadiyya Class UK [R]
21:35	In His Own Words [R]
22:10	The Prophecy Of Khilafat [R]
22:30	Friday Sermon [R]
23:40	Attractions Of Canada [R]

Monday November 20, 2017

00:10	World News
00:30	Tilawat
00:45	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
01:10	Yassarnal Qur'an
01:25	Jamia Ahmadiyya Class UK
03:10	Seekers Of Treasure
03:55	Friday Sermon
05:05	History Of Cordoba
05:30	Attractions Of Canada
06:00	Tilawat: Surah Al-Maa'idah, verses 19-42.
06:15	Dars-e-Hadith
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 3.
07:00	Rencontre Avec Les Francophones
08:05	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
08:25	Jalsa Salana Speeches
08:35	Seerat-un-Nabi (saw)
09:05	Press Conference In Germany: Recorded on December 17, 2012.
09:40	In His Own Words
10:15	Kids Time
10:45	Friday Sermon: Recorded on June 9, 2017.
12:00	Tilawat [R]
12:15	Dars-e-Hadith [R]
12:30	Al-Tarteel [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on December 16, 2011.
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Press Conference In Germany [R]
15:30	The Finality Of Prophethood
16:30	International Jama'at News
17:25	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Somali Service
18:55	Jalsa Salana Speeches [R]
19:05	Seerat-un-Nabi [R]
19:35	Kids Time [R]
20:05	Press Conference In Germany [R]
20:30	Aao Urdu Seekhein [R]
21:00	In His Own Words [R]
21:35	The Finality Of Prophethood [R]
22:20	Rencontre Avec Les Francophones [R]
23:35	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood [R]

Tuesday November 21, 2017

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Dars-e-Hadith
00:50	Al-Tarteel
01:20	Press Conference In Germany
01:40	The Finality Of Prophethood
02:25	In His Own Words
03:00	International Jama'at News
03:55	Rencontre Avec Les Francophones
05:00	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
05:20	Jalsa Salana Speeches
05:30	Seerat-un-Nabi
06:00	Tilawat: Surah Al-Maa'idah, verses 43-60.
06:10	Dars-e-Hadith
06:35	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 23.
06:50	Liqa Ma'al Arab: Recorded on June 5, 1996.
08:00	Story Time: Part 43.
08:20	InfoMate
08:55	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna: Recorded on November 19, 2017.
09:55	In His Own Words
10:30	Khilafat-e-Haqqa Islamiya
11:00	Indonesian Service
12:15	Tilawat [R]
12:30	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Friday Sermon
14:00	Bangla Shomprochar
15:15	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna [R]
16:15	In His Own Words [R]
16:50	Signs Of The Latter Days
17:30	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:20	Story Time [R]
18:40	InfoMate [R]
19:10	Khilafat-e-Haqqa Islamiya [R]
19:50	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna [R]
20:55	In His Own Words [R]
21:25	Signs Of The Latter Days [R]
22:05	Liqa Ma'al Arab [R]
23:15	Taqareer
23:55	World News

Wednesday November 22, 2017

00:15	Tilawat
00:30	Dars-e-Hadith
00:50	Yassarnal Qur'an
01:15	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna
02:20	In His Own Words
02:55	Khilafat-e-Haqqa Islamiya
03:25	InfoMate
04:10	Liqa Ma'al Arab
05:20	Signs Of The Latter Days
06:00	Tilawat: Surah Al-Maa'idah, verses 61-83.
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 3.
07:00	Question And Answer Session
07:30	History Of Cordoba
08:00	25 Years of MTA
09:00	Huzoor's Jalsa Salana Address Qadian: Recorded on December 28, 2009.
10:05	In His Own Words
10:30	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
11:05	Indonesian Service
12:10	Tilawat [R]
12:30	Al-Tarteel [R]
13:00	Friday Sermon
14:00	Bangla Shomprochar
15:00	Huzoor's Jalsa Salana Address Qadian [R]
16:00	History Of Cordoba [R]
16:30	Ghazwat-e-Nabi
17:30	Al-Tarteel [R]
18:05	World News
18:30	L'Islam En Questions
19:05	History Of Cordoba [R]
19:30	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il [R]
20:05	Huzoor's Jalsa Salana Address Qadian [R]
21:20	Ghazwat-e-Nabi [R]
22:30	Question And Answer Session [R]
23:00	History Of Cordoba [R]
23:30	Chef's Corner

Thursday November 23, 2017

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
01:00	Al-Tarteel
01:30	Huzoor's Jalsa Salana Address Qadian
02:30	In His Own Words
03:05	25 Years of MTA
04:00	Question And Answer Session
04:30	History Of Cordoba
04:55	Ghazwat-e-Nabi
06:05	Tilawat: Surah Al-Baqarah verses 64-92.
06:15	Dars-e-Tehreerat
06:40	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 15.
07:00	Tarjamatul Qur'an Class: Recorded on January 10, 1996.
08:05	Life Of The Holy Prophet Muhammad (saw)
08:25	One Minute Challenge
09:00	Inauguration Of Baitul Ghafoor Mosque: Recorded on March 18, 2012.
10:30	Pakistan in Perspective
11:05	Japanese Service
11:20	Pushto Muzakarah
12:00	Tilawat [R]
12:15	Dars-e-Tehreerat [R]
12:40	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on October 20, 2017.
14:05	Beacon Of Truth: Recorded on February 8, 2015.
15:10	Inauguration Of Baitul Ghafoor Mosque [R]
16:30	Persian Service
17:00	Seekers Of Treasure
17:40	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:20	Pakistan In Perspective [R]
18:55	Open Forum
19:30	Life Of The Holy Prophet Muhammad (saw) [R]
20:00	Friday Sermon [R]
21:05	In His Own Words [R]
21:40	Seekers Of Treasure [R]
22:25	Tarjamatul Qur'an Class [R]

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Translations for Huzoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:info@alfazlintl.org

Vol 24 | Friday 17 November 2017 | Issue No. 46

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ یوکے منعقدہ (28 تا 30 جولائی 2017ء) کے موقع پر

دنیا کے مختلف ممالک سے وفود کی آمد اور جلسہ میں شمولیت

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقاتیں

اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ان ایام میں غیر معمولی مصروفیات کا مختصر ذکر۔

لاس اینجلس (امریکہ) سے بدھسٹ کمیونٹی سے تعلق رکھنے والا وفد، کینیڈا، جمیکا، بیلیز، آئس لینڈ، بیلجیم، کبابیر، گیمبیا، ہیٹی اور فلپائن کے مہمانوں اور وفود کی حضور انور سے ملاقات۔ مہمانوں کے سوالات کے جوابات۔ اور جلسہ میں شمولیت کے حوالہ سے مہمانوں کے تأثرات۔

عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر۔ لندن

قسط نمبر 2

لاس اینجلس (امریکہ) سے بدھسٹ کمیونٹی سے تعلق رکھنے والا وفد

اس کے بعد لاس اینجلس (امریکہ) سے بدھسٹ کمیونٹی سے تعلق رکھنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔

لاس اینجلس امریکہ سے بُدھ مت کی شاخ Compassionate Service Soceity (CSS) کا 21 ممبران پر مشتمل وفد جلسہ میں شرکت کے لئے آیا تھا۔

☆ اس تنظیم کے فاؤنڈر اور پریذیڈنٹ Nhan Khac Le نے سب سے پہلے اپنے ممبران کا تعارف کروایا۔ اس وفد میں ڈاکٹر، ٹیچرز، انجینئرز، جرنلسٹس اور مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد موجود تھے۔

☆ وفد کے لیڈر اور پریذیڈنٹ Nhan Khac Le نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ جب سے میرا احمدی احباب کے ساتھ رابطہ ہوا ہے تو میں نے پہلی دفعہ اسلامی دعائیں پڑھی ہیں۔ اسلام کی بنیاد محبت اور امن پر ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ ہمارا تعلق احمدیوں سے بن گیا ہے۔ ہم نے احمدیوں میں صرف محبت اور پیار ہی دیکھا ہے۔ جس طرح یہاں ہمارا خیال رکھا گیا ہے ہم بتا نہیں سکتے۔

موصوف نے کہا:۔ بہت منظم جلسہ ہے۔ اطاعت کا اعلیٰ معیار ہے۔ سب لوگ، رضاکار طوعی کام کر رہے ہیں اور خدمت کے جذبہ سے سرشار ہیں۔ یہ سب حضور انور کی وجہ سے ہے۔ اب ہم امریکہ جا کر لوگوں کو خلافتِ احمدیہ کے بارہ میں بتائیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

اس دنیا میں یہ ضروری ہے کہ ہم انسانیت کی قدر کریں اور اسی وجہ سے ہم نے اپنی انسانیت کی خدمت کرنے والے ادارہ کا نام ’ہیومینٹی فرسٹ‘ رکھا ہوا ہے۔

موصوف نے کہا کہ: حضور بالکل سیدھی اور صاف بات کرتے ہیں اور بڑے نرم دل اور مہربان ہیں۔ ہماری خواہش ہے کہ حضور انور امریکہ آئیں اور وہاں آ کر ہماری رہنمائی کریں اور بدھسٹ لوگوں سے ملیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

ہم حضرت بُدھ علیہ السلام کو خدا کا ایک نبی سمجھتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وفد کے لیڈر اور پریذیڈنٹ سے بدھ ازم کے مختلف فرقوں اور ان میں فرق اور ان کی مختلف کمیونیٹیز کے حوالہ سے دریافت فرمایا۔

ملاقات کے آخر پر اس وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ایک تحفہ پیش کیا اور بتایا کہ یہ سوونیئر پندرہ سو سال پرانی لکڑی سے بنا ہوا ہے اور بڑا خاص ہے۔

☆ اس تنظیم کے Founder اور پریذیڈنٹ Nhan khac Le صاحب نے بتایا:

جلسہ کے موقع پر رضاکاروں نے جس طرح 38 ہزار افراد کی خدمت کی وہ قابل تعریف ہے۔ میں یہاں سے ایک مثبت اور ایمان افروز توانائی لے کر لوٹ رہا ہوں۔ امام جماعت احمدیہ دورِ حاضر کے عظیم الشان مذہبی رہنما ہیں۔

☆ اس وفد کی ایک ممبر Naoko Nakajima صاحبہ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا:

میں جماعت احمدیہ کی مہمان نوازی سے بہت متاثر ہوں۔ انسانی حقوق کے لئے جماعت احمدیہ کی طرف سے کی جانے والی کاوشیں، بالخصوص ان جگہوں پر جہاں قدرتی آفات آئی ہیں قابلِ تعریف ہیں۔ اسی طرح جماعت احمدیہ کی تعلیمی میدان میں خدمات قابل تعریف ہیں۔

☆ وفد کی ایک خاتون Kim Hanh Thi Le صاحبہ جو کہ ایک Event reporter ہیں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا؛

اس طرح کے جلسہ میں میرا یہ پہلا تجربہ تھا۔ Caligraphy اور عربی زبان کی تاریخ پر پریزنٹیشن مجھے بہت اچھی اور معلوماتی لگی۔

☆ اس وفد کی ایک ممبر Judy Nguyen صاحبہ نے کہا:

میرے لئے یہ جلسہ ایک حیرت انگیز تجربہ تھا۔ جوان اور بڑے لوگوں کا لگن کے ساتھ بے لوث ہو کر رضاکارانہ خدمت کرنا ایک ناقابل یقین امر ہے۔

☆ وفد کے ممبر Minh Tam Nelson جو کہ اِیونٹ رپورٹر کے طور پر وفد میں شامل تھے انہوں نے کہا:

جلسہ سالانہ میں شمولیت میرے لئے بہت خوش قسمتی کی بات ہے۔ جس طرح رضاکاروں نے ہماری خدمت اور ہماری ہر ضرورت کا خیال رکھا وہ بہت ہی اعلیٰ اور اثرانگیز تھا۔ سب سے بڑھ کر امام جماعت احمدیہ کے ساتھ ملاقات تھی۔ میں آج تک جتنی بھی کمیونیٹیز کے لیڈرز سے ملا ہوں اُن میں سے جماعت احمدیہ کے امام سب سے زیادہ شفیق اور نرم دل ہیں۔

☆ وفد کی ممبر Mai-Ly Thi Pham نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

جلسہ کے انتظامات بہت ہی حیران کُن تھے اور اس میں شمولیت میرے لئے ایک اعزاز کی بات ہے۔ میں نے یہاں پر عمومی طور پر مسلمانوں اور بالخصوص احمدی مسلمانوں کے بارہ میں بہت کچھ سیکھا ہے۔ جماعت احمدیہ کی بے لوث ہو کر خدمت کرنے کی تعلیم ہماری بدھ مت کی تعلیم جیسی ہے۔ جماعت احمدیہ اور بُدھ مت کے درمیان مشابہتیں دیکھ کر لگتا ہے کہ دنیا سمٹ سی گئی ہے اور فیملی بڑھتی جا رہی ہے۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔

☆ وفد کے ایک ممبر Wen Wah Chew نے کہا:۔ مہاتما بدھ اور جماعت احمدیہ کی تعلیمات کی بنیاد ایک جیسی چیزوں پر ہی ہے یعنی انسانی حقوق، پیار، محبت وفا اور ہمدردی۔ میں امام جماعت احمدیہ کا بھی خاص طور پر شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے اپنے نہایت قیمتی وقت میں سے ہمارے لئے وقت نکالا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جماعت احمدیہ کے خلیفہ بہت نرم دل، عاجز اور مقدس انسان ہیں۔

اسی طرح وفد کے تمام ممبران نے جماعت کے لئے نیک جذبات کا اظہار کیا اور اس وفد کے ہر ممبر نے جلسہ کے انتظامات کو سراہا اور حضور انور کا شکریہ ادا کیا۔

ملاقات کے آخر پر وفد کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔ یہ ملاقات ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہی۔

....

کینیڈا کا وفد

بعد ازاں کینیڈا (Canada) سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرفِ ملاقات پایا۔

☆ کینیڈا سے ایک ممبر پارلیمنٹ Mr Ganett Genuis جلسہ میں شامل ہوئے۔

موصوف نے بتایا کہ اُن کا تعلق اپوزیشن پارٹی سے ہے اور وہ ہیومن رائٹس کے حوالہ سے خصوصی طور پر کام کر رہے ہیں۔ موصوف نے بتایا کہ وہ الجیریا جانا چاہتے تھے لیکن انہیں ویزہ نہیں مل سکا۔

موصوف نے اپنی پارٹی کے لیڈر کا سلام حضور تک پہنچایا اور عرض کیا کہ وہ اسلامک اکنامک سسٹم کے بارہ میں جاننا چاہتے تھے کہ حکومتیں کس طرح اسلامک اکنامک سسٹم کو اپنے سسٹم میں لائیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی کتاب ’اسلام کا اقتصادی نظام‘ (New World Order of Islam) پڑھیں۔ آپ کو یہ کتاب پڑھنے سے آئیڈیا ملے گا کہ اسلام کا اقتصادی نظام کیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

سب سے پہلے تو سود ختم کرنے کی ضرورت ہے۔ اس وقت دنیا سے سُود ختم کرنا بہت مشکل ہے۔ یہ ہر جگہ ہے۔

☆ بریڈ فورڈ (اونٹاریو) کے کونسلر ’راج سندھو‘ صاحب بھی کینیڈین وفد میں شامل تھے۔ بریڈ فورڈ کے علاقہ میں جماعت کینیڈا نے اپنے جلسہ گاہ کے لئے 250 ایکڑ قطعہ زمین حاصل کیا ہوا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2008ء میں اپنے دورہ کینیڈا کے دوران اس

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں